www.KitaboSunnat.com

قاری اَبوبکر عاصم☆

شیخ الاسلام حافظ مقری اَبو عمرو عثمان الدانی رحمہ اللہ

اُمت ِمحمدیہ کے بے شمار خصائص اور خوبیاں ایسی ہیں جو دیگر اقوام و اُمم میں کبھی موجود نہ تھیں۔ اس اُمت کی خصوصیات میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس اُمت کے بیٹوں نے اپنے دینی ورثے کو سیکھا اور اس کی حفاظت کیلئے کمر کس لی اور اس کی حفاظت و امانت کا وہ حق اَدا کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔ خادمین قرآن و حدیث کی فہرست میں لاکھوں لوگوں کا نام موجود ہے۔ انہیں میں سے ایک علامہ دانی رحمہ اللہ بھی ہیں جو یقیناً آیة من آیات اللہ تھے۔ اگر انہیں ہر فن کا بے تاج بادشاہ کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں جہاں جلیل القدر حفاظِ حدیث کا ذکر چھیڑا ہے ان میں امام دانی رحمہ اللہ کو بھی جگہ دی ہے۔ عمدہ اور خوبصورت تعریفی کلمات کے ساتھ امام دانی رحمہ اللہ کے علم اور عمل پر پختہ ہونے کا اقرار کیا ہے۔

نام ونسب

آپ کا نام عثمان بن سعید بن عثمان دانی، کنیت ابوعمرو اور لقب المقری ہے۔[تذکرۃ الحفاظ: ۷۴۹۔امام ذہبی]

اِبتدائی حالات

آپ قرطبہ کے رہنے والے، بلند پایہ حافظِ حدیث ہیں اور بنو اُمیہ کی طرف نسبت ولاء کی وجہ سے اُموی کہلاتے ہیں۔

پیدائش

اِمام صاحب کے مطابق ان کی پیدائش ۳۷۱ھ میں اندلس کے ایک مردم خیز قصبے دانیہ میں ولایت بلنسیہ کی برلبِ دریا مشہور آبادی میں ہوئی۔

شہر دانیہ

شہرِ دانیہ کو جو امتیاز حاصل ہوا دیگر بہت سے شہروں کو نہیں مل سکا، کیونکہ اس عظیم شہر نے بہت سے عظیم ترین ماہرین قراءات کو جنم دیا۔ ان میں سے ایک ابوعثمان سعید بن سلیمان ہذلی (۴۲۱ھ/۱۰۳۰ء) تھے، جو اپنے علم وفضل اور قراءات نافع پر اپنی قدرت اور درک کے سبب نافع اندلس کے لقب سے ملقب تھے۔ انہوں نے علم قراءات أبو الحسن أنطاکي سے سیکھا اور اپنی وفات تک تعلیم وتدریس کے ذریعے اس عظیم فن کی اشاعت وفروغ کا فریضہ انجام دیا۔

امام دانی رحمہ اللہ اس عہد کے سب سے عظیم امام قراءات تھے جو اپنے زمانے میں ابن الصیرفی کہلاتے تھے کہ ان کی کسوٹی پر کھوٹا کھرا الگ ہوجاتا تھا۔

☆ مدرس المدرسۃ العالیۃ تجوید القرآن، جامع مسجد لسوڑی والی، لاہور، فرزندارجمند استاذ القراء قاری محمد ادریس العاصم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن جزری رحمہ اللہ نے ان کو امام، علامہ، حافظ، أستاذ الأستاذین اور شیخ المشائخ المقرئین کہا ہے۔

اِبتدائی تعلیم

۳۸۶ھ میں آپ نے پڑھنا شروع کیا۔

مشرق کا سفر

۳۹۷ھ میں طلب علم کیلئے بلادِ مشرق کے سفر پر روانہ ہوئے۔ راستے میں چار مہینے قیروان میں ٹھہرے۔

مصر کی طرف روانگی

اسی سال شوال میں مصر آئے اور ایک سال یہاں ٹھہرے۔

حجاز کا قیام

ایک سال حجاز میں اور اسی قدر دیگر مقامات پر قیام کیا۔

اُندلس کی طرف روانگی

حدیث وقراءات کی تکمیل کے بعد فریضۂ حج ادا کر کے ۳۹۹ھ میں اندلس واپس آ گئے۔

سرقسطہ میں قیام

۴۰۳ھ میں دوبارہ تحصیل علم کے لیے نکلے اور سرقسطہ میں سات سال قیام کیا۔

اپنے وطن واپسی

سرقسطہ میں سات سال قیام کرنے کے بعد آپ قرطبہ تشریف لے گئے اور ۴۱۷ھ میں دوبارہ اپنے وطن دانیہ تشریف لائے۔ آپ کے اپنے قول کے مطابق اس کے بعد میں نے کوئی سفر اختیار نہیں کیا اور گویا کہ آپ رحمہ اللہ مرتے دم تک یہیں کے ہوکر رہ گئے۔ [سیر أعلام النبلاء: ۸۰/۱۸]

علوم قرآن وحدیث کا حصول

امام موصوف نے علم حدیث، علم اسماء الرجال، علم قراءات، فقہ وتفسیر غرض تمام علوم میں نمایاں مقام حاصل کیا۔

- امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’آپ رحمہ اللہ نے مختلف روایات کے مطابق قرطبہ میں عبدالعزیز بن جعفر فارسی، ابوالحسن بن غلبون، خلف بن خاقان مصری، ابوالفتح فارس بن احمد وغیرہ سے قرآن پاک پڑھا اور حجاز، مصر، مغرب اور اندلس جیسے دور دراز ممالک میں جا کر اپنے سب سے بڑے شیخ ابومسلم کاتب احمد بن فارس عبقسي، عبدالرحمن بن عثمان قشيري، حاتم بن عبداللہ بزاز، أحمد بن فتح بن رسان، عبدالرحمٰن بن عمر بن فاس مصری، ابوالحسن بن محمد قابسی اور دوسرے بہت سے لوگوں سے حدیث کا سماع کیا۔‘‘ [تذکرۃ الحفاظ: ۷۴۹]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ دانی رحمہ اللہ پر علماء کی شہادتیں

وقال المغامي: كان أبوعمرو الداني مجاب الدعوة، مالكي المذهب.

''مغامی کہتے ہیں کہ ابوعمرو مستجاب الدعوات تھے اور مذہباً مالکی تھے۔'' [معرفة القرآء الكبار:۴۰۸]

قال ابن بشكوال:

"كان أبوعمرو أحد الأئمة في علم القرآن ورواياته وتفسيره، ومعانيه وطرقه وإعرابه، وجمع في ذلك كله تواليف حسانا مفيدة، يطول تعدادها، وله معرفة بالحديث وطرقه وأسماء رجاله ونقلته، وكان حسن الخط، جيد الضبط من أهل الحفظ والذكاء والتفنن ديناً فاضلات ورعاً سنياً" [سير أعلام النبلاء:۸۰/۱۸]

''ابن بشکوال کہتے ہیں: ''ابوعمرو فن قراءات، ان کی مختلف روایات، ان کی تفسیر، معانی، طرق اور اعراب میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔ ان سب مضامین پر انہوں نے بہت اچھی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپ کو حدیث، اسانید اور اسماء الرجال میں بھی معرفت تامہ حاصل تھی۔ اعلیٰ درجہ کے خوش نویس تھے نیز حفظ، ذکاء اور علوم وفنون میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ فاضل، ادیب، متقی، پرہیزگار اور سنت کے پابند تھے۔''

[معرفة القراء الكبار على الطبقات والأعصار:۴۰۸]

قال الإمام الذهبي:

إلى أبي عمرو المنتهى في تحرير علم القراءات وعلم المصاحف، مع البراعة في علم الحديث والتفسير والنحو وغير ذلك. [سير أعلام النبلاء:۸۰/۱۸]

''امام ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ علم قراءات کا ضبط ابوعمرو پر ختم تھا اور وہ نحو، تفسیر اور علوم الحدیث وغیرہ میں بھی کمال مہارت رکھتے تھے۔'' [ترجمة المؤلف في جامع البيان:۷]

الحافظ عبدالله بن محمد خليل رحمه الله قال بعض الشيوخ لم يكن فى عصره ولا بعد عصره بمدد أحد يضاهيه في حفظه و تحقيقه. [غاية النهاية في طبقات القراء]

''حافظ عبداللہ بن محمد بن خلیل رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمارے بعض شیوخ نے علامہ دانی رحمہ اللہ کا ذکر کیا تو فرمایا حفظ اور تحقیق میں اُن کے زمانہ میں اور اُن کے بعد بھی اُن کے مثل کوئی نہ تھا۔''

وكان يقول ما رأيت شيئا إلا كتبته ولا كتبته إلا حفظته ولا حفظته فنسية.

''اور ان کا اپنا بیان ہے کہ میں کوئی چیز دیکھتا تو اُسے لکھ لیتا اور جسے لکھ لیتا اُسے یاد کر لیتا اور جسے یاد کر لیتا اُسے کبھی نہیں بھولتا۔'' [غاية النهاية فى طبقات القراء:۵۰۴]

علامہ دانی رحمہ اللہ سے جب آثار اور نصوص علماء سے متعلق مسئلہ پوچھا جاتا تو اُس کو تمام متعلقہ اسانید کے ساتھ بیان کرتے اور بغیر سند کوئی بات نہیں کہتے تھے۔ [إيضاح المقاصد شرح عقيلة أتراب القصائد:۲۵]

حمیدی کہتے ہیں: ابوعمرو بہت علم رکھنے والے محدث تھے اور قرآن حکیم پڑھانے میں سب سے فائق تھے۔

[تذكرة الحفاظ:۷۴۹]

حافظ ابومحمد بن عبداللہ حجری کہتے ہیں: ہمارے بعض شیوخ نے علامہ دانی رحمہ اللہ کا ذکر کیا تو فرمایا کہ حفظ اور تحقیق میں اُن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زمانہ میں اور اُن کے بعد بھی ان کا مقابلہ کرنے والا کوئی نہ تھا۔[تذكرة الحفاظ:۷۴۹]

◉ محقق امام محمد بن محمد الجزری رحمہ اللہ:

”ومن نظر كتبة علم مقدار الرجل وما وهبه الله تعالىٰ فيه فسبحان الفتاح العليم ولا سيما كتاب جامع البيان فيما رواه في القراءات السبع وله كتاب التيسير المشهور ومنظومته الاقتصاد أرجوزة مجلد، وكتاب إيجاد البيان في قراءة ورش مجلد، وكتاب التلخيص في قراءة ورش أيضا مجلد لطيف، وكتاب المقنع مجلد في رسم المصحف، وكتاب المحكم في النقط مجلد وكتاب المحتوى في القراءات الشواذ مجلد وكتاب الأرجوزة في أصول السنة مجلد، وكتاب طبقات القراء في أربعة أسفار وهو عظيم في بابه لعلي أظفر بجميعه إن شاء الله تعالىٰ، وكتاب الوقف والابتداء وكتاب التمهيد لاختلاف قراءة نافع مجلد، وكتاب المفردات مجلد كبير، وكتاب الإمالات مجلد، وكتاب الراءآت لورش مجلد، وكتاب الفتن والملاحم، وكتاب مذاهب القراء في الهمزتين مجلد، وكتاب اختلافهم الياءات مجلد، وكتاب الإمالة مجلد، وكتاب شرح قصيدة الخاقاني في التجويد مجلد، وكتاب التحديد في الإتقان والتجويد مجلد، وغير ذلك وغالب ذلك رأيته وملكته.“

”میں (جزری رحمہ اللہ) کہتا ہوں کہ جو ان کی کتابوں پر نظر ڈالے گا اسے اُن (دانی رحمہ اللہ) کے علمی مرتبے اور اس ضمن میں ان پر اللہ تعالیٰ کی بخشش کا پتہ چل جائے گا (فسبحان الفتاح العليم) ان میں سے خاص طور پر ان کی کتاب جامع البیان جو انہوں نے قراءات سبعہ (سات قراءتوں) پر لکھی ہے، قابل ذکر ہے۔ مشہور ومعروف كتاب التيسير ان کی تصنیف ہے اس کے علاوہ ان کی تصنیفات میں ان کی مختصر منظوم کتاب ارجوزہ (۱) مجلد، كتاب إيجاد البيان في قراءة ورش مجلد ہیں۔ كتاب التلخيص في قراءة ورش بھی ان کی ایک نفیس کتاب ہے۔ اس کے علاوہ ان کی کتابیں كتاب المقنع مجلد رسم المصحف كتاب المحكم في النقط مجلد، كتاب المحتوي في القراءات الشواذ مجلد، كتاب الأرجوزة في أصول السنة مجلد، كتاب طبقات القراء في أربعة أسفار، ضخيم، حجم ان کی تصانیف ہیں۔ خدا کرے کہ میں ساری کتابیں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔ إنشاء الله (امام جزری رحمہ اللہ) كتاب الوقف والابتداء، كتاب التمهيد لاختلاف قراءة نافع مجلد، كتاب المفردات، ضخيم كتاب، كتاب الإمالات (۲) مجلد، كتاب الراءآت لورش مجلد، كتاب الفتن والملاحم، كتاب مذاهب (۱)القراء في الهمزتين مجلد، كتاب اختلافهم في الياءات مجلد، كتاب الإماله مجلد، كتاب شرح قصيده الخاقاني في التجويد مجلد، كتاب التجويد في الاتقان والتجويد مجلد وغیرہ۔ ان میں سے اکثر کتابیں میں نے دیکھی ہیں اور میرے پاس ہیں۔“

شیوخ امام دانی رحمہ اللہ

آپ کی کتاب المكتفى في الوقف والإبتداء کے محقق ڈاکٹر يوسف عبدالرحمن المرعسلي نے لکھا ہے کہ آپ نے درج ذیل شیوخ سے علم قراءات اور علم حدیث حاصل کیا۔

① الشيخ أبوبكر بن خليل ② الشيخ أبوبكر التجيبي
③ الشيخ أحمد بن الفتح بن الرسان ④ الشيخ أحمد بن فراس المكي العبقسي

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ الشيخ أحمد بن محمد بن عمر المصري الجزي
⑥ الشيخ أحمد بن محمد بن بدر القاضي ⑦ الشيخ علي حسن بن سليمان أنطاكي
⑧ الشيخ أبوبكر حاتم بن عبدالله البزار
⑨ الشيخ علي حسن بن محمد بن إبراهيم البغدادي
⑩ الشيخ خلف بن إبراهيم بن خاقان المصري الخاقاني
⑪ الشيخ خلف بن يحيىٰ
⑫ الشيخ أبوعثمان سعيد بن عثمان بن أبوسعيد القزاز
⑬ الشيخ أبوحسن طاهر بن عبدالمنعم بن غلبون الحلبي
⑭ الشيخ أبوالمطرف عبدالرحمن بن عثمان القشيري الزاهد
⑮ الشيخ أبومحمد عبدالرحمن بن عمر بن محمد المعدل النحاس
⑯ الشيخ أبومحمد عبدالرحمن بن عمر بن محمد المالكي
⑰ الشيخ أبوالقاسم عبدالعزيز بن جعفر بن خواستي الفارسي
⑱ الشيخ على عبدالله بن أبوعبدالرحمن المصاحفي
⑲ الشيخ عبدالوهاب بن منير بن حسن خشاب مصري
⑳ الشيخ علي عبدالله بن سلمة بن حزم اليحصبي الندلسي
㉑ الشيخ أبوالفتح فارس بن أحمد بن موسىٰ المحصي
㉒ الشيخ أبو مسلم محمد بن أحمد بن علي
㉓ الشيخ أبوعبدالله محمد بن خليفة
㉔ الشيخ محمد بن عبدالله بن أبوزمنين الفقيه الإبيري
㉕ الشيخ أبوالفرج محمد بن عبدالله النجاد
㉖ الشيخ على محمد بن عبدالواحد البغدادي
㉗ الشيخ أبوالفرج محمد بن يوسف بن محمد أموى الأندلسى قرطبي المعروف بالنجاد
㉘ الشيخ يونس بن عبدالله القاضي . رحمهم الله تعالىٰ

تلامذہ امام دانی رحمہ اللہ

① أبوالحسن بن الورش
② أبوإسحاق إبراهيم بن علي الفيسولي
③ أبوالقاسم أحمد بن عبدالملك بن موسىٰ بن أبوحمزه المرسي
④ أحمد بن عثمان بن سعيد (ولده)
⑤ أبوعبدالله أحمد بن محمد بن عبدالله بن عبدالرحمن بن عثمان خولاني

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ حسين بن على مبشر
⑦ خلف بن إبراهيم طليطلي
⑧ خلف بن محمد أنصاري
⑨ أبوالقاسم شيخ بن نمارة
⑩ عبدالحق بن أبومروان بن ثلج أندلسي
⑪ عبدالملك بن عبدالقدوس
⑫ أبوبكر عمران بن أحمد فصيح
⑬ أبوعبدالله محمد بن إبراهيم بن إلياس العمى
⑭ محمد بن أحمد بن مسعود داني
⑮ أبوعبدالله محمد بن عيسىٰ بن فرج تجيبي مغامي طليطلي
⑯ أبوبكر محمد بن مخرج
⑰ أبوعبدالله محمد بن يحيىٰ بن مراحم أنصاري خزرجي طليطلي
⑱ أبوداؤد بن سليمان بن نجاح أموي . مؤلف كتب كثيرة
⑲ أبوداؤد مخرج
㉑ أبوالحسن يحيىٰ بن إبراهيم بن أبوزيد الواني المرسي المعروف ابن بياز كتاب النبذ (هٰكذا فى التيسير)

آپ کی تصانیف

◉ امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

آپ ایک سوبیس (۱۲۰) کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ نے تفسیر، معانی، طرق اور اعراب پر بہت اچھی کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اس کے علاوہ آپ نے قراءات، رسم، تجوید اور الوقف والابتداء وغیرہ پر بہت اعلیٰ پائے کی کتب لکھیں۔

'المكتفي' کے محقق ڈاکٹر یوسف عبدالرحمٰن نے آپ کی جن تصانیف کے نام ذکر کیے ہیں وہ یہ ہیں:

① 'اختلاف القراء' تین جلدوں میں ہے۔ بعض نے اس کا نام 'رسالة في اختلاف القراء' ذکر کیا ہے۔
② اختلاف القراء في الياءات ایک جلد ہے۔
③ الادغام الكبير في قراءة القرآن
④ الأرجوزة في أصول السنة
⑤ الإشاره بلطيف العبارة
⑥ الاقتصاد في رسم المصاحف
⑦ الاقتصاد في القراءات السبع
⑧ الاكتفاء في الوقف والابتداء
⑨ الإمالات
⑩ الإمالة
⑪ الاهتداء في الوقف الابتداء
⑫ إيجاد البيان في قراءة ورش عن نافع
⑬ الإيضاح في الهمزتين

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑭ البيان في عداي القرآن
⑮ التحديد في ضاعة الاتقان والتجويد
⑯ التقريب
⑰ التعريف في القراءات
⑱ التلخيص في قراءة ورش
⑲ التعريف في القراءات الشواذ
⑳ التهذيب في القراءت
㉑ التمهيد الاختلاف قراءة نافع
㉒ جامع البيان في عداي القرآن
㉓ التنبيه على النقط الشكل
㉔ الراءت الورش
㉕ التيسير في القراءت السبع
㉖ رسالة في رسم المصحف
㉗ ذيل المقنع في معرفة رسم المصاحف
㉘ شرح قصيدة الخاقاني في التجويد
㉙ رسالة الظاءات في القرآن الكريم
㉚ الفتح الإمامة أبوعمر بن العلاء
㉛ رسالة في خلاف القراء
㉜ الفتن الملاحم
㉝ رسالة في القراءت
㉞ الفتن
㉟ طبقات القراء أخبارهم
㊱ الفرق بين الضاد الظاء في كتاب الله
㊲ قراءة ابن كثير
㊳ إمالات الراء ات لورش
㊴ اللوامع في القراءت
㊵ المعتوى في القراءات الشواذ
㊶ المحكم في نقط المصاحف
㊷ مختصر مرسوم المصحف
㊸ مذاهب القراء في الهمزتين
㊹ مفردات القراء السبعة
㊺ مفردة يعقوب في القراءة
㊻ الموضح في الفتح الإمالة
㊼ الموضح في القراءة
㊽ الموضح المذاهب القراءة
㊾ النقط
㊿ وورود حرف الظاء خاصة في كتاب الله
(51) الوقف على كلابلى
(52) الوقف التام
(53) مسألة عن تأويل الاستثناء السعداء الأشقياء (54) الياءات
(55) تذكرة الحافظ تراجم القراء السبعة و اجتماعهم واتفاقهم في حروف الاختلاف
(56) الأرجوزة المنبة علىٰ أسماء القراء الرواة أصول القراء
(57) فهرسة شيوخه (ويقال لها أيضاً فوائد أبي عمرو الداني)
(58) التنبيه على مذهب أبوعمر بن العلاء في الامامة الفتح بالعل
(59) جامع البيان فى القراءت السبع طرقها المشهورة الغريبة
(60) تبصره المبتدي و تذكرة المنتهى في القراءات
(61) رسالة في البيان مذهب أبويعقوب الأزرق
(62) التلخيص الأصول قراءة نافع بن عبدالرحمن

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٣ المقنع في معرفة رسم خطوط مصاحف أهل الأمصار نقطها

٦٤ المكتفى في الوقف والابتداء أيضا وقف التام الوقف الكافي الحسن في كتاب الله

تصانیف دانی رحمہ اللہ کی مقبولیت

امام ابوعمرو عثمان بن سعید دانی رحمہ اللہ کی تین مشہور کتابوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف عطاء کیا ہے کہ ان تینوں کتابوں کو امام شاطبی رحمہ اللہ نے نظم کیا اور وہ تقریباً پوری دنیا کے مدارس میں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں۔

① آپ کی کتاب 'التیسیر' کو علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے منظوم کیا۔ علامہ شاطبی رحمہ اللہ اس کو یوں بیان فرماتے ہیں:

وفي يسرها التيسير رمت اختصاره   فأجبت بعون الله منه مؤملا

''اور اس قصیدے کے آسان معانی میں، میں نے کتاب تیسیر کے اختصار کا ارادہ کیا۔ پس اللہ تعالیٰ کی مدد سے اس قصیدے نے اس کتاب سے اپنی آرزو کا پھل حاصل کرلیا۔''

پھر لکھتے ہیں:

وألفافها زادت بنشر فوائد   فلفت حياء وجهها أن تفضلا

''اور اس قصیدے کے مضامین میں بہت سے ایسے ہیں جو علمی فوائد میں تیسیر پر بڑھ گئے۔ لیکن ان فوائد نے شرم کی وجہ سے اپنا چہرہ چھپایا ہوا ہے کہ کہیں اس قصیدے کو (تیسیر پر) فضیلت نہ دی جائے۔''

یعنی میں نے تیسیر کے مسائل کا اختصار تو کیا ہی ہے ضمناً اشارتی رنگ میں بہت سے علمی نکات بھی شامل کر دیئے ہیں۔ اشارتی طرز بیان اس لیے کہ یہ قصیدہ تیسیر پر فضیلت حاصل نہیں کرنا چاہتا۔

وسميتها حرز الأماني تيمناً   ووجه التهاني فاهنه متقبلا

''میں نے برکت کے حصول کے لیے اس قصیدے کا نام حرز الامانی ووجہ التہانی رکھا۔ پس تو اس کو مبارکباد کہہ کیونکہ وہ مقبول ہے۔''

② 'عقيلة أتراب القصائد' مصاحف عثمانیہ کے رسم میں امام دانی رحمہ اللہ کی کتاب 'مقنع' کا اختصار ہے۔

③ 'ناظمة الزهر في علم الفواصل' اس میں بھی علامہ دانی رحمہ اللہ کی 'کتاب البيان في عد آي القرآن' کا اختصار ہے۔

علامہ دانی رحمہ اللہ کی تیسیر کے ساتھ علامہ جزری رحمہ اللہ نے تین قراء کی قراءات کا اضافہ کیا اور دس قراء کی قراءات کو ایک جگہ جمع کر کے اس کا نام 'تحبیر التیسیر' رکھا۔

جیسا کہ علامہ جزری رحمہ اللہ الدرۃ میں فرماتے ہیں:

كما هو في تحبير تيسير سبعها   فأسأل ربي أن يمن فتكملا

''جس طرح کہ سبعہ قراءات کی کتاب التيسير کے تکملہ میں قراءت ثلاثہ کی کتاب تحبير میں ہے، میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ وہ احسان فرمائے کہ یہ قصیدہ مکمل ہو۔

یعنی یہ قراءاتِ ثلاثہ میں نے اپنی تصنیف 'تحبير التيسير' کے مطابق نظم کی ہیں۔ تحبير التيسير، علامہ جزری رحمہ اللہ کی وہ شہرہ آفاق تصنیف ہے جس میں موصوف نے قراءاتِ ثلاثہ کو نثر میں لکھا ہے اور ایک طرح سے یہ علامہ دانی رحمہ اللہ کی کتاب 'التيسير' کا تکملہ ہے جو سبعہ قراءات پر نثر میں علامہ دانی رحمہ اللہ کی مشہور تصنیف ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستند مانی جاتی ہے۔اس طرز پر علامہ جزری رحمہ اللہ نے تین قراءتوں کو مرتب کیا اور کتاب کا مذکورہ نام تجویز کیا۔ تحبیر بمعنی تزیین، گویا جزری رحمہ اللہ کی کتاب سے دانی رحمہ اللہ کی تیسیر کو تزیین حاصل ہوئی۔ اور نظم میں یہ کتاب 'الدرة المضیئة في القراءات الثلاث' تصنیف فرمائی یہ گویا شاطبیہ کا تکملہ ہے اور نظم کا قافیہ و وزن شاطبیہ ہی کا اختصار فرمایا ہے۔'تحبیر التیسیر' مدتوں سے مخطوط شکل میں چلی آ رہی تھی۔ الشیخ عبدالفتاح القاضي اور الشیخ محمد الصّادق قمحاوي کی تعلیق و تصحیح سے مزین ہو کر الحمد للہ مصر میں چھپ گئی ہے۔

[بحوالہ الدراري شرح الدرة المضیئة امام القراء حضرۃ قاری اظہار احمد التھانوی رحمہ اللہ]

اسنادامام دانی رحمہ اللہ

امام دانی رحمہ اللہ کی اسناد کو پڑھنے سے پہلے ان چند سطور کو اچھی طرح پڑھ لیں۔

ہر روایۃ میں دو دو عنوان آئیں گے پہلا روایتی سند کا اور دوسرا تلاوتی کا۔ سب سے پہلا نام علامہ دانی رحمہ اللہ کے شیخ کا ہوگا اور آخری نام امام کا ہوگا اور یہ بھی یاد رہے کہ امام کے شاگرد کو راوی اور راوی کے شاگرد کو طریق اور کسی کو طرق کہتے ہیں پس تلاوتی سند میں جو نام سب سے پہلا ہو اس کو دانی رحمہ اللہ کا شیخ سمجھیں اور جو نام راوی مثلاً سیدنا قالون رحمہ اللہ کے نام سے پہلے ہو اس کو اس روایت کا طریق تصور کریں گے۔

امام نافع رحمہ اللہ کی قراءۃ سند

قالون رحمہ اللہ کی روایت

روایتی سند

اس روایت کو ہم سے احمد بن عمر بن جیزی نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن احمد بن منیر نے بیان کیا۔وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن عیسیٰ مدنی قرشی نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم سے قالون نے نافع سے نقل کرکے بیان کیا۔

تلاوتی سند

میں نے اس روایت میں تمام قرآن اپنے شیخ ابوالفتح فارس بن احمد موسیٰ بن عمران حمصی سے پڑھا جو قراءۃ کے معلم تھے اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں نے یہ روایت ابوالحسن عبدالباقی بن حسین معلم قراءۃ سے پڑھی اور انہوں نے کہا کہ میں نے اس میں پورا قرآن ابراہیم بن عمر معلم قراءۃ سے پڑھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے ابوالحسن احمد بن عثمان بن جعفر بن جویان معلم قراءۃ سے پڑھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے ابوبکر احمد بن محمد اشعث سے پڑھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے ابونشیط محمد بن ھارون معلم قراءۃ سے پڑھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے قالون سے پڑھا اور انہوں نے کہا کہ میں نے نافع سے پڑھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورش رحمہ اللہ کی روایت

روایتی سند

شیخ ابوعبداللہ احمد بن محفوظ رحمہ اللہ جو مصر کے قاضی تھے۔ شیخ احمد بن ابراہیم جامع، الشیخ ابوعمر بکر بن محمد بن شہاب۔ شیخ عبدالصمد بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ۔ سیدنا ورش رحمہ اللہ۔ امام نافع رحمہ اللہ۔

تلاوتی سند

شیخ ابوالقاسم خلف بن ابراہیم بن محمد بن خاقان رحمہ اللہ جو مصر میں قرآن کے معلم تھے۔ شيخ أبو جعفر أحمد بن أسامة تجيبي، شیخ اسماعیل بن عبداللہ نحاس رحمہ اللہ، شیخ ازرق ابویعقوب یوسف بن عمر بن یسار رحمہ اللہ، سیدنا ورش رحمہ اللہ، امام نافع رحمہ اللہ۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ کی قراءت کی سند

قنبل کی روایت

روایتی سند

شیخ ابومسلم محمد بن احمد بن علی بغدادی، شیخ القراء ابن مجاہد، سیدنا قنبل، سیدنا قواس ابوالحسین احمد بن محمد بن عوف، سیدنا ابوالاخریط وہب بن واضح، سیدنا اسماعیل بن عبداللہ قسط رحمہ اللہ، سیدنا شبل بن عباد اور معروف بن مشکان رحمہ اللہ، امام ابن کثیر رحمہ اللہ یعنی شبل اور معروف دونوں نے خود امام سے پڑھا ہے۔

تلاوتی سند

شیخ ابوالفتح فارش بن احمد حمص مقری رحمہ اللہ، شیخ ابواحمد سامری عبداللہ بن حسین بغدادی رحمہ اللہ، امام ابن مجاھد رحمہ اللہ، سیدنا قنبل رحمہ اللہ۔

بزی رحمہ اللہ کی روایت

روایتی سند

شیخ محمد بن احمد کانبی رحمہ اللہ، الشیخ احمد بن موسیٰ رحمہ اللہ، شیخ مفر بن صدضی مکی رحمہ اللہ جو موذن اور بنی مخزوم کے مولیٰ تھے۔ سیدنا احمد بن ابی بزہ یعنی بزی رحمہ اللہ، الشیخ اسماعیل عکرمہ بن سلیمان بن عامر رحمہ اللہ، الشیخ اسماعیل بن عبداللہ قسط رحمہ اللہ، امام ابن کثیر رحمہ اللہ۔ سیدنا بزی رحمہ اللہ نے اپنی سند اسی طرح بیان کی ہے یعنی اپنے اور امام کے درمیان دو واسطے بتائے ہیں۔

تلاوتی سند

شیخ ابوالقاسم عبدالعزیز بن جعفر بن محمد مقری فارسی رحمہ اللہ، شیخ ابوبکر محمد بن حسین نقاش رحمہ اللہ، شیخ ابوربیعہ محمد بن اسحاق ربعی رحمہ اللہ، سیدنا بزی رحمہ اللہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوعمرو رحمہ اللہ کی قراءۃ کی سند

ابوعمر دوری رحمہ اللہ کی روایت

روایتی سند

شیخ محمد بن احمد بن علی، شیخ ابوعیسیٰ محمد بن احمد بن قطن نمبر ایک والے محمد بن احمد کہتے ہیں کہ ہم سے ابوعیسیٰ نے دوری کی روایت ۳۱۸ھ میں بیان کی۔ سیدنا ابوخلاد بن سلیمان بن خلاد، سیدنا ابوعمرو دوری رحمہ اللہ، سیدنا یزیدی رحمہ اللہ۔ امام ابوعمرو رحمہ اللہ۔

تلاوتی سند

شیخ عبدالعزیز بن جعفر بن محمد بن اسحاق بغدادی فارسی موصوف بطریق ابوعمرو دوری (یعنی عبدالعزیز فارسی دانی کے روایت دوری کے شیخ ہیں سوسی کی روایت کے نہیں) شیخ ابوطاہر بن عبدالواحد بن عمر بن ہشام مقری شیخ عبدالعزیز فارسی نے علامہ دانی رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے شیخ ابوطاہر بن عبدالواحد سے سیدنا دوری کی روایت میں بہت مرتبہ قرآن پڑھا جن کو میں شمار نہیں کرسکتا۔ سیدنا ابوبکر بن مجاہد موصوف، سیدنا ابوالزعراء عبدالرحمٰن بن عبدوس۔ سیدنا ابوعمرو دوری۔ سیدنا یزیدی۔ امام ابوعمرو رحمہ اللہ۔

ابوشعیب سوسی کی روایت

روایتی سند

خلف بن ابراہیم بن محمد مقری، ابومحمد بن حسن رشیق معدل، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (مشہور محدث) ابوشعیب سوسی یزیدی۔ ابوعمرو۔

تلاوتی سند

ابوالفتح فارس بن احمد مقری (دانی کہتے ہیں) کہ میں نے ان سے سوسی کی روایت میں پورا قرآن مثلین و متقاربین میں سے اوّل کے اظہار اور ادغام دونوں کے ساتھ پڑھا ہے (ابواحمد سامری) عبداللہ بن حسین مقری، ابوعمران موسیٰ بن جریر نحوی، ابوشعیب سوسی یزیدی، ابوعمرو، ابوعمرو دانی فرماتے ہیں کہ ہمیں ادغام کے قواعد ان دو سندوں کے ذریعے پہنچے ہیں۔ اوّل محمد بن احمد، ابن مجاہد، ابوالزاعراء عبدالرحمٰن بن عبدوس، ابوعمرو دوری، یزیدی، ابوعمرو۔ دوم دانی کے شیخ ابوالحسن، عبداللہ بن مبارک، جعفر بن سلیمان، ابوشعیب سوسی، یزیدی، ابوعمرو بن علاء۔

امام ابن عامر رحمہ اللہ کی قراءۃ کی سند

ابن ذکوان رحمہ اللہ کی روایت

روایتی سند

محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، محمد بن یوسف ثعلبی، عبداللہ بن ذکوان، ایوب بن تمیم، یحیٰ بن حارث زماری، ابن عامر،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف فرماتے ہیں کہ اس روایت کی دوسری سند اس طرح ہے۔

تلاوتی سند

عبدالعزیز بن جعفر فارسی مقری، ابوبکر محمد بن حسن نقاش، ابوعبداللہ ہارون بن موسیٰ بن شریک اخفش۔ نقاش کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت میں قرآن اخفش سے مشق سے پڑھا تھا۔عبداللہ بن ذکوان۔

ہشام رحمہ اللہ کی روایت

روایتی سند

محمد بن احمد، ابن مجاہد، حسن بن ابی مہران جمال، احمد بن یزید حلوانی، ہشام بن عمارۃ، عراک بن خالد مقری یحییٰ بن حارث زماری، عبداللہ بن عامر۔

تلاوتی سند

ابوالفتح (ابواحمد سامری) عبداللہ بن حسین مقری، محمد بن احمد بن عبدان مقری، حلوانی، ہشام بن عمارہ (واللہ اعلم)

امام عاصم رحمہ اللہ کی قراءۃ کی سند

ابوبکر کی روایت

روایتی سند

محمد بن احمد بن علی کاتب، ابن مجاہد، احمد بن ابراہیم بن عمرو کیسی، ابوعمرو، یحییٰ بن آدم، ابوبکر، عاصم۔

تلاوتی سند

ابوالفتح فارس احمد مقری، ابوالحسن عبدالباقی بن حسین مقری، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن احمد مقری بغدادی، یوسف بن یعقوب واسطی، شعیب بن ایوب صیرفی، یحییٰ بن آدم، ابوبکر، عاصم۔

اسی روایت کی ایک اور تلاوتی سند

فارس بن حمد، عبداللہ بن حسین، احمد بن یوسف قافلانی، صیرفی، یحییٰ بن آدم، ابوبکر، عاصم۔

حفص رحمہ اللہ کی روایت

روایتی سند

ابوالحسن طاہر بن غلبون مقری، ابوالحسن علی بن محمد بن صالح بن محمد ہاشمی ضریر جو بصرہ میں قراءت کے معلم تھے۔ ابوالعباس احمد بن سہل اشنانی، ابومحمد عبید بن صباح، حفص، عاصم۔

تلاوتی سند

ابوالحسن، ہاشمی، اشنانی،، عبید بن صباح، حفص، عاصم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حمزہ رحمہ اللہ کی قراءۃ کی سند

خلف رحمہ اللہ کی روایت

روایتی سند

محمد بن احمد، ابن مجاہد، ادریس بن عبدالکریم، خلف، سلیم، حمزہ۔

تلاوتی سند

دانی رحمہ اللہ کے شیخ ابوالحسن طاہر بن غلبون، ابوالحسن محمد بن یوسف بن نہار حرتکی۔ ابن غلبون فرماتے ہیں کہ میں نے حرتکی سے بصرہ میں قرآن پڑھا۔ ابوالحسن احمد بن عثمان بن جعفر بن بویان، ادریس بن عبدالکریم، ابن بویان فرماتے ہیں کہ ابھی تک ادریس نے خلف کی اختیار کردہ دسویں قراءۃ پڑھنی شروع نہیں کی تھی کہ میں نے اس سے پہلے ہی اُن سے خلف کی وہ روایۃ پڑھ لی تھی جس کو انہوں نے سُلیم کے ذریعے حمزہ سے نقل کیا ہے۔ خلف۔ سلیم، حمزہ۔

خلاد کی روایت

روایتی سند

محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ، یحییٰ بن ہارون مزوق، احمد بن یزید، حلوانی، خلاد، سلیم، حمزہ۔

تلاوتی سند

ابوالفتح ضریر، ابواحمد سامری، عبداللہ محمد حسین مقری، محمد بن احمد بن شنبوذ، ابوبکر محمد بن شاذان جوہری مقری، خلاد، سلیم، حمزہ۔

امام کسائی رحمہ اللہ کی قراءۃ کی سند

دوری کی روایت

روایتی سند

ابومحمد عبدالرحمٰن بن عمر بن محمد بن معدل، عبداللہ بن احمد، جعفر بن محمد بن اسد نصیبنی، ابوعمر دوری، کسائی۔

تلاوتی سند

دانی کے شیخ ابوالفتح، عبدالباقی بن حسین، محمد بن علی بن جلندی موصلی، جعفر بن محمد، ابوعمرو دوری، کسائی۔

ابوالحارث کی روایت

روایتی سند

محمد بن احمد، ابن مجاہد موصوف، محمد بن یحییٰ، ابوالحارث کسائی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاوتی سند

ابوالفتح فارس بن احمد، ابوالحسن عبدالباقی بن حسین مقری، زید بن علی، احمد بن حسن جوبطی سے مشہور ہیں۔ محمد بن یحییٰ کسائی صغیر، ابوالحارث، کسائی۔

آپ رحمہ اللہ کی وفات

شیخ الاسلام امام ابوعمرو الدانی رحمہ اللہ ۴۴۴ھ میں شوال کے وسط میں پیر کے روز دانیہ میں انتقال فرما گئے اور اسی روز عصر کے بعد دفن کیے گئے۔

حاکم دانیہ نے ان کے جنازے کی قیادت کی اور لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے جنازے کی متابعت کی۔ اس طرح ۴۴۴ھ کو دنیائے فانی کا علمی چراغ بجھ گیا اور عالم اِسلام ایک عظیم محدث و مقری اور صاحب علم و فضل سے محروم ہوگیا۔

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَارْفَعْ دَرَجَاتَهُ فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ . آمین!

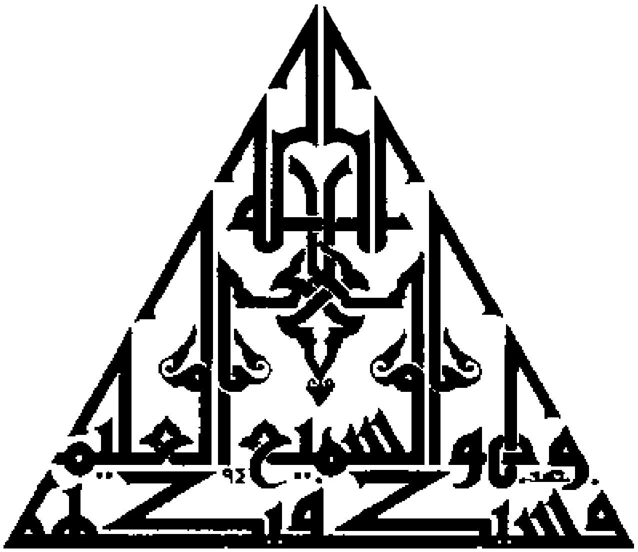

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیاض الحسن جمیل الازہری*
ترجمہ وتلخیص: عمران اسلم☆

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اور علم قراءات میں اِن کی خدمات

پاکستان میں انکارِقراءاتِ قرآنیہ اور انکارِ حدیث میں پیش پیش ادارہ 'المورد' کے ڈائریکٹر اور مجلّہ 'اشراق' کے مدیر مسٹر جاوید احمد غامدی اپنے کارہائے سیاہ کے اعتبار سے علمی وعوامی حلقوں میں غیر معروف نہیں۔ انہوں نے یہ طے کر رکھا ہے کہ اسلام کا ہر وہ حکم جو مغرب یا مغرب زدہ افراد کیلئے کسی طرح سے بھی باعث تشویش ہے، اس کا کسی نہ کسی طرح انکار کر دیا جائے۔ ان کا ہر کام شریعتِ اسلامیہ کی توضیح وتشریح کے بجائے اس کی تحریف وتاویل پر مشتمل نظر آتا ہے۔ حدیثِ رسول کے بارے میں منفی شبہات پھیلانے کے علاوہ انہوں نے قراءاتِ قرآنیہ کے ردّ یعنی 'انکارِ قرآن' کا فریضہ بھی اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ ان کا عام طریقۂ واردات یہ ہے کہ سلف صالحین میں سے کسی امام کی عبارتوں سے من چاہا مطلب نکال لیتے ہیں اور اپنے غلط نظریات کے حق میں بطور دلیل پیش کر دیتے ہیں۔ متواتر قراءاتِ قرآنیہ کے انکار کے ضمن میں بھی انہوں نے اپنے نظریہ کی بنیاد امام سیوطی رحمہ اللہ پر رکھی ہے اور ان کے حوالے سے دعویٰ کیا ہے کہ وہ حدیثِ سبعہ احرف کو متشابہات میں شمار کرتے ہیں چنانچہ مختلف قراءاتِ قرآنیہ کا ثبوت ممکن نہیں۔ زیر نظر تحریر میں مضمون نگار نے مثبت انداز میں امام سیوطی رحمہ اللہ کے نظریۂ قراءات اور انکی خدماتِ علوم القراءات کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس موضوع پر ایم فل یا پی ایچ ڈی کی سطح پر تحقیقی کام کیا جائے تاکہ غامدی صاحب جان سکیں کہ امام سیوطی رحمہ اللہ کے حوالے سے نظریۂ انکارِ قراءات کو پیش کرنا انتہائی ناقص مطالعہ کا نتیجہ ہے۔

واضح رہے کہ یہ مضمون اس سے قبل اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے تحقیقی مجلّہ علوم اسلامیہ میں الإمام جلال الدین السیوطي وأهمّ آثاره في علم القراء ات کے زیر عنوان عربی زبان میں شائع ہو چکا ہے، فاضل مترجم نے اسے غامدی تلبیسات کی توضیح کیلئے اُردو قالب میں ڈھالا ہے۔ 'کیا حدیثِ سبعہ أحرف متشابہات میں سے ہے؟' اس موضوع پر شمارہ ہذا صفحہ نمبر ۸۱۷ پر عمران اسلم کا مضمون اور قراءات نمبر دوم صفحہ ۳۴۷ پر شیخ القراء قاری محمد طاہر رحیمی صاحب کا مستقل مضمون شائع کیا گیا ہے جبکہ قراءات نمبر اول صفحہ ۴۹۴ پر حافظ محمد زُبیر کا مضمون 'قراءات متواترہ ...... غامدی موقف کا تجزیہ' اس حوالے سے خصوصی طور پر لائق مطالعہ ہے۔ [ادارہ]

نام

آپ کا پورا نام عبدالرحمٰن بن الکمال بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدین بن الفخر بن عثمان بن ناظر الدین محمد بن

* اللغة العربية وآدابها، جامعہ اسلامیہ، بہاولپور میں ایم اے کے طالب علم
☆ فاضل کلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، ورُکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیف الدین خضر بن نجم الدین اَبی الصلاح اَیوب بن ناصر الدین محمد بن الشیخ ہمام الدین الهمام الخضري الأسيوطي ہے۔[حسن المحاضرة في أخبار مصر والقاهرة للسيوطي: ۱۵۵/۱]

کنیت

اِمام سیوطی رحمہ اللہ کی کنیت اَبوالفضل ہے جو کہ رئیس القضاۃ عزالدین اَحمد بن اِبراہیم نے مقرر کی۔

[النور السافرة: ۵۴/۱]

وِلادت

آپ کی وِلادت یکم رجب ۸۴۹ھ بروز اتوار بعد نماز مغرب قاہرہ میں ہوئی۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ کا اِنتساب

'اسیوط' کی طرف نسبت سے آپ 'اسیوطی' مشہور ہوئے۔ 'مراصد الاطلاع' میں ہے کہ 'اسیوط' صعید مصر کے نواح میں دریائے نیل کے مغربی کنارہ پر واقع ایک شہر کا نام ہے۔[حسن المحاضرة: ۱۵۵/۱]

بعض کتب میں اس شہر کا نام 'سیوط' ہمزہ کے بغیر ذکر کیا گیا ہے۔

خاندانی پس منظر

آپ کے آباؤ اَجداد کا شمار اہل علم، بااثر اور معزز لوگوں میں ہوتا تھا۔ آپ کے والد گرامی شافعی مذہب کے فقہاء میں سے تھے۔ جب اِمام سیوطی رحمہ اللہ کی عمر صرف پانچ سال اور سات ماہ تھی آپ کے والد جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ اس وقت قرآن کریم کی سورۃ تحریم تک حفظ کر چکے تھے۔ اس کے بعد آپ یتیمی کی حالت میں پلے بڑھے۔ آپ کے والد نے 'فتح القدیر' کے مصنف کمال بن ہمام کو اپنے بیٹے کی تربیت اور سرپرستی کی وصیت کی تھی۔

تعلیم وتربیت اور اَساتذۂ کرام

بچپن ہی سے سیوطی پر ذہانت وفطانت کے آثار نمایاں تھے۔ آپ ابھی آٹھ سال کے تھے کہ مکمل قرآن کریم حفظ کر لیا۔ اس کے بعد العمدة، المنهاج الفقهي، المنهاج الأصولي اور ألفية ابن مالك حفظ کر کے ۸۶۴ھ میں باقاعدہ طور پر حصول علم میں مشغول ہوگئے اور اپنے دور کے اکثر ماہرین فن سے پڑھا اور ان کی خدمت میں طویل عرصہ گزارا۔

حصول علم کیلئے سفر

اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے حصول علم کے لیے شام، حجاز، یمن، ہند، مغرب اور بہت سے مصری شہروں کا سفر کیا۔ انہی اسفار کے دوران آپ حج کی سعادت سے بھی فیض یاب ہوئے۔ زمزم پیتے ہوئے آپ نے جو دعائیں کیں اُن میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اللہ مجھے علم حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور فقہ میں اپنے اُستاد شیخ سراج الدین بلقینی جیسا بلند مرتبہ عطاء فرما۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِمام سیوطی رحمہ اللہ کا علمی مرتبہ

امام سیوطی رحمہ اللہ فنون اور بہت سے علوم میں رتبہ اِمامت کو پہنچے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنی کتاب 'حسن المحاضرة' میں ذکر کیا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بالخصوص سات علوم میں بہت زیادہ معلومات دی ہیں، جو یہ ہیں:

''تفسیر، حدیث، فقہ، نحو، معانی، بیان اور بدیع۔''

آپ اپنی کتاب 'الرد علی من أخلد إلی الأرض وجهل أن الإجتهاد في كل عصر فرض' میں رقمطراز ہیں:

''روئے زمین پر مشرق سے مغرب تک خضر، قطب یا کسی ولی اللہ کے علاوہ حدیث اور عربی کا مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں۔''

اِن کا یہ دعویٰ عربی زبان کے بارے میں تو تسلیم کیا جا سکتا ہے البتہ حدیث کے بارے میں ان کا یہ دعویٰ غیر درست ہے، اِلا یہ کہ اس سے متون حدیث کا حفظ مراد ہو یا سخاوی کے علاوہ مراد ہو۔ نیز اُنہوں نے لکھا ہے کہ فقہ کے سوا باقی تمام فنون میں ان کے اَساتذہ میں سے بھی کوئی اِن کے ہم پلہ نہیں ہے البتہ فقہ میں ان کے شیخ کی معلومات وسیع اور زیادہ ہیں۔

اور ہاں اُصول فقہ اور علم الجدل والتصریف میں مذکورہ سات علوم سے کچھ کم معلومات ہیں ان کے بعد علم الإنشاء والترسل اور علم المیراث، اس کے بعد علم القراء ت ہے جس میں ان کا کوئی اُستاذ نہیں اور اس کے بعد علم الطب کی معلومات ہیں۔ [حسن المحاضرة: ۱/۱۵۷]

منطق کے متعلق لکھتے ہیں کہ آغاز میں اس کے متعلق کچھ پڑھا تھا بعد میں اس سے طبیعت اچاٹ ہوگئی اور ابن صلاح کا اس علم کی حرمت کے متعلق فتویٰ پڑھا تو اسے بالکل ترک کر دیا اور اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے مجھے علم حدیث عطا فرمایا۔

منطق کے متعلق آپ نے دو رسالے تحریر فرمائے:

① القول المشرق في تحريم الإشغال بالمنطق
② صون المنطق والكلام عن فن المنطق والكلام

علم حساب آپ کے نزدیک بڑا مشکل تھا۔ اس کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب میں حساب سے متعلق کوئی مسئلہ دیکھوں تو وہ میرے لیے اِتنا مشکل اور بھاری ہوتا ہے کہ گویا مجھے پہاڑ اُٹھانا پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا کا حافظہ عطا فرمایا تھا آپ نے خود ذکر فرمایا ہے کہ مجھے دو لاکھ اَحادیث زبانی یاد ہیں۔

آپ نے قصبہ رضوان میں باب فرویلہ کی جانب پہلے خیمہ میں واقع جامع الکردی کی جگہ موجود مدرسہ محمودیہ کے کتب خانہ سے خوب اِستفادہ کیا۔ یہ مدرسہ مصر کے شاندار مدارس میں شمار ہوتا ہے۔

'أنباء القمر' میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اس مکتبہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''اس مکتبہ میں موجود بے بہا کتب قاہرہ میں آج کل موجود تمام کتابوں سے زیادہ قیمتی اور مفید ہیں۔ یہ کتابیں وہ ہیں جو ابرہان بن جماعہ نے زندگی بھر جمع کیں اور ان کی وفات کے بعد محمود آستادار نے ان کے ترکہ میں سے یہ کتابیں خرید کر بایں شرف وقف کر دیں کہ ان میں سے کوئی کتاب مدرسہ سے باہر نہ جانے پائے۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کتب خانہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی تحویل میں رہا اس وقت اس میں تقریباً چار ہزار جلدیں تھیں۔ آپ نے اس کتب خانہ کی فہرست مرتب کی تھی۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ کو ملکہ اجتہاد اور اس کی تمام ضروری معلومات حاصل تھیں۔ آپ اپنی کتاب حسن المحاضرہ، الرد علی من أخلد إلی الأرض، طرز العمامۃ اور مسالك الحنفاء میں لکھتے ہیں:

”میں اگر ہر مسئلہ کے متعلق نقلی، عقلی دلائل، اس کے اُصول واعتراضات مع جوابات، اس بارے میں مختلف مذاہب کے اختلاف اور ان کے مابین موازنہ وغیرہ کے بارے میں رِسالہ لکھنا چاہوں تو اپنی قوت یا طاقت سے نہیں بلکہ اللہ کے فضل اور توفیق سے لکھ سکتا ہوں۔“

اس کے ساتھ ساتھ آپ بڑے زود نویس، حاضر جواب، صحیح العقیدہ، متواضع، قناعت پسند اور بڑے عبادت گزار تھے۔ اُمراء وملوک کے تحائف قبول نہ کرتے تھے سلطان غوری نے ایک بار آپ کی خدمت میں ایک غلام اور ایک ہزار دینار پیش کیے۔ آپ نے دینار واپس کر دیئے اور غلام لے کر آزاد کر دیا اور مدینہ نبویہ میں حجرہ نبویہ کا خادم مقرر کر دیا۔ اور بادشاہ کے قاصد سے کہا: تم دوبارہ تحائف اور ہدایا لے کر نہ آنا، ہمیں اللہ نے ان چیزوں سے مستثنیٰ کر رکھا ہے۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے نئے پیش آمدہ مسائل کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ کے اصولوں کے مطابق فتوے دیئے اور اکثر فنون کے بارے میں شاندار کتابیں تصنیف کیں۔ آپ کے فتاویٰ اور مؤلفات بہت زیادہ معروف ہوئے اور ہر علاقہ کے اَہل علم نے اُنہیں شرفِ قبولیت سے نوازا۔

اس کے بارے میں آپ ’مقامہ مزہریہ‘ میں فرماتے ہیں:

”میں نے سترہ برس تک فتوے لکھے اور چالیس برس کی عمر تک تدریس و اِفتاء سے متعلق رہا، اس کے بعد معذرت کر کے یہ دونوں کام چھوڑ کر عبادت اور تصنیفات میں مشغول ہوگیا۔“

آپ کے مشہور اَساتذۂ کرام

① سراج الدین البلقیني رحمہ اللہ
② علم الدین رحمہ اللہ
③ شہاب الدین الشارمساحی رحمہ اللہ
④ الشرف المناوی ابوزکریا یحییٰ بن محمد رحمہ اللہ
⑤ تقی الدین الشمني رحمہ اللہ
⑥ شیخ محی الدین محمد بن سلیمان رومی حنفی رحمہ اللہ
⑦ سیف الدین حنفی رحمہ اللہ
⑧ جلال الدین المحلي رحمہ اللہ
⑨ احمد بن ابراہیم حنبلی رحمہ اللہ
⑩ الزین العقبي رحمہ اللہ
⑪ البرہان ابراہیم بن عمر البقاعی رحمہ اللہ
⑫ الشمس السیرامی رحمہ اللہ

علم قراءات میں اِمام موصوف کی خدمات

امام سیوطی رحمہ اللہ نے قراءات کے موضوع پر بہت سی کتب تصنیف کیں۔ اُنہوں نے اپنی زندگی کی پہلی کتاب قراءات کے موضوع پر لکھی۔ جس کا نام ’شرح الاستعاذة والبسملة‘ تھا۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ اس کے متعلق فرماتے ہیں:

زندگی میں سب سے پہلے میں نے جو کتاب تالیف کی اس کا نام ’شرح الإستعاذة والبسملة‘ ہے۔ کتاب مکمل

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے میں نے علم الدین البقینی کے سامنے پیش کی تو اُنھوں نے اس پر تقریظ تحریر کی۔ [شذرات الذھب:۸/۵۳]

اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے علوم قرآن، تفسیر اور قراء ات کے موضوع پر درجنوں کتب تحریر کیں اُن میں سے مشہور اور چنیدہ کتب تصنیفات یہ ہیں:

① شرح الاستعاذة والبسملة	② الإنصاف في تمييز الأوقاف
③ الدر النثير في قراءة ابن كثير	④ شرح حرز الأماني ووجه التهاني
⑤ الإتقان في علوم القرآن	⑥ لباب النقول في أسباب النزول
⑦ الدرّ المنثور في التفسير بالمأثور	⑧ أسرار التأويل
⑨ الإكليل في إستنباط التنزيل	⑩ تناسق الدرر في تناسب الآيات والسور
⑪ ترجمان القرآن	⑫ حجاز الفرسان إلى مجاز القرآن
⑬ متشابه القرآن	⑭ مفحمات في مبهمات القرآن
⑮ مراصد المطالع في تناسب المقاطع والمطالع	
⑯ معترك الأقران في إعجاز القرآن	⑰ الجواهر في علم التفسير
⑱ تناسب الدرر في تناسب السور	⑲ تكملة تفسير الجلالين
⑳ النموذج اللبيب في خصائص الحبيب	㉑ الألفية في القراء ات العشر

اِمام صاحب نے قراء ات کے موضوع پر اس کے علاوہ بھی بہت سی کتب تالیف کیں۔ مذکورہ کتب میں سے چند کا تعارف پیش خدمت ہے:

① شرح الإستعاذة والبسملة

یہ کتاب آپ نے نوعمری میں لکھ ڈالی تھی۔ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے امام صاحب نے اس میں 'تعوذ' اور 'بسملہ' کے الفاظ واَحکام پر تفصیلی بحث کی ہے۔ علاوہ اَزیں 'تعوذ' اور 'بسملہ' میں قراء کا اختلاف بیان کرتے ہوئے قراءت میں ان کی چار کیفیات کی وضاحت کی گئی ہے۔

② الإنصاف في تمييز الأوقاف

یہ کتاب بھی قراءات سے متعلقہ ہے جس میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے وقف کے اَحکام اور وجوہ کا تذکرہ کرتے ہوئے وقف کے وقت بعض کلماتِ قرآنیہ میں قراء کا اختلاف نقل کیا ہے۔ اس کے علاوہ وقف کی کیفیت اور وقف کے بعد اِبتداء کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ اِبتداء اور اِعادۃ کے اَحکام کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

③ الدر النثير في قراءة ابن كثير

علم قراءات پر امام صاحب کی یہ ایک مستقل کتاب ہے۔ جس میں آپ قراءِ سبعہ میں سے دوسرے امام، ابن کثیر رحمہ اللہ کی قراءت کو زیر بحث لائے ہیں۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ کی دیگر قراء سے مختلف ایک مستقل قراءت موجود ہے۔ مثلاً قراء میں سے آپ اکیلے اِدغام کبیر کے قائل ہیں اور ورش کی طرح آپ نے بعض کلمات میں تقلیل بیان کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کتاب میں ورش کی قراءت کی بھی تفصیلی وضاحت موجود ہے۔

④ شرح حرز الأماني ووجه التهاني (شرح شاطبیہ)

'حرز الأماني ووجه التهاني' امام شاطبی رحمہ اللہ کی مشہور کتاب ہے جو در اصل ابوعمرو عثمان بن سعید الدانی رحمہ اللہ کی کتاب 'التیسیر' کی منظوم شکل ہے۔'حرز الأماني ووجه التهاني 'اور'تیسیر' پر بہت سے علماءِ کبار کی جانب سے بسیط شروحات لکھی گئی ہیں۔ اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے بھی 'قصيدة لامية للشاطبي' کے نام سے شاطبیہ کی انتہائی شاندار شرح لکھی ہے۔ اِفادے کے اعتبار سے یہ کتاب نمایاں مقام کی حامل ہے۔ یہ کتاب مخطوط ہے جس کے تین نسخے مل سکے ہیں۔ پہلا نسخہ ۱۲۰، دوسرا ۹۰ اور تیسرا ۱۲۰ اصفحات پر مشتمل ہے۔[كشف الظنون: ۵۲۰/۱]

⑤ الإتقان فی علوم القرآن

اس کتاب کو علوم قرآن پر مشتمل ایک دستاویز کا نام دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس میں امام صاحب نے علوم قرآن کی اسی (۸۰) اَقسام کا تفصیلی تذکرہ قلمبند کیا ہے جن میں سے ۲۰/ اَقسام علم قراءات کا اِحاطہ کیے ہوئے ہیں۔ بطورِ مثال ان میں سے چند پیش خدمت ہیں:

① ۲۲ تا ۲۷ ویں قسم تک متواتر، مشہور، آحاد، شاذ، موضوع اور مدرج پر مشتمل ہیں۔
② ۲۸ ویں قسم وقف وابتدا کی معرفت پر مبنی ہے۔
③ ۳۰ ویں قسم اِمالہ اور فتح کی وضاحت میں ہے۔
④ ۳۱ ویں قسم اِدغام، اِظہار، اِخفاء اور اقلاب پر مشتمل ہے۔
⑤ ۳۳ ویں قسم تخفیف ہمزہ کے بارے میں ہے۔
⑥ ۳۴ ویں قسم کیفیات قراءت کی وضاحت میں ہے۔
⑦ فصل سادس مختلف افراد سے قراءت اَخذ کرنے کی کیفیت اور اس کے جمع کرنے پر مشتمل ہے۔

۲۲ تا ۲۷ ویں قسم کی مختصر وضاحت

علامہ سیوطی رحمہ اللہ اس بحث میں رقمطراز ہیں کہ قاضی جلال الدین البلقيني رحمہ اللہ نے فرمایا:

قراءت، متواتر، آحاد اور شاذ میں منقسم ہے۔ متواتر سے مشہور سات قراءات مراد ہیں، جبکہ آحاد میں بقیہ تین قراء اور صحابہ کرام کی قراءت ملحق ہے۔ اور شاذ سے مراد تابعین یعنی اعمش رحمہ اللہ، یحییٰ بن وثاب رحمہ اللہ، ابن جبیر رحمہ اللہ اور دیگر کی قراءت ہے۔ امام صاحب کی یہ رائے نظر ثانی کے قابل ہے۔ اس حوالے سے علامہ جزری رحمہ اللہ کا مؤقف زیادہ صحیح اور واضح ہے جو کہتے ہیں:

ہر وہ قراءت جو لغت عرب کی کسی بھی وجہ سے موافق ہو، مصاحفِ عثمانیہ سے مطابقت رکھتی ہو اگرچہ احتمالاً ہی اور اس کی سند بھی صحیح ہو تو وہ قراءت صحیح ہے۔ جس کو نہ تو رد کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کا اِنکار کیا جا سکتا ہے۔ یہ حروف سبعہ میں سے ہے جو بطورِ قرآن نازل ہوا اور لوگوں پر اُن کا قبول کرنا واجب ہے، برابر ہے کہ چاہے یہ آئمہ سبعہ سے منقول ہو، عشرہ سے ہو یا پھر دیگر مقبول آئمہ سے۔ [الإتقان في علوم القرآن: ۱۹۹/۱]

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینتیسویں قسم کی مختصر وضاحت

اِمام موصوف اس بحث میں فرماتے ہیں:

ہمزہ کے اَحکام اس قدر زیادہ ہیں کہ اُن کے اِحاطے کے لیے مستقل جلد کی ضرورت ہے۔ البتہ مختصراً اہل فن نے فن قراءات میں ان کی چار اقسام بیان کی ہیں:

① نقل حرکت: یعنی حرکت ہمزہ کو ماقبل ساکن حرف کی طرف نقل کر دینا اور ہمزہ کو گرا دینا۔ جیسے 'قَدْ أَفْلَحَ' سے 'قَدَ افْلَحَ' یہ امام نافع رحمہ اللہ کی ورش کے طریق سے قراءت ہے۔ اس کے لیے شرط یہ ہے کہ صحیح ساکن پہلے کلمہ کے آخر میں ہو اور ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں۔ امام ورش نے پورے قرآن میں ایسی مثالوں کو نقل کے ساتھ بھی پڑھا ہے سوائے 'کِتَابِیَہْ إِنِّی ظَنَنْتُ' کے۔ اسے وہ تحقیق کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ جبکہ دیگر جمیع قراء پورے قرآن میں اس جیسی تمام مثالوں کو تحقیق کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں۔

② اِبدال: ہمزہ ساکنہ کو ماقبل حرف کی حرکت کے موافق حروف مدہ سے بدل دینا۔ ماقبل حرف پر اگر زبر ہوگی تو الف سے، زیر ہوگی تو یا سے اور پیش ہوگی تو واؤ سے ابدال ہوگا۔ جیسے 'وَأْمُرْ أَهْلَكَ' سے 'وَامُرْ أَهْلَكَ'، 'يُؤْمِنُونَ' سے 'يُومِنُونَ' اور 'جِئْتَ' سے 'جِيتَ' یہ امام ابوعمرو رحمہ اللہ کے شاگرد سوسی کی روایت ہے۔

③ تسہیل بین بین: یہ اس صورت میں ہوتی ہے جب ایک ہی کلمہ میں دو ہمزہ آجائیں۔ جب دونوں ہمزہ مفتوح ہوں تو امام نافع رحمہ اللہ، امام ابن کثیر مکی رحمہ اللہ، امام ابوعمرو رحمہ اللہ اور ہشام رحمہ اللہ دوسرے ہمزے کی تسہیل کرتے ہیں اور امام ورش رحمہ اللہ دوسرے ہمزہ کا الف سے اِبدال کرتے ہیں۔ ابن کثیر رحمہ اللہ دو ہمزوں کے درمیان اِدخال نہیں کرتے جبکہ قالون رحمہ اللہ، ہشام رحمہ اللہ، ابوعمرو رحمہ اللہ اِدخال کرتے ہیں۔ باقی جمیع قراء دونوں ہمزوں میں تحقیق کرتے ہیں۔ اگر ایک ہمزہ مفتوح اور دوسرا مکسور ہو تو نافع، مکی اور بصری تسہیل کرتے ہیں، قالون اور ابوعمرو اِدخال بھی کرتے ہیں باقی جمیع قراء تحقیق کرتے ہیں۔ پہلا مفتوح اور دوسرا مضموم ہو جیسے 'أَؤُنَبِّئُكُمْ' اس میں نافع، مکی اور بصری تسہیل کرتے ہیں۔ قالون اِدخال بھی کرتے ہیں جبکہ باقی جمیع قراء تحقیق کے قائل ہیں۔ امام دانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دوسرے ہمزہ کو جو واؤ کی شکل میں لکھا گیا ہے اس سے صحابہ کا یہ اِشارہ کرنا مقصود تھا کہ تسہیل بالواؤ ہوگی۔

④ الاسقاط: جب دو ہمزے دو کلموں میں ہوں اور متفق الحرکت ہوں تو اگر دونوں مکسور ہوں گے تو امام ورش اور قنبل دوسرے ہمزہ میں تسہیل بالیاء کرتے ہیں۔ قالون اور بزی پہلے ہمزہ کو یائے مکسورہ سے بدل دیتے ہیں۔ اَبوعمرو بصری رحمہ اللہ گرا دیتے ہیں جبکہ باقی تمام قراء تحقیق کرتے ہیں۔ اور اگر دونوں مفتوح ہوں تو ورش اور قنبل دوسرے ہمزہ کو تسہیل بالالف کرتے ہیں، قالون، بزی اور ابوعمرو گرا دیتے ہیں باقی تمام قراء تحقیق کرتے ہیں۔ اگر دونوں مضموم ہوں تو ابوعمرو بصری اسقاط۔ قالون، بزی تسہیل اور ورش قنبل اِبدال کریں گے جبکہ باقی جمیع قراء تحقیق۔ اِس بارے میں اختلاف ہوا ہے کہ پہلے ہمزہ کو گرایا جائے گا یا دوسرے کو۔ ابوعمرو کا خیال ہے کہ پہلے کو، جبکہ خلیل کا کہنا ہے کہ دوسرے کو گرایا جائے گا اور اس کا اثر مد پہ بھی ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونتیسویں قسم

قراءت کی تین قسمیں ہیں:

① تحقیق: یعنی ہر حرف کو اس کا مکمل حق دینا۔ مد، تحقیق اور تشدید کو اچھی طرح اَدا کرنا اور حروف کی اَدائیگی میں ہر ہر حرف کو اس قدر نکھار کے اَدا کرنا کہ ہر حرف کی علیحدہ علیحدہ سمجھ آئے، اور وقوف کا خیال رکھ کے پڑھا جائے۔ یہ اِمام حمزہ اور ورش کا طرز تلاوت ہے۔

② الحدر: قدرے تیزی سے تلاوت کرنا یعنی مدود میں قصر کرنا اور سکون اختلاس، اِبدال، اِدغام کبیر اور ہمزہ کو قدرے جلدی اَدا کرنا۔ یہ ابن کثیر رحمہ اللہ، ابوجعفر رحمہ اللہ، ابوعمرو رحمہ اللہ اور یعقوب رحمہ اللہ کا طرزِ تلاوت ہے۔

③ تدویر: یعنی حدر اور تحقیق کے درمیان پڑھنا۔ اکثر قراء کا طرزِ تلاوت یہی ہے۔

اِمام سیوطی رحمہ اللہ کی تفاسیر 'تفسیر جلالین' اور 'الدر المنثور في التفسیر بالمأثور' کا تعارف راقم الحروف کے دوسرے مضمون 'کیا حدیث سبعہ اَحرف متشابہات میں سے ہے؟ اِمام سیوطی رحمہ اللہ کے مؤقف کے تجزیہ' میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

وفات اور مدفن

اِمام سیوطی رحمہ اللہ نے ۱۹؍جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ جمعہ کی رات سات روز تک بائیں بازو کے شدید وَرم میں مبتلا رہنے کے بعد اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے وفات کے وقت سورۃ یٰسین کی خود تلاوت فرمائی۔ آپ کی نماز جنازہ الروضہ کی جامع الشیخ احمد اباریقی میں شعرانی نے پڑھائی۔ اس کے بعد بہت سے لوگوں نے مصر العتیقہ کی جامع جدید میں دوبارہ نمازہ جنازہ پڑھی۔ بوقت وفات آپ کی عمر اکسٹھ سال اور دس ماہ تھی۔ آپ قاہرہ میں حوش قوصون میں دفن کیے گئے۔ یہ مقام باب القرافۃ (جو عام لوگوں میں جعفر الصادق کی بیٹی کے نام سے معروف ہے۔) کے باہر واقع ہے۔ [الکواکب السائرۃ بأعیان المائۃ العاشرۃ:۱/۲۳۷]

دمشق میں بھی آپ کا ایک غائبانہ نماز جنازہ پڑھایا گیا جس میں لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ کو غسل دینے والے شخص نے آپ کے قمیص اور عمامے کو محفوظ کرلیا جو بعد میں لوگوں نے بھاری قیمت اَدا کر کے بطور تبرک اَپنے لیے خرید لیا۔ [الکواکب السائرۃ بأعیان المائۃ العاشرۃ:۱/۲۳۱]

یہ سلطان غوری کا دور تھا۔ لوگ ایک دوسرے پر بہت ظلم کیا کرتے تھے لیکن کسی نے بھی آپ کے ترکہ کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ سلطان نے کہا کہ شیخ نے زندگی بھر ہم سے کوئی چیز قبول نہ کی لہٰذا اَب کوئی ان کے ترکہ کو ہاتھ نہ لگائے۔ ان کی قبر پر قبہ تعمیر کیا گیا۔

یاد رہے کہ اسیوط میں مسجد سیدی جلال کے اَندر بھی ایک قبر واقع ہے۔ شیخ کا اس قبر سے کوئی تعلق نہیں یہ آپ کے اَجداد میں سے کسی کی قبر ہے۔ [تدریب الراوي: ص۲۹]

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی شہرت کی وجہ سے یہ مسجد آپ کے نام سے مشہور ہوگئی۔ تیمور پاشا کی تحقیق کے مطابق آپ نے کوئی اَولاد نہیں چھوڑی۔ 'سیوط' میں جو لوگ آپ کی طرف منسوب ہیں وہ آپ کی نسل میں سے نہیں۔ وہ مسجد کے منتظم یا خدام کی نسل میں سے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر یاسر ابراہیم مزروعی*
مترجم: کلیم اللہ حیدر☆

الشیخ المقري أحمد عبد العزیز الزیات رحمہ اللہ

'ماہنامہ رُشد' کی قراء ات کے فروغ کے حوالے سے خدمات کو اگر علمی فیض کے اعتبار سے دیکھا جائے تو عالم عرب سے یہ فیض بالخصوص امام القراء ات علامہ أحمد عبدالعزیز الزیات رحمہ اللہ کے سلسلہ سے جاری ہوا ہے۔

پاکستان میں اگرچہ عرصہ دراز سے علم تجوید وقراء ات متعدد سلسلوں سے منتقل ہوتا چلا آرہا ہے لیکن اسے تحقیقی رنگ اس وقت ملا جب اصحابِ ثلاثہ یعنی شیخ القراء قاری محمد ادریس العاصم، شیخ القراء قاری محمد ابراہیم میرمحمدی اور شیخ القراء قاری أحمد میاں تھانوی حفظہم اللہ مدینہ یونیورسٹی میں عالم عرب کی مشہور علمی وتحقیقی شخصیات سے انتسابِ علم کرکے پاکستان تشریف لائے۔ تینوں مشائخ کلیۃ القرآن الکریم، مدینہ نبویہ کے نمایاں فضلاء اور وہاں کے مصری اساتذہ کے ممتاز شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔

جامعہ الازہر مصر کے تحت معہد القراء ات کے بعد سعودی حکومت نے جب جامعہ اسلامیہ، مدینہ نبویہ میں علم القراء ات کا اعلیٰ ادارہ کھولنا چاہا تو اس وقت مصر کے کبار اساتذہ کی تدریسی خدمات حاصل کی گئیں۔ ان کبار اساتذہ کی محنتوں کی بدولت مدینہ یونیورسٹی کا کلیۃ القرآن اور قرآن مجید کی اشاعت کا عظیم ادارہ مجمع ملک فہد وجود میں آیا۔ ان اداروں کی نشو ونما میں جن جلیل القدر مشائخ کی خدمات نمایاں رہیں وہ تمام شیخ احمد الزیات رحمہ اللہ ہی کے تلامذہ تھے۔ گذشتہ نصف صدی میں شیخ احمد الزیات رحمہ اللہ علمی اعتبار سے دُنیا کے تمام مشائخ قراء ات کے قائد رہے۔ علاوہ ازیں آپ کو یہ خصوصی امتیاز بھی حاصل تھا کہ عصر حاضر سے رسول کریم ﷺ تک قرآن مجید کی متصل اسانید میں سے واسطوں کے اعتبار سے اعلیٰ ترین سند آپ کے پاس تھی۔ یہی وجہ ہے کہ دُنیا بھر کے مشائخ قراء ات نے اپنے سلسلۂ سند کو عالی کرنے کی غرض سے خاص طور پر آپ سے اجازۂ قراء ات حاصل کیا۔

علامہ الزیات رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل یہ مضمون انہی کی کتاب 'شرح تنقیح فتح الکریم' پر ڈاکٹر محمد یاسر المزروعي کی تحقیق وتعلیق کے مقدمہ سے ماخوذ ہے۔ یہ کتاب وزارۃ الاوقاف، کویت نے چند سال قبل تدریس عشرہ کبریٰ کے فروغ کیلئے طبع کی ہے۔ [ادارہ]

نام ونسب

آپ کا اِسم مبارک فضیلۃ الشیخ المقري أحمد عبد العزیز بن أحمد بن محمد الزّیات

* معروف محقق قراء ات، مدیر مشروع رعایۃ القرآن الکریم وزارت اوقاف، کویت
☆ فاضل کلیۃ القرآن، جامعۃ لاہور الاسلامیہ ورُکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المصري المدني القاهري ہے۔اس کے علاوہ عبد العزیز ، أحمد الزيات، أحمد عبد العزيز الزیات اور شیخ الزیات کے نام سے بھی مشہور ہیں۔

شیخ رحمہ اللہ بہت بڑے محقق ہونے کے ساتھ ساتھ بہت سی مفید تحریرات اور ایسی تصانیف کے مؤلف ہیں جو نایاب کتب میں شمار ہوتی ہیں۔ بہت کم لوگ اس پائے کی کتب لکھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

پیدائش (ولادت باسعادت)

آپ قاہرہ میں ۷/۲۵/۱۳۲۵ھ بمطابق ۷/۵/۱۹۰۷ء کو پیدا ہوئے۔

علمی کیفیت (عادات وخصائص)

شیخ قراءات کے بہت بڑے اِمام تھے۔اس فن میں آپ کا کوئی ثانی نہ تھا۔علم،تعلیم،فضیلت وعزت میں آپ خدا تعالیٰ کی ایک نشانی تھے۔دل کے پاکیزہ اور بیدار مغز تھے۔شیخ موصوف کا شمار علومِ شرعیہ اور علومِ عربیہ کے ماہر علماء میں ہوتا ہے۔اللہ نے کثیر تعداد میں لوگوں کو آپ سے نفع پہنچایا۔

شیخ احمد الزیات رحمہ اللہ نیک طبع اِنسان تھے۔آپ کی شخصیت زہد وتقویٰ کی پیکر تھی۔آپ رِیاء سے بچتے ہوئے جھوٹی شہرت سے کوسوں دور رہنے والے تھے۔اَخلاقِ حسنہ کے مالک اور فرشتہ صفت اِنسان تھے۔آپ کا تعلق ایک شریف خاندان سے تھا۔قرآن سے اس قدر محبت اور تعلق تھا کہ ہر وقت زبان تلاوتِ قرآن پاک سے تر رہتی۔

تعلیم کا آغاز (مرحلہ علمیہ)

جب آپ طلب علم کیلئے موزوں عمر کو پہنچے تو آپ کی اِبتدائی تعلیم کا آغاز ہوگیا۔سب سے پہلے آپ نے قرآن حفظ کرنا شروع کیا، کیونکہ تعلیم کی اصل بنیاد ہی تعلیم قرآن ہے اور قدیم وجدید مصر میں بھی یہ رواج عام ہے کہ بچے کی اِبتدائی تعلیم کا آغاز حفظِ قرآنِ مجید سے کرایا جاتا ہے۔

آپ کیلئے جس مدرسے کا انتخاب کیا گیا اس کا نام جامعۃ الازہر ہے، جو قاہرہ میں واقع ہے۔

تکمیل قرآن

آپ دس سال کی عمر کو پہنچے تو آپ نے قرآنِ مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لی اور تکمیل حفظ قرآن کے بعد یہیں دوسرے علومِ شرعیہ کو سیکھنے کی طرف متوجہ ہوگئے۔ اس کے ساتھ ساتھ قراءاتِ قرآنیہ میں آپ نے قراءاتِ عشرہ صغریٰ شاطبیہ اور دُرّہ کے طریق سے اور قراءاتِ عشرہ کبریٰ طیبۃ النشر کے طریق سے تخصص حاصل کیا۔

علم قراءات کے حصول کیلئے آپ نے بڑے بڑے شیوخ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا جن میں سرفہرست فضيلة الشيخ العلامة خليل غنيم الجنايني اور فضيلة الشيخ العلامة عبدالفتاح الهنيدي ہیں اور آپ کے ان دونوں مشفق اَساتذہ نے علم قراءات مصر کے شیخ، اپنے وقت کے علومِ قراءات میں سب سے بڑے ماہر العلامة الكبير شيخ محمد بن أحمد المتولي سے حاصل کیا تھا۔

آپ رحمہ اللہ کا شماران تلامذہ میں ہوتا تھا جو محنتی، مخلص، اَدبِ اَساتذہ سے بھرپور اور رَضائے الٰہی کی طلب کیلئے علم حاصل کررہے تھے۔ جو کچھ بھی آپ نے حاصل کیا مکمل محنت اور یکسوئی کے ساتھ حاصل کیا۔اَساتذہ کا اس قدر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترام کرتے کہ ان کے سامنے بولنے کو بھی گستاخی شمار کرتے۔ اَدب و احترام کا یہ عالم تھا کہ آپ کے دل میں کبھی بھی کسی بھی اُستاد کے بارے میں بدگمانی پیدا نہ ہوئی۔ اپنے اَساتذہ کیلئے ہمیشہ یہ دُعا فرماتے:

"اللهم اغفرلنا ولوالدينا ولأساتذتنا ولإخواننا ولأخواتنا ولجميع المسلمين والمسلمات."

''اے اللہ میرے والدین، میرے اساتذہ، میرے بھائیوں، میری بہنوں اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔''

مشائخ عظام

آپ نے علم قراءات اور دوسرے علوم شرعیہ کے حصول کے لیے بے شمار جلیل القدر اور ثقہ قراءِ کرام سے استفادہ حاصل کیا لیکن چند ایک شیوخ سے بالخصوص پڑھا جن کا ذیل میں مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

① شیخ المقري صفي بن إبراهيم السقاء رحمہ اللہ آپ کے مشفق اَساتذہ میں سے ایک ہیں جن سے آپ نے علم قراءات کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت پر بھی درس لئے۔ شیخ صفي بن إبراهيم، شیخ خليل الجنايني کے تلامذہ میں سے ہیں اور شیخ صفي بن إبراهيم ہی وہ پہلے آدمی ہیں جنہوں نے شیخ خلیل سے قرآن پڑھا اور حفظ کیا۔ یہ بات اس وجہ سے ذکر کی گئی ہے کہ شیخ الزیات کے حالات زندگی بیان کرتے ہوئے شیخ صفی کو احاطۂ تحریر میں نہیں لایا جاتا صرف شیخ جنايني کے تذکرے پر ہی اکتفاء کرلیا جاتا ہے۔

② الشيخ المقري خليل بن محمد غنيم الجنايني رحمہ اللہ سے آپ نے قرآن کریم کو قراءاتِ عشرہ صغریٰ اور کبریٰ میں اوّل قرآن سے سورۃ الدخان کی آیت ﴿ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ﴾ [الدخان: ٢١] تک پڑھا۔ اور یہاں سے آخر قرآن تک کسی مجبوری کی وجہ سے مکمل نہ کرسکے۔

③ الشيخ المقري العلامة عبدالفتاح الهنيدي رحمہ اللہ سے آپ نے قراءاتِ عشرہ صغریٰ اور کبریٰ پڑھیں اور اس کے ساتھ آپ نے حاصل کردہ علم کو آگے منتقل کرنے کی آپ سے اجازت چاہی۔ جس پر آپ کے استاد نے آپ کے خلوص و محنت کو دیکھ کر اجازت نامہ جاری کردیا۔

④ شيخ محمد إسمالوطي رحمہ اللہ علوم شرعیہ میں حدیث شریف کا علم آپ نے شیخ إسمالوطي سے اَخذ کیا، جن میں صحیح بخاری، صحیح مسلم اور جامع ترمذی وغیرہ کو بالخصوص پڑھا۔

شیخ القراء کا علمی دور

آپ چونکہ قرآن اور علوم قرآن بالخصوص قراءاتِ قرآنیہ کے علامہ اور شیخ تھے اس لیے علوم قرآن بالخصوص قراءاتِ قرآنیہ کی نشر و اشاعت میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جب آپ رحمہ اللہ نے بڑے مشائخ وعلماء سے علوم شرعیہ اور عظیم قراءِ کرام سے علوم قراءات کو حاصل کرلیا تو « بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً ». [جامع الترمذي: ٢٦٦٩] کے تحت علم کی اِشاعت کیلئے کوشاں ہوئے۔ جامعہ ازہر سے ہی آپ نے پڑھانے کی اِبتداء کی۔ آپ کی مجلس درس کا یہ عالم تھا کہ درس کیلئے مخصوص وقت تو ختم ہوجاتا لیکن بحرِ علم ابھی بھی ٹھاٹھیں مار رہا ہوتا۔ ابتداء آپ ازہر شریف اور قرب و جوار میں درس و دروس کی مجالس قائم کرتے رہے۔ اس کے بعد جامعہ ازہر میں ١٣٤٥ھ الموافق ١٩٢٥ء کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطابت کا آغاز کیا جس میں آپ حکمت اور دانائی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف متوجہ کرواتے تھے۔ مصر میں قیام کے دوران آپ نے بہت سی مساجد کو اپنا مسکن بنائے رکھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی علمی خدمات کو قبول کیا یہی وجہ ہے کہ آپ سے بہت سارے لوگ فیض یاب ہوئے۔ خدمتِ خلق اور رضائے الٰہی کا اس قدر شوق تھا کہ آپ ہر رات مغرب سے عشاء تک لوگوں کو اکٹھا کر کے وعظ و نصیحت کیا کرتے اور رمضان المبارک میں صلوٰۃ التراویح کا بھی خصوصی اہتمام کرایا کرتے اور امامت کے فرائض خود سرانجام دیتے۔ آپ کا انداز یہ تھا کہ جب عشاء کی فرض نماز پڑھ لیتے یا نماز تراویح کی چار رکعات مکمل کر لیتے تو وعظ و نصیحت کیلئے بیٹھ جاتے، کیونکہ آپ جانتے تھے:

﴿ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الذاریات: ۵۵]

آپ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھتے کہ اللہ تعالیٰ ان دروس کے ذریعے لوگوں کے دل کھول دے گا اور میری اس تھوڑی سی کاوش سے لوگوں کے دلوں میں اطاعتِ الٰہی کا جذبہ پیدا ہو جائے گا۔ آپ کے درس میں اتنی شیرینی، مٹھاس اور لذت ہوتی کہ لوگ زیادہ سے زیادہ وعظ و نصیحت سننے کے لیے بے تاب رہتے۔ ۱۹۴۵ء میں جامعہ ازہر میں جو قراءات کا شعبہ لغة العربية کے تحت کھولا گیا اس میں آپ کا بطور اُستاد تقرر کیا گیا۔ اس ذمہ داری کو دلجمعی، محنت اور شوق سے نبھایا۔ دلی خواہش یہ ہوتی تھی کہ جو کچھ اللہ نے اپنی رحمت سے سکھایا ہے وہ دوسروں کو بھی سکھلا دوں اور آپ بخوبی جانتے تھے کہ اصل علم وہی ہے جس سے دوسروں کو نفع پہنچے۔ ہر وقت یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ! إِنِّي أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا" [سنن ابن ماجه: ۹۲۵]

''پروردگار! میں آپ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

آپ عرصۂ دراز تک جامعہ ازہر میں علم قراءات کے اُستاد رہے۔ اس کے بعد ۱۹۷۲ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک ازہر شریف کے جوار میں پڑھاتے رہے اور طالب علموں کو جمیع روایات عشرہ صغریٰ اور کبریٰ، طیبہ، درہ اور شاطبیہ کے طریق سے پڑھاتے رہے۔ اور طلباء جوق در جوق علوم کے اس بحرِ ذخار سے اپنی پیاس بجھاتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ علومِ شرعیہ اور علومِ عربیہ (علم حدیث، فقہ، نحو، صرف اور فن قراءات) میں ڈاکٹر بن گئے۔

آپ کو ۱۴۰۳ھ بمطابق ۱۹۸۳ء میں جامعة الإمام محمّد بن سعود الإسلامية ریاض میں چار مہینوں کیلئے بطور اُستاد چنا گیا۔ لیکن آپ رحمہ اللہ کی دلی خواہش اور تمنا یہ تھی کہ مجھے مدينة الرّسول اور جوارِ مصطفیٰ ﷺ میں کام کرنے کا موقع ملے اس خواہش کی تکمیل کیلئے اللہ کے حضور دُعا بھی کیا کرتے تھے۔ آخر اللہ نے آپ کی اس تمنا اور خواہش کو پورا کیا۔ ۱۴۰۵ھ بمطابق ۱۹۸۵ء کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں كليّة القرآن کے شعبہ قراءات میں بطور راہنما اُستاذ کے آپ کا انتخاب کیا گیا۔ یہ خبر سنتے ہی آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور جلد مدینہ منورہ کا سفر کیا جہاں آپ نے نئے جوش و ولولے سے علم قراءات کی ترویج و اشاعت کا کام شروع کر دیا۔

کچھ عرصہ بعد آپ کو مجمع الملك فهد کمیٹی کا ممبر منتخب کر لیا گیا۔ یہ ادارہ قرآن کریم کی نشر و اشاعت کا کام کر رہا تھا۔ اس میں آپ کو سماعت کا کام دیا گیا جسے آپ نے مسلسل محنت اور مشہور قراء کرام کی شروط کے مطابق سرانجام دیا۔ اسی دارے میں آپ نے ۱۵ سال بھرپور محنت سے گزارے۔ اور ساتھ ساتھ مشہور قراء کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قراءاتِ قرآنیہ کے علم سے کون و جہان کو روشن کرتے رہے۔ دلی خواہش یہ تھی کہ اسی جگہ پر تعلیم و تعلم کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام ہوتا رہے یہاں تک کہ اللہ کی طرف سے بلاوا آ جائے اور جنت البقیع میں دفن ہوجاؤں لیکن آپ کی یہ خواہش پوری نہ ہوئی۔ ۲۰۰۱ء میں آپ کو دوبارہ مصر آنا پڑا۔

طریقۂ تدریس اور طلباء پر شفقت ومہربانی کا عالم

آپ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان تھا کہ اس نے آپ کو تدریس کی تمام حکمتوں سے مالا مال کیا تھا آپ کا پڑھانے کا اسلوب بہت سادہ اور دل میں اترنے والا تھا۔ آپ طلباء کیلئے اس بات کا خصوصی اہتمام کرتے کہ ان کے مخارج کی ادائیگی درست ہو اور تلاوت قرآن میں ایک حسن ہو۔ اس کام کیلئے طلباء سے مشق کروانا، علیحدہ بٹھا کر ان کے مخارج کی صحیح ادائیگی کروانا اور آواز میں حُسن وشرینی پیدا کرنے کے لیے پریکٹس کروانا آپ کا معمول تھا۔ آپ کا رویہ طلبا کے ساتھ انتہائی مہربانی والا ہوتا اگر کوئی طالب علم آپ کے گھر میں آجاتا تو اس کی بہت زیادہ عزت وتکریم کرتے اور اس سے پیار، محبت اور شفقت والا معاملہ کرتے۔ اور ضرورت کے باوجود کسی بھی طالب علم سے تعلیم پر اجرت نہ لیتے۔

آپ کے تلامذہ میں سے ایک شاگرد بتاتے ہیں کہ شیخ رحمہ اللہ صبح کی نماز کے بعد قراءاتِ قرآنیہ پڑھانے اور سننے کے لیے خصوصی وقت دیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کلاس کے دوران ایک طالب علم کو سویا ہوا پایا جو سورۃ النحل کی یہ آیات ﴿وَءَاتَيْنَٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُۥ فِي الْءَاخِرَةِ لَمِنَ الصَّٰلِحِينَ﴾ [النحل:۱۲۲] کی تلاوت کررہا تھا اس آیت کے اختتام کے بعد اس نے یہ آیت ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ [النحل:۱۲۷] پڑھی۔

کیونکہ طالب علم سونے کی وجہ سے ﴿وَءَاتَيْنَٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُۥ فِي الْءَاخِرَةِ لَمِنَ الصَّٰلِحِينَ﴾ [النحل:۱۲۲] کے بعد والی آیت ﴿ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ...﴾ کے ساتھ متعدد آیات چھوڑ کر ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ﴾ [النحل:۱۲۷] والی آیت پڑھ لی۔

جب شیخ نے یہ سنا تو طالب علم کی طرف ہاتھ سے اِشارہ کیا اور فرمایا دوبارہ پڑھو ﴿وَءَاتَيْنَٰهُ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَإِنَّهُۥ فِي الْءَاخِرَةِ لَمِنَ الصَّٰلِحِينَ﴾ [النحل:۱۲۲] طالب علم نے جب شیخ کو یہ کہتے ہوئے سنا تو چوکنا ہوکر کہنے لگا کہ اے اُستاذ مکرم کیا ماجرا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں یہ آیت پڑھ ﴿ثُمَّ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ ...﴾۔

طلباء کو بہت زیادہ پڑھائی کی ترغیب دیتے اور ان کو شاطبیہ، درہ اور طیبہ حفظ کرواتے، کیونکہ آپ کا کہنا تھا کہ علم وہ ہے جو سینوں میں ہو۔ اور طلباء کو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

﴿ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَٰبَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا﴾ [فاطر:۳۲]

''یعنی اللہ نے اپنی کتاب کے وارث اپنے بندوں میں سے چن لیے ہیں۔''

تو میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے تمہارا انتخاب کیا ہے یعنی حفظ قرآن کے لیے حفظ قراءاتِ عشرہ وصغریٰ کے لئے۔ جو وہ تمہارے لیے پسند کرتا ہے تم اس کو سیکھو، پڑھو اور آگے اس کی تعلیم دو۔

موصوف کی تالیفات وتصنیفات

آپ نے جو بھی کتب لکھیں وہ اِنتہائی مفید اور نایاب کتب میں شمار ہوتی ہیں۔ ان کتب سے بے شمار علماء وطلباء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِستفادہ کررہے ہیں اور تاقیامت مستفید ہوتے رہیں گے۔آپ کی تصنیف کردہ کتب درج ذیل ہیں۔

① تنقيح فتح الكريم في تحرير أوجه القرآن العظيم

یہ کتاب طیبة النشر کے طریق سے ہے۔کتاب کا انداز انتہائی آسان اور سلیس نظم میں ہے۔یہ کتاب طیبة النشر پر تحریر کی گئی تمام کتب میں سے عمدہ ترین اور مفید ہے۔اس کے علاوہ اس کو شیخ عامر بن السید عثمان نے اور شیخ إبراهيم السمنودي نے بھی نظم کیا ہے۔

② شرح تنقيح فتح الكريم

یہ کتاب مخطوطے کی شکل میں تھی اور جو بھی طالب علم قراءات عشرہ کا علم طیبة النشر کے طریق سے پڑھتا وہ ہی اس کو نقل کردیتا تھا اور اب کلیة القرآن کے چوتھی جماعت کے طلباء کو اس کتاب کا درس دیا جاتا ہے۔

③ تحقيق عمدة العرفان للإمام الأزميري

یہ کتاب آپ کی اور آپ کے محقق شاگرد محمد محمد جابر المصري کی تالیف ہے۔

شیخ کے تلامذہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوقات میں بے بہا برکت رکھی تھی اس لیے آپ سے علم تجوید وقراءات میں عرب وعجم کے بہت سے ممالک سے بے شمار لوگوں نے استفادہ کیا۔آپ کی عزت وتکریم اور لوگوں میں ادب واحترام کا یہ عالم تھا کہ جہاں بھی آپ کی تشریف آوری ہوتی آپ کو بڑی شان وشوکت اور رفعت ومنزلت سے نوازا جاتا۔دیارِ مصر اور اس کے علاوہ بہت سے ملکوں کی کثیر تعداد، جن میں خاص طور پر افریقہ، ایشیا، اَمریکہ وغیرہ کے لوگ شامل ہیں، نے آپ کی شخصیت سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔جن لوگوں نے تجوید اور قراءات، سبعہ عشرہ صغریٰ اور کبریٰ پڑھیں اور اس پر اجازت بھی طلب کی ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔اللہ تعالیٰ اس کام کے بدلے میں شیخ کو اچھا صلہ دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے۔

ذیل میں آپ کے نامور تلامذہ کے نام پیش کئے جاتے ہیں:

اَولاً

پہلی قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے اس وقت قراءات کا علم حاصل کیا جب آپ قراءات کے عہدے پر مقرر ہوئے۔

① شیخ قاسم الدجوي رحمہ اللہ ازہر شریف کے ماہرین علماء میں سے تھے اور قراءات کے اساتذہ میں سے تھے۔
② شیخ عبدالمحسن شطا رحمہ اللہ علماء ازہر میں سے تھے اور مدرسہ ازہر شریف میں قراءات کے شیخ تھے۔
③ شیخ محمد محمد جابر المصري رحمہ اللہ ازہر کے فاضل علماء ومدرسین میں سے تھے۔
④ شیخ محمد إسماعيل الهمداني تخصص قراءات کے مدرس تھے۔
⑤ شیخ أحمد الأشموني رحمہ اللہ علماء ازہر اور اساتذہ میں سے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑥ شیخ أحمد مصطفی الملیجي رحمہ اللہ ان کا شمار جید علماء میں ہوتا تھا اور یہ بھی علماء ازہر اور مدرسین ازہر میں سے تھے۔

⑦ شیخ عبدالحکیم عبداللطیف الحنبلي حفظہ اللہ ازہر میں شعبہ قراءات کے مدرس ہیں۔

⑧ شیخ حسن المصري رحمہ اللہ تخصص قراءات کے ممتاز مدرسین میں ان کا شمار تھا۔

⑨ شیخ حسنین إبراهیم محمد عفیفي جبریل حفظہ اللہ ازہر کے علماء اور مدرسین میں سے ہیں۔

ثانیاً

دوسری قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ کے سعودی عرب جانے سے پہلے پڑھا یعنی ۱۴۰۳ھ سے قبل۔

⑩ شیخ عبدالفتاح السید عجمي المرصفي رحمہ اللہ

⑪ شیخ علی المرازقي رحمہ اللہ ازہر کے جلیل القدر علماء میں ان کا شمار ہے۔

⑫ شیخ أحمد إسماعیل عطیة رحمہ اللہ

⑬ شیخ أمین الخطیب رحمہ اللہ قراءات کے ان قراء میں ان کا شمار کیا جاتا ہے جنہوں نے علم قراءات میں تخصص کیا تھا۔

⑭ شیخ عثمان خلیفة رحمہ اللہ

⑮ شیخ مصطفی خضر رحمہ اللہ علماء ازہر اور مدرسین ازہر میں سے تھے۔

⑯ الشیخ محمد تمیم الذعبي حفظہ اللہ حمص شہر کے رہنے والے تھے اور شیخ القراء ہونے کے ساتھساتھ جید علماء میں شمار ہوتے تھے۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر بطور مدرس بھی خدمات انجام دیتے تھے۔

⑰ شیخة الصالحة نفیسه عبدالکریم زیدان رحمہا اللہ قاہرہ سے تھیں۔

⑱ شیخ فرج ضبة رحمہ اللہ۔ شافعي المسلك تھے اور ازہر شریف کے ممتاز علماء و مدرسین میں ان کا شمار تھا۔

⑲ شیخ محمد بن ابراهیم بن محمد بن سالم حفظہ اللہ۔ ان کی ایک کتاب بھی ہے جس کا نام فریدة الدهر في جمع وتأصیل القراءات العشر۔ ممتاز قراء میں سے تھے۔

⑳ شیخ محمد عبدالقهار الحموي الحلبي۔ مدینہ میں طبیب تھے۔

㉑ شیخ أیمن بن رشدي سوید الدمشقي حفظہ اللہ۔ دمشق شام سے تھے۔

㉒ شیخ حامد فرغل حفظہ اللہ۔ قاہرہ کے مقری ہیں۔

ثالثاً

تیسری قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے اس وقت پڑھا جب آپ مملکت سعودی عرب میں چلے گئے تھے یعنی ۱۴۰۳ھ کے اختتام سے ۱۴۲۰ھ تک۔

㉓ فضیلة الشیخ ڈاکٹر عبدالعزیز أحمد محمد إسماعیل رحمہ اللہ۔ جامعة الإمام محمد بن سعود میں استاد تھے۔

㉔ شیخ محمود سیبویه بدوي رحمہ اللہ

㉕ شیخ محمد بن عبدالحمید أبو رواش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۶) شیخ محمود عبدالخالق جادو رحمہ اللہ۔ قراءات ثلاثہ میں مکمل قرآن پڑھنے کے ساتھ قراءات عشرہ کو بھی بطریق درہ پڑھا۔

(۲۷) شیخ عبدالرافع رضوان الشرقاوي (۲۸) شیخ عبدالرزاق بن علي إبراهيم موسىٰ

(۲۹) الشيخ رشاد عبدالتواب السبي

(۳۰) شیخ عبدالرحیم النابلسی المراكشي۔ ان کا تعلق مغرب سے تھا۔

(۳۱) فضيلة الشيخ ڈاکٹر عبدالعزیز بن عبدالحفیظ سلیمان رحمہ اللہ

(۳۲) شیخ أحمد بن أحمد سعيد۔ اس نے عشرہ صغریٰ شاطبیہ اور درہ کے طریق سے پڑھا۔

(۳۳) شیخ المقري أحمد الطنب الفلكي۔ ۱۹۸۵ء میں فوت ہوئے آپ کو مشرقی قراء میں سے مشائخ کا نام دیا جاتا تھا انہوں نے شیخ الزیات سے عشرہ صغریٰ اور قراءات شاذہ پڑھیں۔

شاگردوں کی تیسری قسم نے شیخ زیات سے قراءات عشرة الکبریٰ طیبة النشر کے طریق سے پڑھا۔

رابعاً

چوتھی قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے مکمل قرآن قراءات سبعہ میں شاطبیہ کے طریق سے پڑھا۔

(۳۴) شیخ علي بن عبدالرحمن الحذيفي حفظہ اللہ۔ مسجد نبوی شریف کے امام اور خطیب ہیں۔

(۳۵) شیخ خالد محمد الحافظ۔ مدینہ منورۃ میں التربیة الإسلامیة کے لیڈر ہیں۔

خامسا

پانچویں قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے مکمل قرآن قراءات ثلاثہ میں درہ کے طریقہ سے پڑھا۔

(۳۶) شیخ عبدالرحیم حافظ۔ انہوں نے مکمل قرآن قراءات ثلاثہ میں درہ کے طریق سے پڑھا اور اسی طرح روایت حفص عن عاصم شاطبیة کے طریق سے پڑھی۔

(۳۷) شیخ ڈاکٹر حازم بن سعید حیدر الکرمي۔ انہوں نے روایت حفص عن عاصم میں طیبة کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا اور پھر اجازت بھی لی۔ قراءات ثلاثہ کے ساتھ حدیث شریف کی کچھ کتب بھی پڑھیں اور لغة العربیة میں ألفية کی شرح شرح ابن عقیل کو بھی بڑی دلجمعی کے ساتھ پڑھا، کیونکہ آپ رحمہ اللہ بھی علوم شرعیہ اور علوم قراءاتِ قرآنیہ میں ڈاکٹر تھے۔

سادساً

چھٹی قسم ان شاگردوں کی ہے جنہوں نے آپ سے قراءت عاصم، شعبہ کی روایت سے شاطبیہ کے طریق سے پڑھیں۔

(۳۸) راجي عفو الكريم الغني اور ياسر إبراهيم المرزوعي

سابعاً

ساتویں قسم ان تلامذہ کی ہیں جنہوں نے آپ سے روایت حفص طیبہ کے طریق سے پڑھی۔

(۳۹) شیخ غازی بن بنیدر الحري۔...... ایک بار انہوں نے روایت حفص طیبہ کے طریق سے پڑھنے کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دوبارہ روایت حفص عن عاصم کو روضة المعدل اور المصباح کے ضمن میں دوبارہ مکمل قرآن پڑھا۔

۴۰ شیخ عبدالحکیم بن عبدالسلام خاطر ......انہوں نے مکمل قرآن روایت حفص عن عاصم کو روضة المعدل کے ضمن میں پڑھا۔

۴۱ شیخ إبراهيم الأخضر مسجد نبوی کے امام ہیں۔ انہوں نے روایت حفص عن عاصم میں طيبة النشر کے بطریق مکمل قرآن کریم پڑھا۔

۴۲ شیخ فتحي بن رمضان بن محمد انہوں نے بھی روایت حفص عن عاصم کو روضة المعدل اور المصباح کے ضمن میں پڑھا۔

۴۳ شیخ عبدالله بن علي المشفي انہوں نے آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا اور اس کے ساتھ روضة المعدل کے ضمن میں طریق طیبہ سے بھی قرآن پڑھا۔

۴۴ شیخ حسان بن شیخ محمد تميم الزعبي الحمصي۔ روایت حفص عن عاصم میں مکمل قرآن طيبة النشر کے طریق سے پڑھا۔

۴۵ شیخ الطبيب إيهاب أحمد فكري۔ انہوں نے المصباح کے ضمن میں روایت حفص عن عاصم میں مکمل قرآن آپ سے پڑھا۔

۴۶ شیك علي مبارك العارفي۔ روایت حفص عن عاصم میں طيبة النشر کے طریق سے قرآن پڑھا۔

ثامنا

آٹھویں قسم ان تلامذہ کی ہے جنہوں نے روایت حفص میں قرآن کریم شاطبیہ کے طریق سے پڑھا۔

۴۷ شیخ سلامة كامل جمعة۔ پہلی بار علم قراءات پڑھنے کے لیے مدرسہ ازہر شریف میں گئے اور وہاں سے ہی علم قراءات کا آغاز کیا۔ سات سال کی عمر میں مکمل قرآن حفظ کرلیا تھا اور جب آپ کی عمر ۹ سال ہوئی تو اس وقت روایت حفص عن عاصم کو پڑھانے کے لیے شیخ سے اجازت بھی لے چکے تھے۔

۴۸ شیخ محمد أيوب محمد يوسف۔ مدينة منورة میں الجامعة الإسلامیہ کے اساتذہ میں سے ہیں۔ انہوں نے روایت حفص عن عاصم کو شاطبیہ کے طریق سے پڑھا۔

۴۹ أستاذ بشير أحمد نور محمد۔ جامعہ تحفیظ القرآن الکریم مدینہ منورہ میں استاذ ہیں۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۰ الأستاذ ناصر محمد متولي۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۱ شیخ فيصل يوسف العلي۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۲ شیخ محمد عوض المنفوش۔ آپ کی بیوی نے بھی روایت حفص عن عاصم میں مکمل قرآن شاطبیہ کے طریق سے شیخ زیات سے پڑھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳ شیخ ولید محمد العلي۔ انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۴ شیخ جزاع فلیح الصویلح۔انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۵ شیخ أنس عبداللہ الکندري۔انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۶ شیخ مشاري راشد العفاسي انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۷ شیخ أسامه عبدالوهاب المصري انہوں نے بھی آپ سے روایت حفص عن عاصم میں شاطبیہ کے طریق سے مکمل قرآن پڑھا۔

۵۸ واحدی السیدات۔ شیخ کے ہاں ان کا بہت بڑا مقام تھا۔شیخ الزیات ان پر خصوصی توجہ دیتے۔ انہوں نے ایک بار قرآن مجید ختم کرنے کے بعد پھر دوبارہ پڑھا۔ شیخ نے ان کی اس محنت اور شوق کو دیکھ کر پڑھانے کے لیے اجازت کا سرٹیفیکیٹ بھی دیا۔ یہ اس قدر قسمت والے انسان تھے کہ شیخ کی خدمت کے دوران ہی اللہ کو جا ملے۔اللہ ان کو جزائے خیر عطاء فرمائے۔(آمین)

عادات وخصائل

شیخ صاحب زمین پر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے۔اللہ نے آپ کو ہر طرح کی خوبیوں سے نوازا ہوا تھا۔آپ کے شاگرد علامہ عبدالفتاح المرصفی کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ قراءات عشرہ صغریٰ اور کبریٰ میں ماہرین قراء میں سے تھے۔آپ نے قراءات میں تخصص کیا ہوا تھا۔آپ بہت بڑے علامہ، قراءات کے امام، علم و تعلیم میں منفرد، پاکیزہ دل، بیدار مغز، پاکیزہ خیالات کے مالک، علوم شرعیہ اور علوم عربیہ خاص طور پر علم قراءات میں ممتاز قراء اور علماء میں سے تھے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعے سے کثیر تعداد میں لوگوں کو نفع پہنچایا۔

قراءات کے میدان میں موصوف کے نامور ساتھی

شہر مصر میں علم قراءات کے وہ ماہرین جن کو شیخ نے قراءات پڑھانے کا سند نامہ جاری کیا وہ درج ذیل ہیں:

۱ فضیلة الشیخ محمد علی خلف الحسیني الحداد۔ یہ اپنے وقت کے شیخ اور مصر میں قراءت کے امام تھے۔

۲ علامة علي محمد الضباع جو شیخ محمد علي خلف الحسیني کے مصر میں علم قراءات کے جانشین بنے۔

۳ محقق الکبیر شیخ علي بن عبدالرحمن سبیع۔

ان تمام قراء نے پہلے علامة شیخ حسن خلف الحسیني سے پڑھا، دوبارہ أستاذ شیخ حسن الکنبي اور شیخ الخطیب الستعار سے پڑھا اور تیسری بار انہوں نے شیخ حسن الجریسي الکبیر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے علم قراءات اخذ کیا۔ پھر ان تینوں آئمہ قراءات نے علامة الکبیر شیخ محمد بن أحمد المعروف متولي سے قراءات قرآنیہ پڑھیں۔

اس وجہ سے ان کی اسانید متولی پر آ کر اکٹھی ہوجاتی ہیں اور اس طرح یہ ایک دوسرے کے معاصر کہلاتے ہیں، لیکن بعض کی سن وفات میں فرق ہے۔

نیکی کے کاموں میں رغبت کا عالم

شیخ رحمہ اللہ عالم باعمل تھے، اور ﴿ إِنَّمَا الْمُؤمِنُونَ إِخْوَةٌ ﴾ [الحجرات:۱۰] کے تحت ہر مسلمان کے دُکھ کو اپنا دُکھ سمجھنے والے انسان تھے۔ اگر یہ کہا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں کہ شیخ زمین پر فرشتہ نما انسان تھے۔

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کے راستے میں بہت زیادہ خرچ کرنے والے تھے۔ ضعیف، محتاج، غریب، بیوہ کی مدد کرنے والے۔ یتیموں، مسکینوں، ضرورت مندوں اور قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کے ساتھ ساتھ ہر کام میں ان کی معاونت بھی کرنے والے تھے۔

آپ نے قاہرہ میں ایک مسجد بنوائی اور اس کے علاوہ ایک طبی مرکز کی بھی بنیاد رکھوائی تاکہ معذور اور ضرورت مند افراد کا علاج معالجہ ہوسکے۔ یہ طبی مرکز قاہرہ مسجد کے جوار میں تھا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان اعمال صالحہ کے باوصف بلند مقام عطا کرے۔

آزمائش و آلام پر صبر کی کیفیت

آپ رحمہ اللہ مصیبت و آزمائش پر بہت زیادہ صبر کرنے والے تھے، کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ ﴿ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴾ [البقرۃ: ۱۵۳] ''اللہ صابر لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔''

آپ پر آزمائش کا یہ عالم تھا کہ آپ بچپن ہی میں بینائی کی نعمت سے محروم ہوگئے۔ لیکن تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ کبھی بھی زبان سے شکوہ کے الفاظ نہ نکالتے۔ آپ نے اللہ کے اس فیصلے کو دل و جان سے قبول کیا اور اس کے عوض اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے طالب ہوئے۔ خدمت قرآن کی برکت کی وجہ سے اللہ نے آپ کے دل کو روشن کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے آنکھوں کی روشنی کی کمی کا احساس بھی نہ ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ اگر کہیں کوئی پیغام بھی دینے جانا ہوتا تو آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آتی تھی۔ جب آپ کی عمر پانچویں دہائی میں داخل ہوئی تو آپ مسلسل غشی اور آنکھوں کی بیماری میں مبتلا رہنے لگے لیکن آپ نے اللہ کی طرف سے دی ہوئی اس مصیبت کو دل و جان سے قبول کیا اور اپنے حوصلے کو پست نہ ہونے دیا۔ جتنی دیر اللہ کی رضا تھی اتنی دیر بیماری میں مبتلا رہے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاء عطاء فرمائی۔ اس بیماری میں آپ کے ۱۵ سال گزرے، لیکن آپ نے صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوٹنے دیا۔ آپ کی بیوی بھی اللہ کی اس رضا پر راضی تھی وہ بھی اس قدر لمبا عرصہ آپ کے ساتھ رہی اور ہمیشہ آپ کی خدمت کرتی رہی۔ ان کے دل میں کبھی یہ بات نہ آئی کہ میں ان کو چھوڑ کر چلی جاؤں، کیونکہ وہ بھی متقی، پرہیزگار اور اللہ کے فیصلوں کو من وعن قبول کرنے والی تھی۔

اَولاد

آخر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ۵۸ برس کی عمر میں ایک پھول جیسا بیٹا عطا کیا جس کا نام آپ نے محمد رکھا اور اب وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصر میں بچوں کا ڈاکٹر ہے۔اس کے بعد ۶۰ سال کی عمر میں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام آپ نے فاطمہ رکھا۔

مدینہ منورہ اقامت کے دوران ہی آپ کو اچانک مسلسل دائمی اور پے در پے بیماریوں نے گھیر لیا یہ آزمائشیں معمولی نہیں تھیں لیکن اس کے باوجود آپ کی زبان اس کلمہ سے تر رہتی:

﴿إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ﴾ [یوسف:۹۰]

”جو اللہ سے ڈرتا ہے اور تقویٰ اختیار کرنے کے ساتھ آزمائش و آلائم پر صبر کرتا ہے کبھی بھی اللہ اس کے اجر کو ضائع نہیں کرے گا۔“

وفات

علامہ احمد الزیات بروز اتوار ۶ شعبان المعظم ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۰۰۳ء کو اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے ﴿ انا للہ وإنا إلیه رجعون﴾ اس وقت آپ کی عمر ۱۰۰ سال تھی۔

آپ کا جنازہ ازہر شریف میں آپ کے نامور شاگرد شیخ عبدالحکیم عبداللطیف نے پڑھایا۔آپ کی وفات مسلمین علماء میں سے ایک عالم کبیر کے گم ہونے پر دلالت کرتی ہے، کیونکہ شیخ ہی وہ ہستی تھے جو قراءات قرآنیہ پر مکمل دسترس رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے زمانے میں طیبة النشر کے طریق سے اعلیٰ اسانید بھی رکھتے تھے۔

آپ کی وفات اور ہماری کیفیت

ہم جب علامہ کی حالات زندگی کو بیان کرتے ہیں تو ہماری آنکھیں نم ہوجاتی ہیں، کیونکہ آپ کی وفات امت کے لیے ایسے نقصان کی حامل تھی جس کو قیامت تک پورا نہیں کیا جاسکے گا۔اس کے علاوہ دلوں پر غمزدگی کا عالم ہے۔

کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوْا» [صحيح البخاري: ۱۰۰]

حدیث کا مفہوم

اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے سینوں سے کھینچ کر قبض نہیں کریں گے بلکہ علم علماء کے فوت ہوجانے کے ساتھ ہی قبض ہوتا رہے گا۔حتیٰ کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب علماء ختم ہوجائیں گے اور ایسے لوگ باقی رہ جائیں گے جو اَن پڑھ اور جاہل ہوں گے پھر لوگ ان سے سوال کریں گے وہ بغیر جانتے ہوئے فتویٰ دے دیں گے جس کی وجہ سے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

آخر میں ہم اللہ کے حضور دُعا گو ہیں کہ اہل قرآن کی زندگیوں میں، ان کے اوقات میں اور ان کی عمروں میں برکت عطا کرے اور اللہ سے یہ دعا بھی کرتے ہیں کہ ہمارے شیخ پر بھی بہت زیادہ رحمتیں نازل فرمائے اور اس کے متبادل مسلمانوں کو ایک اور عالم دین اور قراءات کا امام نصیب کرے جو شیخ کی کمی کو پورا کردے۔ہم بار بار اللہ کی بارگاہ میں دُعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ علامہ کی خدمات قرآنیہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور ان کو موصوف کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔(آمین)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری محمد فیاض☆

شیخ القراء قاری اِظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ

شیخ المشایخ قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ وہ جلیل القدر شخصیت ہیں کہ بلا مبالغہ جن کی خدماتِ جلیلہ کی بدولت پاکستان میں علم تجوید و قراءات کا سلسلہ جاری ہے۔ حضرت قاری صاحب کی شخصیت اس اعتبار سے انتہائی اعلیٰ مقام رکھتی ہے کہ آج پاکستان میں علم تجوید و قراءات کے فروغ میں سطح اوّل کے تمام اساتذہ قراء آپ ہی کے تلامذۃ ہیں۔ قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ ادارہ رُشد کے قراءات نمبرز کی مجلس مشاورت میں شامل تمام مکاتبِ فکر (اہل حدیث، دیوبندی، بریلوی حضرات) کے اساتذہ علمی طور پر آپ سے فیض یاب ہیں۔ اگرچہ ہم نے اہل تشیع میں سے کوئی نمایاں شخصیت مجلس مشاورت میں شامل نہیں کی لیکن اندرون لاہور میں شیعہ حضرات کے 'قراءات کالج' کے ذمہ داران بھی حضرت قاری صاحب سے ہی سند یافتہ ہیں۔

آپ کے ہم عصر اساتذہ میں شیخ القراء قاری محمد شریف اور شیخ القراء قاری حسن شاہ صاحب رحمہما اللہ وغیرہ شامل ہیں لیکن درس و تدریس میں جس طرح آپ کا سلسلہ جاری و ساری ہے شائد ہی کوئی اور شخصیت اس میں آپ کی مماثل ہو۔ اساتذہ کرام اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ قاری صاحب رحمہ اللہ اگرچہ مسلک کے اعتبار سے 'دیوبندی' تھے لیکن دیگر مکاتبِ فکر سے آپ نے کبھی تعصب کا مظاہرہ نہیں کیا۔ شیخ القراء قاری محمد ادریس حفظہ اللہ کے بقول جب کبھی سفر میں اہل حدیث مسجد آجاتی تو حضرت قاری صاحب فرماتے کہ لو بھئی! اپنی مسجد آگئی ہے، آؤ نماز پڑھیں۔

قاری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ جہاں ایک ماہر فن قاری تھے وہیں جلیل القدر عالم دین بھی تھے۔ علم قراءات کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنانے سے قبل آپ جامعہ اشرفیہ میں جامع ترمذی کا درس دیا کرتے تھے۔ شیخ القراء قاری محمد یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات شیخ فرماتے کہ میں پختہ عالم تھا، لیکن سب کچھ چھوڑ کر قرآن اور علوم قرآن سے اپنے آپ کو مختص کرلیا، تو ہم کہتے کہ جناب شیخ! پھر لوگ کبھی قاری اظہار احمد سے واقف نہ ہوتے، جبکہ فقہ وحدیث کے پڑھانے والے تو سینکڑوں ہیں۔

قراءات نمبر کے آخری شمارہ میں ہم نے اس احساس کے تحت کہ عرب وعجم میں ایسی شخصیت کے حالات کو قارئین کے سامنے پیش کریں جن کے فیض کی بدولت مجلّہ رُشد کی قراءات کے حوالے سے متعدد اشاعتیں منظر عام پر آئی ہیں، اس غرض سے برصغیر پاک و ہند میں جس شخصیت کا ہم نے انتخاب کیا وہ حضرت شیخ رحمہ اللہ کی ذاتِ گرامی ہے۔ قاری صاحب رحمہ اللہ کے تفصیلی حالات جاننے کیلئے قارئین کو قراءات اکیڈمی لاہور سے مطبوع کتاب سوانح قاری اظہار صاحب کا مطالعہ کرنا چاہئے۔ [ادارہ]

☆ فاضل ومدرّس کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھانہ بھون کا مختصر تعارف

حالات و واقعات قلم بند کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ اس قصبے کا ذکر کیا جائے جہاں حضرت قاری اظہار احمد تھانوی صاحب پیدا ہوئے۔ ان کی جائے پیدائش تھانہ بھون ہے، جو کہ ایک ہندو راجے کے نام سے موسوم ہے۔ اس قصبے میں بہت سے رؤساء اور صلحاءِ وقت پیدا ہوئے، جن میں نواب عنایت علی خان، حاجی امداد اللہ، حضرت حافظ ضامن علی شہید، حضرت مولانا شیخ محمد، حضرت مولانا فتح محمد خان تھانوی اور مولانا اشرف علی تھانوی شامل ہیں۔ علماء میں ملا محمد صابر تھانوی اور مولانا شیخ محمد تھانوی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ امام القراء حضرت قاری عبدالمالک صاحب کا بھی تھانہ بھون میں قیام رہا۔

خاندانی پس منظر

حضرت کے آباؤ اجداد اصلاً عرب اور خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلۂ نسب اٹھائیس واسطوں سے حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رحمہ اللہ کے ذریعے سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد گرامی کا نام حافظ اعجاز احمد تھانوی رحمہ اللہ، اور دادا کا نام منشی ابراہیم تھانوی تھا۔ آپ کی والدہ محترمہ کا نام محمودہ بیگم ہے، جو اب بھی حیات ہیں۔ ان کے علاوہ رضیہ بیگم ان کی بہن تھی۔ حضرت قاری صاحب رحمہ اللہ کی ایک بڑی بہن قمر النساء ہیں۔ قاری صاحب کا دوسرے نمبر پر نام ہے اس کے بعد چھوٹی بہن زیب النساء پھر چھوٹے بھائی قاری سرفراز احمد تھانوی تلمیذ خاص حضرت مولانا قاری عبدالمالک صاحب ہیں۔ حضرت کی جائے سکونت تھانہ بھون تھی جہاں مسجد پیر محمد والی میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف تھانوی کا قیام تھا اور اسے ہی مدرسہ امدادیہ کہتے ہیں۔

ننھے اظہار سے اُستاذ القراء تک

تھانہ بھون ضلع مظفرنگر یوپی کا ایک چھوٹا سا قصبہ ہے، جو ہندوستان کے دیگر مشہور مقامات کے مقابلے میں کم مشہور ہے لیکن جب تحریک جہاد کا نعرہ بلند ہوا تو اس غیر معروف قصبے کا نام سرخیل آزادی کے متوالوں میں سب سے بلند رہا۔ اسی قصبے میں ۹ ذوالقعدہ ۱۳۴۵ھ بروز منگل بمطابق سن عیسوی ۱۹۳۵ء دن گیارہ بجے ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام ''اظہار'' رکھا گیا۔

بچپن میں ننھا اظہار نہایت صحت مند اور موٹا تازہ تھا اور اکثر جب گھر سے دور نکل جاتا تو گھر والے بہت پریشان ہو جاتے اور پھر ڈھونڈ کر واپس لاتے تھے۔

ابتدائی تعلیم

آپ چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن پڑھنے کی لیے حکیم الامت کی خانقاہ میں قائم کردہ مدرسہ امداد العلوم میں بٹھائے گئے۔ اس کے بعد یہیں سے آپ نے حفظ بھی کیا۔

جب لڑکوں میں اس بات کی شرط لگتی کہ کون مدرسہ میں پہلے آئے گا تو سب سے پہلے قاری صاحب پہنچتے اور مسجد کا دروازہ کھلنے تک دائیں بائیں بنی سہروردی پر بیٹھ جاتے استاد صاحب یہ ذوق وشوق دیکھ کر آپ کو دعائیں دیتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم الامت بچوں سے بہت محبت کرتے تھے اس لیے انہوں نے مدرسہ کے اساتذہ کو ہدایت کی ہوئی تھی کہ بچوں کو میرے سامنے بالکل سزا مت دیا کریں۔

قاری صاحب ایک دفعہ دوستوں کے ساتھ ایک ویران گھر میں امرود توڑنے گئے' جہاں انہوں نے کالے رنگ کی کھلے بالوں والی عورتیں دیکھیں جو گالیاں دے رہی تھیں' قاری صاحب گھر بھاگ آئے اور تیز بخار ہو گیا۔ قاری اظہار صاحب نے جب پہلی مرتبہ قرآن پاک سنانا چاہا تو رمضان المبارک کے ۱۵ روزے گذر چکے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک دن میں ۲،۲ پارے سنا کر قرآن مکمل کر دیا۔ اور جب قاری صاحب نے پہلی دفعہ قرآن سنایا تو بہت زیادہ مٹھائی تقسیم کی گئی۔

حفظ قرآن کرنے کے بعد ابتدائی تعلیم خانقاہ میں قائم امداد العلوم سے حاصل کی۔ فارسی کا مروجہ نصاب تین سالوں میں مکمل کیا۔ تیسرے سال میں مولانا شریف سے فارسی کی بڑی کتابوں کے ساتھ ساتھ تاریخ، سیرت مبارکہ اور حساب پڑھا، اس دوران خوش خطی بھی سیکھی۔ علاوہ ازیں ابتدائی عربی ہدایۃ الحرۃ، ادب منطق اور فقہ کی ابتدائی کتب کے علاوہ شرح جامی، اصول الشاشی متعدی اور شرح تہذیب وغیرہ مولانا محمد شریف سے مکمل کیں۔ حضرت قاری صاحب نے حکیم الامت سے بھی درس لیا یا کوئی کتاب پڑھی تھی، جو کہ اعزاز کی بات ہے۔

اَساتذہ کا احترام اور ان کی خدمت

قاری صاحب اپنے اساتذہ کی بے حد عزت کرتے تھے۔ ایک دفعہ ابتدائی استاد میر احمد میرٹھی آئے تو قاری صاحب کمر کی تکلیف کے باوجود دو زانو ہو کر بیٹھے۔ مولانا محی الدین بنگالی کو رہائش کا مسئلہ ہوا تو قاری صاحب نے انہیں اپنے گھر میں رہنے کے لئے جگہ دی۔

مظاہر العلوم کے شب و روز

قاری اظہار صاحب کو حصول علم کا بہت زیادہ شوق تھا، مگر ساتھ ساتھ اس بات کا بھی خیال تھا کہ گھر والوں پر بوجھ نہ بنیں۔ چنانچہ مظاہر العلوم کو وظیفہ کی بناء پر ترجیح دی اور داخلہ لے لیا۔ قاری صاحب نے مظاہر العلوم میں پہلے سال شرح وقایہ، نور الأنوار، تعلیم المتعلم، مختصر معانی اور سلم العلوم پڑھیں۔ جبکہ دوسرے دور میں شرح عقائد، مشکوٰۃ، شرح نخبۃ الفکر اور امور عامہ کے علاوہ صحاح ستہ اور فقہ و حدیث کی تمام کتب پڑھیں۔ یہاں قاری صاحب کو بہت سے اساتذہ سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا جن میں نمایاں مولانا سرفراز احمد تھانوی، مولانا خلیق الرحمٰن کاندھلوی، عبد الشکور کامھوری اور حضرت مولانا صدیق (نحو و معانی اور منطق کے مشہور استاد) شامل ہیں۔

قاری اظہار صاحب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ میرے لیے عظمت کا مینار تھے۔ قاری صاحب علم کے اس قدر حریص تھے کہ اکثر قولنج کی درد کے باوجود کبھی حضرت شیخ الحدیث کا درس نہ چھوڑتے۔

اس کے علاوہ قاری صاحب کو فن کتابت میں بھی مہارت حاصل تھی جب آپ کوئی چارٹ لکھتے تو لوگ بے حد تعریف کرتے۔

قاری صاحب رحمہ اللہ کو برص کی بیماری لاحق تھی اس کے بارے میں وہ کہا کرتے تھے کہ شاید انہیں برص اس وجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہوا ہے کہ وہ بچپن میں بہت کھٹی چیزیں کھاتے تھے۔

قاری صاحب حصول پاکستان کی جدو جہد میں پیش پیش رہے اور اس دوران بہت سے معرکے سرانجام دیئے۔ پھر جب پاکستان بن گیا تو تھانوی صاحب نے یہاں آنے کیلئے جناب مظاہر علی سے جھوٹ بولا۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے اس جھوٹ کا ساری عمر پچھتاوا رہے گا۔

اَزدواجی زندگی

جب قاری صاحب کے گھر والے لاہور منتقل ہوئے تو ان کی شادی مظفر نگر کی ایک مہاجر خاندان کی لڑکی سے ہو گئی ان کا نکاح حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے پڑھایا۔

اَولاد

۱۹۵۶ء میں آپ کے ہاں پہلے بچے کی ولادت ہوئی۔ جس کا نام احمد ندیم رکھا گیا۔ لیکن وہ زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکا اور چودھویں دن وفات پا گیا۔ ۱۹۵۷ء میں دوسرے صاحبزادے بختیار احمد پیدا ہوئے۔ جبکہ ۱۹۵۹ء میں عمار احمد، ۱۹۶۱ء میں عمیر احمد، ۱۹۶۳ء میں عزیر احمد اور ۱۹۶۶ء میں نجم الصبح پیدا ہوئے۔ پھر ۱۹۶۸ء میں پہلی بیٹی اور ۱۹۷۴ میں دوسری بیٹی کی ولادت ہوئی۔ اس طرح حضرت کے چھ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ جن میں سے ماشاء اللہ پانچ صاحبزادے اور دونوں بیٹیاں بقید حیات ہیں۔

متفرق واقعات

۱۹۵۹ء میں شہید ملت خان لیاقت علی خان (جو پاکستان کے پہلے وزیر اعظم تھے) کو شہید کر دیا گیا۔ اس زمانہ میں قاری اظہار صاحب روزنامہ انقلاب میں کام کرتے تھے۔ قاری صاحب فرماتے ہیں:

کہ جب مجھے شہادت کی خبر ہوئی، تو یہ بھی پتہ چلا کہ ۱۰ اکتوبر کی شام کو جالندھر سے چلنے والی ٹرین ۱۳ اکتوبر کی شام کو لاہور پہنچے گی۔ لہٰذا اس پر سوار ہوئے اور یہ بڑے مشکل حالات میں ایک بہن کو ساتھ لے کر لاہور پہنچے۔ لاہور ریلوے اسٹیشن سے دھولی منڈی انارکلی آئے، وہاں بیس روپے ماہانہ کرائے پر ایک عمارت کے باورچی خانہ میں رہائش ملی۔ کھانا بازار سے کھانا پڑتا جس کی وجہ سے بڑی مشکل سے گزارا ہوتا۔ پھر اس عمارت کے مالک کے گھر ٹیوشن پڑھانا شروع کر دی۔ ۴۰ روپے فیس مقرر ہوئی۔ ۲۰ روپے کرائے کے کاٹ لیے جاتے۔ اس طرح ۲۰ روپے کی آمدن سے بمشکل گذر بسر ہونے لگی۔

ایک دن حضرت قاری صاحب جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد میں مفتی محمد حسن کے پاس گئے۔ انہیں اپنے حالات سے آگاہ کیا اور حضرت مفتی صاحب نے شفقت فرماتے ہوئے مقدس مسجد دھولی منڈی کے نزدیک ایک بلڈنگ کی چابی حضرت قاری صاحب کو عنایت فرما دی۔ قاری صاحب نے بہن کو ساتھ لیا اور وہاں پہنچ گئے۔ عمارت کافی عرصہ سے خالی تھی اسی لیے گردو غبار سے اَٹی ہوئی تھی۔ بہن نے پورے گھر کی صفائی کی اور میرے لئے ایک بیٹھک اور دار المطالعہ کے لئے دوسری منزل پر ایک کمرہ صاف کر دیا۔ یہاں پر خوب محفلیں جمتیں لوگوں کی خوب آمد ورفت رہتی چائے شربت اور دیگر لوازمات سے خاطر تواضع ہوتی رہتی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت کی اہلیہ محترمہ فرماتی تھیں کہ اسی کمرہ میں قاری عبد الوہاب مکی صاحب، قاری صدیق احمد لکھنوی صاحب، حتی کہ قاری عبدالمالک صاحب بھی یہاں تشریف لاتے رہے۔قاری اظہار صاحب شروع اوئل میں مفتی محمد حسن کے کہنے پر جامعہ اشرفیہ میں تدریس کرتے رہے۔اس کے ساتھ ساتھ رہائش کے قریب مقدس مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض ادا کرتے رہے۔

عملی زندگی

قاری صاحب نے ۱۹۵۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ''منشی فاضل'' اور ۱۹۵۴ء میں ''مولوی فاضل'' کا امتحان پاس کیا۔اور کچھ عرصہ یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے۔قاری صاحب نے پرانی انارکلی چرچ روڈ پر دارالعلوم اسلامیہ کی بنیاد رکھی، پھر اسی مدرسہ میں حضرت قاری عبدالمالک سے تحصیل فن تجوید وقراءت کے بعد المقری قاری اظہار احمد تھانوی بن گئے۔

استاد القراء مولانا قاری عبدالمالک صاحب سے تھانہ بھون میں قاری صاحب کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ قاری اظہار صاحب تا عمر قاری عبدالمالک صاحب کے عربی لہجے اور حسن قراءت کو نہ بھول سکے۔ دونوں حضرات ایک دوسرے سے بہت محبت رکھتے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے تقریباً ایک طرح کے حالات میں اس دار فانی سے کوچ کیا۔دونوں کی وفات کا وقت ایک تھا اسکے علاوہ دونوں کی نماز جنازہ دو دفعہ پڑھی گئی۔

اک گل کے مرجھانے پر کیا گلشن میں کہرام مچا
اک چہرہ کمھلا جانے سے کتنے دل ناشاد ہوئے

قاری صاحب کا طرہ امتیاز یہ تھا کہ انہوں نے تدریس کے پیشے کیلئے کسی فرقہ کی تخصیص نہیں کی۔ ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۳ء تک مدرسہ اہل حدیث چینیا نوالی مسجد میں بطور صدر مدرس کام کیا۔۱۹۶۳ء میں چینیا نوالی میں مسجد سے علیحدگی اختیار کی اور جامع مسجد اور مدرسہ تجوید القرآن کے شعبہ تجوید کو رونق بخشی۔

قاری اظہار صاحب نے اپنی بقیہ عمر اسی مدرسہ میں تجوید القرآن ہی میں گزاری آپ کی آمد اس مدرسہ کے لئے بہت بابرکت ثابت ہوئی اور آپ سے کسب فیض کرنے والوں نے بہت نام کمایا۔کتنی عجیب بات ہے کہ جو شخص علم کی دولت سے مالا مال تھا وہ شخص خانگی امور میں انتہائی پریشان رہا۔

جامع مسجد چوبرجی کوارٹر میں امامت وخطابت

ستمبر ۱۹۶۱ء میں حضرت قاری صاحب جامع مسجد چوبرجی گورنمنٹ کوارٹر ملتان روڈ لاہور تشریف لائے۔قاری صاحب نے تیس سال کا طویل عرصہ گزارنے کے بعد آخری جمعہ پڑھایا اور یہیں پر وفات پائی۔

کرو اللہ کی ہی صرف تم بڑائی
کہ دنیا میں ہے اسی کی بادشاہی

سانحہ ہوا یہ جہان علم وفن میں
''قاری اظہار احمد تھانوی کی جدائی''

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمی مقابل حسن قراءت منعقدہ کوالالمپور ملائیشیا میں منصفی کے فرائض

۱۹۶۹ء میں حضرت قاری صاحب عالمی مقابلہ حسن قراءت منعقدہ کوالالمپور ملائیشیا میں پاکستان کی طرف سے جج نامزد کر دیئے گئے، نیز دو قاری صاحبان بھی شرکت کے لئے بھیجے گئے۔ ۱۹۷۴ء میں حضرت قاری صاحب حج بیت اللہ کے لئے سعودی عرب گئے وہاں لوگوں نے فرمائش کی کہ تلاوت سنائیں تو انہوں نے الحمد شریف سنائی لیکن ضعیف العمری کی وجہ سے سانس پھول گیا۔

مارچ ۱۹۸۴ء میں عالمی مقابلہ حسن قراءت منعقدہ مکہ مکرمہ میں حضرت قاری صاحب کو پھر جج بنا کر پاکستان کی نمائندگی کے لئے بھیجا گیا۔ جہاں قاری صاحب کو واپسی پر غلاف کعبہ کا ٹکڑا ہدیہ کے طور پر دیا گیا، جو کہ قاری صاحب کی وفات پر آدھا کاٹ کر آپ کے سینے پر رکھ دیا گیا۔

۱۹۸۵ میں جنرل ضیاء الحق مرحوم نے جب اسلامی علوم وفنون کو فروغ دینے کے لئے اسلام آباد یونیورسٹی قائم کی تو قاری صاحب کو شعبۂ قراءت کے لئے منتخب کیا۔ آپ مسلم شریف اور ہدایہ کی کلاسیں بھی لیتے رہے۔

تمغۂ حسن کارکردگی

۱۴ اگست ۱۹۸۷ میں حکومت پاکستان نے خدمات کے اعتراف کے طور پر قاری اظہار صاحب کو تمغۂ حسن کارکردگی کے لئے نامزد کیا اور ۲۳ اگست ۱۹۸۸ء کو صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق مرحوم نے حضرت قاری صاحب کو اس تمغہ سے نوازا۔

حضرت قاری صاحب کی وفات حسرتِ آیات

قاری صاحب نے ۱۶ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز سوموار حسب معمول یونیورسٹی میں پڑھایا پھر ان کے شاگرد آ گئے۔ شاگردوں کو رخصت کر کے اپنے پرچے بنانے بیٹھ گئے تقریباً ساڑھے گیارہ بجے آرام کی غرض سے لیٹے۔

۱۷ دسمبر صبح ان کے بیٹے اور بہو سمجھے کہ شاید تھکاوٹ ہو گئی ہے اس لیے فجر کی نماز پڑھ کر دوبارہ لیٹ گئے ہیں۔ ناشتے کے لئے بھائی اٹھانے گئے تو یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ حضرت قاری صاحب جہانِ فانی سے کوچ کر گئے ہیں، چونکہ بظاہر موت کے اثرات نہیں نظر آ رہے تھے اس لیے بیٹے نے فون پر ڈاکٹر کو بلایا تو ڈاکٹر نے وفات کی تصدیق کر دی۔ فوراً لال مسجد کے خطیب اور جامع مسجد فریدیہ کے مہتمم کو اطلاع کی گئی جنھوں نے غسل دیا اور کفن پہنایا ان کی پہلی نماز جنازہ یونیورسٹی کے سامنے سبزہ زار میں ہوئی۔ پھر لاہور میں چوبرجی کوارٹر کے بڑے گراؤنڈ میں دوبارہ نماز جنازہ ہوئی۔ لوگوں کا بہت بڑا اژدہام تھا۔ چوک چوبرجی کے نزدیک لاہور کے قدیم اور مشہور قبرستان [میانی صاحب] میں قاری صاحب کی آخری آرام گاہ بنی۔ حضرت مولانا ادریس عاصم لاہوری اور مولانا قاری ظہور الحسن نے حضرت قاری صاحب کے جسدِ خاکی کو قبر میں اتارا۔

رنج وغم کی چھا گئی قراءات کی دنیا میں گھٹا
ہر طرف آہ وفغاں کی آ رہی ہے یہ صدا
کر گئے اظہار احمد جہاں سے بھی انتقال
جن کے غم میں آج ہے ہر فرد ملت پر ملال

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے فن تجوید وقراء ت کے بلاشک جو امام
جن کے دم سے جاری وساری رہا یہ فیض عام
حافظوں میں، قاریوں میں، جو تھا موتی آبدار
ذات جن کی تھی حقیقت میں سلف کی یادگار
دولت علم وعمل سے جن کا دل تاباں رہا
جب تلک زندہ رہا تو بے گماں شاداں رہا
کیوں نہ دیں اہل وطن تجھ کو عقیدت کا خراج
سبھی تو سبھی کے واسطے لاریب تھا ہنس مزاج
آؤ سبحانی کریں مرحوم کے حق میں دعا
جنت الفردوس میں دے جگہ ان کو خدا

(مولانا نذیر احمد سبحانی)

تھانوی صاحب کے اخلاق وعادات

قاری کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ آج ہمارے والد محترم کو ہم سے جدا ہوئے تقریباً ۲ سال ہو گئے ہیں۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۱ء بروز منگل کا وہ دن ہم سے ہماری محبوب ہستی چھین کر لے گیا۔ قاری صاحب سچے، کھرے اور انتہائی سادہ فطرت کے مالک تھے۔ جیسا کہ کسی فلسفی نے کہا ہے:

''وہ عمر بھر کیوٹ کے درخت کی مانند خوشبو لٹاتا اور اپنے ماحول میں اجالا کرتا رہا اور اسے اس کی خبر تک نہ تھی۔''

اللہ تعالی آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنا دے۔

بقول قاری نجم الصبیح تھانوی قاری صاحب رحمہ اللہ کے حالات

حضرت قاری صاحب کے عادات واطوار کے متعلق ایک بات سب سے پہلے عرض کروں کہ ہر شے اور ہر بات کی اچھائی کو قرآن وسنت سے تعبیر دیتے۔

قاری صاحب ایک اچھے عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے باپ بھی تھے جنھوں نے تمام عمر اپنے بچوں کی مالی ضرورتوں اور اخلاقی تربیت کا خیال رکھا۔ بقول قاری نجم الصبیح، قاری صاحب کو قرآن پاک کی تلاوت سے عشق تھا اور حسن قراء ت کے لئے ہر وقت دوسروں کی اصلاح کرتے رہتے۔ اس کے علاوہ نماز انتہائی مجبوری کے عالم میں بھی ترک نہ کی۔ مطالعہ کے بے حد شوقین تھے۔ انداز خطابت نہایت اعلی تھا۔

حکیم محمد رمضان الحسن صاحب قاری اظہار احمد تھانوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ وہ علم کے ایک نایاب خزانے کے مالک تھے۔ جس کی کمی اب شائد ہی پوری ہو سکے۔ قاری صاحب کو قرآن پڑھنے سے اس قدر لگاؤ تھا کہ اچھی قراء ت والے لوگوں سے ملنے کے لئے بے چین رہتے۔ ہمیشہ دھیمے لہجے میں بات کرتے اور کھل کر اظہار کرتے تھے گویا اسم با مسمی تھے۔ قاری صاحب خود بھی علم کا سمندر تھے اور ان سے سیکھنے والوں نے بھی بہت نام کمایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری محمد فاروق عبالی کے الفاظ

قاری محمد فاروق (قاری اظہار صاحب کے شاگرد) بتاتے ہیں کہ انہیں بہت سے اساتذہ سے پڑھنے کا موقع ملا، مگر قاری صاحب اپنے مخصوص عادات وخصوصیات کی بناء پر سب سے بھاری رہے اور اگر آپ کے تلامذہ پر نظر ڈالیں تو ہر مکتبہ فکر کے حامل قراء نظر آتے ہیں جن میں دیوبندی، اہل حدیث، بریلوی اور اہل تشیع تمام نمایاں ہیں۔

آخر میں وہ فرماتے ہیں کہ اللہ وحدہ لاشریک سے دعا ہے کہ وہ آپ کی خدماتِ عالیہ کو قبول ومنظور فرمائے۔ اور ہمیں آپ کے انداز واطوار پر خدمتِ قرآن کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آسمان تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

قاری محمد طیب فقیر

قاری محمد طیب فقیر اپنے دور تلمیذ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قاری صاحب چوبیس گھنٹے اپنی منزل دہراتے رہتے اور مجھے کہتے کہ روزانہ کم از کم ایک سپارہ ضرور پڑھا کرو اور پڑھتے وقت سانس بار بار نہ لو۔ طریقہ تعلیم انوکھا، سمجھانے کا انداز دلنشین اور پڑھانے کا انداز نہایت مشفقانہ ہوتا تھا۔

قاری عنایت اللہ ربانی کاشمیری اظہار حق میں فرماتے ہیں کہ اللہ وحدہ لاشریک اس انبوہ حیفاء میں بعض اوقات ایسی جمیع صفات کی حامل شخصیات پیدا فرماتے ہیں جو بجا طور پر اپنی ذات، علمی مقام، اور اعلی کردار کی بدولت ایک انجمن کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کو چلتا پھرتا مدرسۂ علم کہنا زیادہ بہتر ہے۔

مزید فرمایا:

”آپ کی حیثیت وشخصیت محتاج تعارف نہ تھی اور نہ ہے۔ آپ کا علم، عمل، اخلاق، کردار، گفتار، درس وتدریس، تعلیم وتعلم، تصنیف وتالیف، ملنساری، مہمان نوازی، شفقت ومہربانی، عبادت وریاضت اور معاملات غرض ہر ایک پہلو ہم دینی علوم کے طلباء کے لیے عموماً اور ہر ایک نیک صالح انسان کے لئے لازماً قابل تقلید نمونہ تھا۔“

قاری اظہار صاحب سچے عاشق قرآن تھے مالی حالات کمزور ہونے کے باوجود دور دراز محافل قراءات میں شرکت کرتے۔

قاری محمد عثمان

استادگرامی کے متعلق فرماتے ہیں کہ ان کا ہمارے مدرسے میں قیام اللہ کی بڑی نعمت تھی۔

قاری محمد اسماعیل گرجا بھی فرماتے ہیں

حضرت قاری صاحب کی شخصیت پورے برصغیر میں منفرد حیثیت رکھتی تھی۔ ایک دفعہ سفر کے دوران میرے دل میں یہ گمان پیدا ہوا کہ شاگرد ہونے کے ناطے سے قاری صاحب مجھے کہیں گے کہ ٹکٹ لاؤ۔ مگر وہ مجھے ایک بنچ پر بٹھا کر خود ٹکٹ لینے چلے گئے۔ میں نے آج تک ایسا مشفق استاذ نہیں دیکھا۔

حافظ فیاض احمد فیاض

حافظ فیاض احمد فیاض کی قاری صاحب کے ساتھ علیک سلیک تب سے تھی جب قاری صاحب جلسوڑیوالی مسجد میں شعبہ تجوید کے استاد تھے۔ حافظ فیاض صاحب کو قاری صاحب کے ساتھ بہت سے تاریخی مقامات پر جانے کا اتفاق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔اس دوران قاری صاحب گاڑی میں تلاوت سننے کوترجیح دیتے اور کبھی کبھار ہلکا پھلکا مزاح بھی کر لیتے تھے۔

فقیر محمد مسعودی سیالکوٹ

اپنے استاد کے متعلق لکھتے ہیں کہ قاری صاحب کی طبیعت میں استغناء اس قدر تھا کہ ایک مرتبہ فروری ۱۹۹۰ء میں عالمی مقابلۂ حسن وقراءت ایران میں آپ کو بطور جج دعوت دی گئی، اسی مقابلہ میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے راقم الحروف اور قاری وحید ظفر قاسمی نے شرکت کرنا تھی۔ جب کراچی پہنچے تو وہاں محکمے کا کوئی بندہ نہ تھا جس پر آپ کو شدید ناگواری ہوئی۔اور فرمانے لگے کہ اگر کوئی دنیا دار امیر ہوتا تو یہ کیسے بھاگے آتے۔ آپ وہاں سے واپسی کا ٹکٹ لے کر اسلام آباد چلے گئے اور تہران کا دورہ، جس کی لوگ شدید خواہش کرتے ہیں، چھوڑ دیا۔

قاری سمیع الحق جامعہ اسلامیہ

قاری سمیع الحق کو قاری صاحب کے ساتھ ایک ہی ہاسٹل میں رہنے کا اتفاق ہوا۔ کہتے ہیں کہ

”آپ اپنے کریمانہ اخلاق کی بدولت لوگوں میں نہایت عزت وتوقیر کی نظر سے دیکھے جاتے۔ اگر میں کہوں کہ آپ ”کان خلقه القرآن“ کی تصویر پیش کرتے تھے تو غلط نہ ہوگا۔ قاری صاحب راقم الحروف کے ساتھ اولاد جیسا برتاؤ کرتے تھے اللہ انہیں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ (آمین)

قاری محمد طاہر

ماہنامہ ”التجوید“ کے مدیر قاری محمد طاہر کو بھی قاری صاحب سے استفادہ کرنے کا موقع ملا انہوں نے اپنے ماہنامہ کے سلسلے میں قاری صاحب سے رائے طلب کی۔ قاری صاحب نے نہ صرف انہیں سراہا بلکہ خود اپنی تحریریں بھی بھجوائیں۔ لکھتے ہیں کہ مرحوم ہمیشہ سفید لباس پسند فرماتے تھے۔اسے سفید ٹوپی اور کرتا پاجامہ میں آپ کردار کی جھلک نمایاں ہوتی۔ آپکا باطن بھی آپ کے کردار سے اجلا تھا۔

مولانا قاری عبدالحمید صاحب

قاری عبدالحمید صاحب قاری صاحب کے اقوال وفرامین کے متعلق بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ فرمایا: علماء کرام کو دنیا داروں سے بہت بے نیاز ہونا چاہیے۔ بھائی تمہارے پاس دین کی دولت ہے جو روحانی نعمت ہے ان لوگوں کے پاس مادی دولت ہے۔ جو وبال جان ہے۔اس تقسیم پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شعر ہے:

رضينا قسمة الجبار فينا
لنا علم وللجهال مال

ایک دفعہ احقر کو فرمانے لگے: تم لوگ شجر سایہ دار کی مانند ہو، دوسروں کو سایہ دو اور خود دھوپ میں بیٹھو۔

قاری نور الٰہی انوار اعوان

قاری نور الٰہی الریاض میں مدرس القرآن ہیں۔ قاری صاحب کی وفات پر ایک مضمون لکھا۔مضمون کے آغاز میں لکھتے ہیں کہ

مقدمہ ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گرا نمایاں کیا کیے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷/دسمبر کو جب مجھے قاری صاحب کی وفات کی خبر ملی ایسا لگا کسی نے سائے میں سے اٹھا کر کڑکتی دھوپ میں کھڑا کر دیا ہو۔ جب میں دیار غیر میں ہوتا تو میرے گھر آ کر بچوں کے سر پر دستِ شفقت رکھتے اور انہیں نصیحتیں فرماتے۔ میرے چھوٹے بیٹے ضیاء الرحمٰن سے انہیں خاص انس تھا اس سے قرآن کا سبق سنتے تھے۔

پروفیسر قاری محمد سعید اسعد

قاری محمد سعید جامعہ پنجاب نیو کیمپس میں ادارہ تعلیم و تحقیق میں استاد ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ ایک مکمل استاد تھے۔ مجھے قرآن سننے کا بہت شوق تھا۔ جب میں نے اپنے اشتیاق کا ان سے تذکرہ کیا تو انہوں نے مجھے چیچہ وطنی میں قرآن سننے کی دعوت دی میں حسبِ وعدہ مدرسہ ہذا پہنچ گیا۔ حضرت قاری صاحب نے بنفس نفیس سورۃ ﴿ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ﴾ [التکویر: ۱] کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد یونیورسٹی کی ملازمت کو خیر باد کہہ کر اپنے استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کے لئے حاضر ہو گیا۔

تیری دوستی سے پہلے مجھے کون جانتا تھا
تیرے عشق نے بنائی میری زندگی فسانہ

مولانا قاری ابوالحسن سیف اللہ حافظ آبادی

قاری ابوالحسن اپنے استاد کی یاد میں لکھتے ہیں کہ وہ دوران تدریس اکتاہٹ پیدا نہیں ہونے دیتے تھے۔ چھوٹے چھوٹے لطائف علمیہ اور قدرے مزاح بھی فرماتے رہتے۔ حضرت کی محفل خالص علمی لطائف سے بھرپور ہوتی تھی۔ اور سبق فوراً یاد ہو جاتا تھا۔ حضرت مولانا داؤد غزنوی کی زندگی میں مدرسہ چیچہ وطنی میں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد و دستار بندی ہوا، جس میں سید غزنوی رحمہ اللہ بھی تشریف لائے۔ جب قراء حضرات نے تلاوتیں فرمائیں تو سید غزنوی رحمہ اللہ کے آنسو رواں تھے خصوصاً جب استاذی المحترم حضرت قاری اظہار صاحب رحمہ اللہ نے تلاوت فرمائی تو بے ساختہ رقت طاری ہو گئی اور آنسوؤں سے ریش مبارک تر ہو گئی۔ گو حضرت الاستاذ ہم سے جدا ہو گئے مگر ان کے تلامذہ، جو تعداد میں بہت زیادہ ہیں، خدمت قرآن کے لئے موجود ہیں اور ان کی تصانیف تا قیامت صدقہ جاریہ بنی رہیں گی۔

قاری محمد خالد محمود

قاری محمد خالد قاری اظہار صاحب رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ۱۹۸۸ء میں جب قاری صاحب کو تمغۂ حسن کارکردگی عطا ہوا تو لوگوں نے بڑھ کر مبارکباد دی مگر آپ نے جواباً فرمایا بھائی اس تمغے کی کیا بات کرنی اصل تمغہ تو وہ ہے جو روز قیامت اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔ بس وہ مل جائے تو کافی ہے۔ پھر کسی چیز کی حاجت نہیں۔

اللہ تعالیٰ قاری صاحب کے دل کی مراد پوری کرے۔ (آمین)

قاری نور احمد صاحب

قاری نور احمد لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ ہفتے والے دن جلسہ تقسیم اسناد ہوا۔ بادل چھائے ہوئے تھے اور ہلکی پھلکی بوندا باندی ہو رہی تھی۔ ہم بارہ فارغ التحصیل طلباء تھے حضرت شیخ سندات تقسیم کر رہے تھے اور آنکھوں میں آنسو بھی تھے جب راقم رخصت ہونے لگا تو کہنے لگا جب تو مصلی بچھا کر پڑھانے کے لئے بیٹھے گا تو برداشت اور حوصلے کا مادہ اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر پیدا کرنا۔ دیکھ کسی کو ایسی لاٹھی نہ مارنا کہ ہڈی ہی توڑ ڈالے بلکہ زیادہ زور زجر تو بیخ پر ہی دینا۔
۱۹۹۱ء میں بعد از اصرار حضرت شیخ کو اپنے ہمراہ اپنے مدرسہ واقع عثمانوالہ قصور لے گیا۔
پورا گاؤں حضرت شیخ کے استقبال کے لئے کھڑا ہو گیا۔ بعد ازاں حضرت نے وہاں تلاوت بھی فرمائی۔ یہ حضرت کی کسی بھی محفل میں آخری تلاوت ہے۔ اس کے بعد جلد ہی آپ دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

قاری عبدالرشید فاروقی رحمہ اللہ

قاری عبدالرشید فاروقی نے تجوید وقراءت کے بعض مسائل قاری صاحب سے دریافت کئے تھے جنہیں انہوں نے باضابطہ تحریری شکل میں چھپوایا تاکہ لوگ فیض حاصل کر سکیں۔ یہ قاری صاحب کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

قاری تاج افسر

قاری تاج افسر جو کہ اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں استاد ہیں، لکھتے ہیں:

”تاریخ کا سوال ہو یا تفسیر کا، حدیث کا ہو یا تراجم کا، قراءت کا ہو یا رسم وفواصل کا، قاری صاحب کے جواب میں ایسا تسلسل ہوتا کہ جیسے سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور جو چھوٹے چھوٹے اشکالات ہیں وہ اس کے سامنے ہلکے تنکے اور خس وخاشاک کی طرح بہہ رہے ہیں۔“

وہ دن میرے دل ودماغ پر نقش ہے جب پہلا قدم یونیورسٹی میں رکھا، قواعد وضوابط کے متعلق کچھ نہ جانتا تھا چنانچہ حضرت قاری صاحب نے کمال شفقت کے ساتھ ہر مرحلہ پر میری راہنمائی فرمائی۔ قاری صاحب مرحوم نے ساری زندگی اپنے عالم ہونے کا اظہار نہیں کیا انتہائی سادہ اور درویشانہ مزاج کے آدمی تھے۔

قاری احسان احمد دانش

قاری احسان دانش قاری صاحب کی وفات پر نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے قاری صاحب کے حکم سے سعودی عرب کیلئے انٹرویو دیا۔ اور آپ کی دعاؤں کے طفیل ریاض پہنچا۔ وہاں پر مجھے اکثر خط بھیجتے اور نصیحتیں کرتے۔ پردیس کی صعوبتوں پر صبر کی تلقین کرتے۔ اللہ انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین!

قاری عبدالستار فاضل قراءت عشرہ

قاری عبدالستار کہتے ہیں کہ ان میں دوسروں کے احترام کا جذبہ ہر وقت غالب رہتا تھا۔ راقم نے بارہا دیکھا کہ بعض عاقبت نااندیش حضرت شیخ کے متعلق بے سروپا ہرزہ سرائی کرتے۔ یہ باتیں آپ تک پہنچتیں، لیکن نہایت بردباری اور تحمل سے برداشت کرتے اور ان کا جواب نہ دیتے۔ غیبت سے بہت دور رہتے اور اگر کبھی کوئی ایسی بات یا کلمات کہنا شروع کرتا جس سے غیبت کی بو آتی ہو تو فوراً موضوع بدل دیتے۔
اللہ تعالیٰ میرے استاد گرامی، شیخ مربی اور ماہر علوم وفنون قرآنی کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

قاری محمد یحییٰ رسولنگری

قاری یحییٰ رسولنگری بھی قاری صاحب کے شاگردوں میں سے تھے، وہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ استاد صاحب جامعہ عزیزیہ میں بطور ممتحن تشریف لائے اور قاری محمد نور احمد صاحب سے سورۃ طہٰ سے ابتدائی آیات سن کر بے حد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش ہوئے اور دعا دی کہ اللہ آپ کو ترقی بخشے نیز فرمایا کہ تم نے ابھی تک اپنے لہجہ کو کما حقہ محفوظ کیا ہوا ہے۔

قاری صاحب کے تلامذہ

قاری صاحب کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے جن میں قاری عبد الشکور صاحب برق حال مقیم جدہ سعودی عرب، الشیخ المقری مولانا قاری محمد عزیر صاحب فاضل قراءات سبعہ، الشیخ قاری محمد ادریس عاصم فاضل قراءات سبعہ، قاری محمد سعید چترالوی حال مقیم دبئ، قاری الٰہی بخش نظامی، قاری عبد الحلیم چترالوی، قاری عبد الباعث سرحدی، فاضل قراءات سبعہ وعشرہ، محترم قاری عبد الرحمٰن صاحب ڈیروی فاضل قراءات سبعہ وعشرہ، قاری محمد یوسف لکھنوَ، قاری عطاء اللہ ڈیروی، فاضل قراءات سبعہ وعشرہ، قاری محمد امین کیمل پوری، قاری عبد الستار فاضل قراءات سبعہ وعشرہ، قاری عبد الرشید، عبید الرحمٰن بلتستانی اور قاری بزرگ شاہ فاضل جامعۃ الازہر قاہرہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔

قاری محمد ادریس عاصم

مولانا قاری اظہار احمد تھانوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ علم وعمل کا آفتاب تھے جو بھی ان کی مجلس میں آیا ان سے تعلق پر فخر کرتا تھا۔ اور علم کی جھولیاں بھر کے لے جاتا تھا۔

نظر کے نور نے روشن کیا سینے کو
اب اہل درد ترستے ہیں اس قرینے کو

حضرت الاستاذ کو علامہ شاطبی رحمہ اللہ، علامہ جزری رحمہ اللہ اور علامہ دانی رحمہ اللہ کا حقیقی جانشین کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا، کیونکہ حقیقت میں قاری صاحب ان علماء کے علوم کے وارث ہیں۔ صرف راقم ہی نہیں دنیا بھر کے استاد، جو اپنے فن میں ماہر ہیں، حضرت الاستاذ کی تعریف میں رطب السان ہیں۔

حضرت الاستاذ مارچ ۱۹۸۴ء میں بحیثیت جج پاکستان کی طرف سے نامزد ہو کر مکہ مکرمہ میں ہونے والے انٹرنیشنل مقابلہ حفظ قرآن والتجوید والتفسیر میں تشریف لے گئے۔ حضرت الاستاذ اپنے مخصوص پاکستانی لباس شیروانی، شلوار اور جناح کیپ زیب تن کئے مقابلہ کے ہال میں تشریف لائے تو عجیب شان نظر آئی وضع قطع بارعب، باوقار انداز میں تلاوت فرمائی، ایسی عمدہ اور میٹھی آواز کہ دل جکڑے۔ نہ صرف ماہرین فن بلکہ اکابرین بھی آپ کی علمی شخصیت کے معترف تھے۔ جن میں مولانا قاری عبد العزیز شوقی صاحب، مولانا قاری محمد صدیق لکھنوَ صاحب مدظلہ، مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب، مولانا قاری عبد الوہاب مکی، مولانا قاری محمد شریف صاحب شامل ہیں۔ مولانا قاری حسین صاحب کو سیالکوٹ سے منعقدہ محفل قراءات کے احوال لکھنے کا کہا گیا تو انہوں نے فوراً فرمایا:

''بھائی اس کے لئے تو قاری اظہار احمد سے رجوع کرو وہ عالم فاضل آدمی ہیں۔ نہایت ادیبانہ انداز میں محفل کی روئیداد تحریر کریں گے۔''

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اکابر بھی حضرت الاستاذ کی علمی شخصیت کے معترف تھے۔ اکابرین کا ذکر آئے تو سب سے پہلے قاری صاحب کے دیرینہ رفیق الاستاد القراء حضرت قاری محمد صدیق ہیں۔ قاری صدیق فرماتے ہیں:

''اللہ ان خادمین قرآن کو ثواب سے فیض یاب فرمائیں اور دوسرے لوگوں کو ان کے لب ولہجہ کو اپنانے کی توفیق دے۔ (آمین)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا قاری عبدالماجد ذاکر صاحب

یہاں ہم محترم عبدالماجد ذاکر صاحب کی تقریرات کا اقتباس نقل کرتے ہیں۔ جو انہوں نے قاری اظہار احمد تھانوی کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس جو ۱۹ر دسمبر ۱۹۹۱ء بروز جمعرات کو ریاض سعودی عرب میں ہوا۔

جہاں تک ان کی للّٰہیت تقویٰ اور طہارت کی بات ہے، اس میں وہ بہت اونچے مرتبے پر فائز تھے جس پر ہم صرف رشک اور تمنا ہی کر سکتے ہیں ساتھ ساتھ جہاں تک حضرت موحوم کی خوش خلقی اور کریمانہ اخلاق کی بات ہے اس میں بھی ان کا کوئی ثانی نہ تھا۔

ان تمام خوبیوں کے ساتھ ساتھ جو چیز ان کو ممتاز کرتی ہے وہ ان کا عجز وانکسار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جتنے علوم وفنون سے نوازا وہ اتنے ہی متواضع تھے ہر اس درخت کی مانند جو پھلوں سے لدا ہوا اور اس کی شاخیں زمین پر جھکی ہوں۔

استاد الحفاظ قاری احمد دین صاحب رحمہ اللہ

قاری احمد دین صاحب مدظلہ العالی قاری صاحب کے رفیق تھے۔ لکھتے ہیں کہ قاری صاحب کو شعر و شاعری کا ذوق بھی تھا ایک روز میں نے چہرہ پر خوشی کے آثار نہ دیکھے تو وجہ دریافت کی جواباً فرمایا:

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

پھر دوسرا شعر سنایا:

وفا شعار ہمیں تھے اٹھی ہمیں پر نظر
جو دل معتبر ہوں وہی دکھائے جاتے ہیں

قاری احمد دین صاحب قاری صاحب کی وفات کے متعلق لکھتے ہیں کہ آہ! اپنے رفیق دیرینہ دوست اور زندگی بھر کے ساتھی کو منوں مٹی تلے دبا کر الوداع کہا اور اللہ کے سپرد کر کے چلا آیا۔

شیخ القراء کے اساتذہ کرام

مفتی جمیل احمد تھانوی، شیخ الحدیث مولانا زکریا مدنی، مفتی قاری سعید احمد اجراری، علامہ سعید احمد فاروقی، مولانا ظہور الحسن کسولوی، مولانا سید عبداللطیف، مولانا عبدالرحمٰن کامہوری، مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی، مولانا شاہ محمد اسد اللہ صاحب، مولانا امیر احمد کاندھلوی، مولانا قاری عبدالخالق، مولانا قاری عبدالمالک، مولانا عبدالرحمٰن مکی، مولانا قاری عبداللہ مکی۔

قاری سرفراز احمد تھانوی

قاری سرفراز احمد لکھتے ہیں کہ حضرت قاری صاحب نے پاکستان تشریف لا کر تین مرتبہ رمضان میں قرآن سنایا۔ ایک مرتبہ گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین کے ہاں گورنر جنرل ہاؤس کراچی میں، ایک مرتبہ ٹنڈووالہ یار کے قیام کے دوران وہاں کی مسجد میں اور تیسری اور آخری مرتبہ مدینہ مسجد پرانی انارکلی لاہور کی مسجد میں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مدارس اور ادارے جہاں حضرت شیخ القراء نے تحصیل علم کی

وہ مدارس جن میں قاری صاحب نے زانوئے تلمذ تہہ کیے درج ذیل ہیں:

مدرسہ مظاہر العلوم

یہ وہ مادرِ علمی ہے جہاں سے شیخ نے نامور علماء حق سے زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ یہاں صحاح ستہ اور علوم حدیث وفقہ کی تعلیم حاصل کی۔

مدرسہ تجوید القرآن

اس مدرسہ سے عرصۂ دراز تک ماہرفنون تجوید وقراءات حضرت مولانا قاری المقری عبدالخالق سے مشق اور ابتدائی تجوید کے رموز سیکھتے رہے۔

دار العلوم اسلامیہ برائے انارکلی پنجاب یونیورسٹی

حضرت شیخ القراء یہاں سے منشی فاضل اور مولوی فاضل کے امتحان پاس کیے۔ وہ ادارے جہاں تدریسی خدمات سرانجام دیں ان میں جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور، مدرسہ تعلیم القرآن مکھڈ (ضلع کیملپور)، مدرسہ تجوید القرآن مسجد چینیانوالی اہل حدیث لاہور، مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل لاہور، انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی (اسلام آباد)، مدرسہ تجوید القرآن لاہور۔ وہ مساجد جہاں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیئے، جامع مسجد مقدس (پرانی انارکلی لاہور)، جامع مسجد گورنمنٹ چوبرجی کوارٹر (ملتان روڈ لاہور)

حضرت قاری صاحب کی تصنیفی خدمات

جمال القرآن مع حواشی جدیدہ

تجوید کی یہ کتاب برصغیر پاک وہند کے تمام دینی مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔

تیسیر التجوید مع حواشی مفیدہ

یہ کتاب قاری عبدالخالق رحمہ اللہ کی تھی، جو دینی مدارس میں شامل تھی۔ قاری اظہار صاحب رحمہ اللہ کے حواشی سے مزین ہونے کے بعد مزید سہل ہوگئی۔

اشعار مقدمة الجزرية وتحفة الأطفال کا اُردو ترجمہ

ان قصائد کے قراء نے بہت سے تراجم کئے ہیں۔ مگر قاری اظہار احمد تھانوی کا ترجمہ طلباء کے لئے بہت آسان ہے۔

خلاصة التجويد

اپنے نام کی طرح یہ کتاب تجوید کی دوسری کتابوں کی نسبت بہت آسان ہے۔ چالیس اسباق میں پورا فن تجوید آسان انداز میں مرتب کر دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجموعہ نادرہ

یہ وہ رسائل ہیں جو عرصہ سے گم گشتہ ہو گئے تھے۔انہیں دوبارہ شائع کیا گیا تھا۔

الجواهر النقيه شرح مقدمة الجزريه

یہ شرح پچاس سے زائد فنی کتب کا نچوڑ ہے جس میں متعلقہ مسائل پر کھل کر بات کی گئی ہے۔

الحواشی المفهمه فی شرح المقدمة

شرح شاطبیہ اردو، امانیہ شرح شاطبیہ (اردو)، توضیح المرام فی وقف حمزۃ وہشام (اردو)، تنشیط الطبع فی اجراء السبع محشی (اردو)، الدراری شرح الدرۃ (اردو)، ایضاح المقاصد (اردو)، اخلاق محمدی، پیغام رمضان (اردو)، شجرۃ الاساتذہ (اردو)، تقاریر ابوداؤد شریف (اردو)، المرشد فی التجوید والوقف (عربی)۔

حضرت قاری صاحب نے سوانح امام جزری اور سبعہ احرف نامی دو کتب نامکمل چھوڑی ہیں۔آخیر میں ہم بس اتنا ہی کہیں گے:

علوم قرآن میں بحر ذخائر تھے اظہار
قراءات میں موسم بہار تھے اظہار

وہ حدیث ہو ، فقہ ہو یا ادبی محفلیں
ہر میدان کے شہ سوار تھے اظہار

قرآن کے خادم اس قدر پیدا کئے
علم کے گویا ایک پہاڑ تھے اظہار

حق بات کہنے کا حوصلہ تھا ان میں
جھوٹ کے دل میں مثل خار تھے اظہار

تجوید و قراءات کو زندہ جاوید کر گئے
موسم گل کا سمجھو نکھار تھے اظہار

قول کے پکے تھے وہ فعل کے سچے تھے وہ
شرافت کا چلتا پھرتا شعار تھے اظہار

میں تو کہوں احمد اس زمانے میں احمد
ہر اچھی بات کا اظہار تھے اظہار

(عزیز احمد تھانوی)

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمود اَحمد سیاف*، اَرسلان ظفر☆

اخبار الجامعہ

قراءات میں اِنقلابی اِرتقائی اَقدامات

جامعہ لاہور الاسلامیہ، المعروف جامعہ رحمانیہ، عرصہ دراز سے علمی میدان میں سرگرم عمل ہے اور علم قراءات میں منفرد حیثیت کا حامل ہے۔ جامعہ ہذا کے زیر اِہتمام درسِ نظامی اور علوم عصریہ کے ساتھ ساتھ علم قراءات پر خاصی توجہ دی جاتی ہے جس میں روز بروز اِرتقاء ہورہا ہے۔ الحمدللہ یہ جامعہ ہذا کا اِمتیاز ہے کہ جس کی بدولت ملک بھر میں علم قراءات کی درس وتدریس کا بھرپور آغاز ہوچکا ہے۔

آج علم قراءات کی حجیت کسی جاہل پر پوشیدہ ہو تو ہو، اَصحاب علم و دانش خواہ وہ کسی بھی مسلک سے منسلک ہوں قراءاتِ متواترہ کے منزل من اللہ ہونے کے قائل ہیں۔ جس کے لیے ماہنامہ 'رُشد قراءات نمبر' حصہ اول ودوم کا مطالعہ موزوں ہے۔ آج علم قراءات میں قاری ابراہیم میرمحمدی ﷾ کا نام کس پر پوشیدہ ہے؟ کلیّۃ القرآن الکریم جامعہ لاہور الاسلامیہ اور بونگہ بلوچاں کے بانی ہیں، بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ پاکستان بھر میں جہاں بھی علم قراءات کی تدریس ہورہی ہے اُس کا تعلق قاری صاحب سے ضرور ہے۔ ”بارك الله في علمه و عمله .“

چنانچہ آج سینکڑوں فاضلینِ جامعہ لاہور الاسلامیہ ملک بھر میں درس و تدریس میں سرگرم عمل ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہ عزوجل نے جامعہ لاہور الاسلامیہ کو یہ شرف بخشا کہ اس علم کی مزید اِشاعت کے لیے سرگرم عمل ہو، یہ سلسلہ رُشد قراءات نمبر اسی کی ایک کڑی ہے۔ تاکہ علم قراءات کو خواص تک ہی محدود نہ رکھا جائے بلکہ ملک بھر میں اس کی اِشاعت وتعارف ہو، اور وہ علم کہ جس کو بے فائدہ جان کر صرفِ نظر کیا گیا اس کا دوبارہ بھرپور اَحیاء ہوسکے۔ اللہ انہیں مزید جوش وجذبہ اور اِستقامت عنایت فرمائے۔ (آمین)

اس کاروانِ قراءات کو مزید ترقی دینے کے لیے جامعہ لاہور الاسلامیہ میں اِنقلابی اِرتقائی سرگرمیاں جاری ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

① قراءاتِ عشرہ کبریٰ 'القراءات العشر الكبرىٰ عن طريق الطيبة' کا اِجراء

الحمدللہ پاکستان میں پہلی بار قراءات عشرہ عن طریق الشاطبیہ کے بعد قراءاتِ عشرہ عن طریق الطیبہ کا اِجراء کلیّۃ القرآن جامعہ لاہور الاسلامیہ کے زیراہتمام ہوچکا ہے۔ جس کی سرپرستی اُستاذ القراء قاری محمد ابراہیم میرمحمدی ﷾ اور استاذ القراء قاری محمد ادریس العاصم ﷾ فرمارہے ہیں۔ جناب قاری اَنس نضر مدنی ﷾ اور قاری حمزہ زیاد مدنی ﷾ کی خصوصی کاوِش اور دن رات کی محنت بھی شامل ہے۔

* متعلّم ثالثۃ کلیۃ القرآن، جامعہ لاہور الاسلامیہ
☆ متعلّم جامعہ سلفیہ، فیصل آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر تعارف قراءاتِ عشرہ کبریٰ

یہاں ہم قارئین کرام کو قراءاتِ عشرہ عن طریق الشاطبیہ اور قراءاتِ عشرہ عن طریق الطیبہ کا مختصر تعارف کرواتے چلیں:

رُشد قراءات نمبر کے پہلے شمارہ میں قاری حمزہ زیاد مدنی حفظہ اللہ نے اَہم سوالوں کے جوابات میں اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ قراءاتِ عشرہ عن طریق الشاطبیہ میں دس قاریوں کی قراءات ہیں پھر ہر قاری سے روایت کرنے والے دو راوی ہیں اس طرح یہ کل ۲۰ روایات ہو جاتی ہیں۔ پھر ہر راوی کے دو طریق اور پھر ہر طریق سے روایت کرنے والے دو دو راویوں کو بھی جمع کیا گیا ہے جن کی کل تعداد ۸۰ تک پہنچتی ہے۔ اَب قراءاتِ عشرہ عن طریق الشاطبیہ میں ۲۰ راویوں کی رِوایات ہیں جبکہ قراءاتِ عشرہ عن طریق الطیبہ المعروف قراءاتِ عشرہ کبریٰ میں ۸۰ طرق (راویوں) کو جمع کیا گیا ہے۔

الحمدللہ قاری اَنس نضر مدنی حفظہ اللہ اور قاری حمزہ زیاد مدنی حفظہ اللہ کی کاوشوں سے دنیا بھر میں اپنے تعددِ روایات کی وجہ سے بہت کم پڑھی جانے والی قراءات، قراءات عشرہ کبریٰ کا اِجراء (کلیّۃ القرآن جامعہ لاہور الاسلامیہ میں) ہو چکا ہے جس کا مستقل آغاز پاکستان میں پہلی بار ممکن ہوا ہے۔ علاوہ ازیں جامعہ لاہور الاسلامیہ، کلیّۃ القرآن کی پہلی کلاس میں اس سال ۶۵ طلباء کا داخلہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ ادارہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ (آمین)

قراءاتِ عشرہ کبریٰ کا مسابقہ

طلباء میں قراءاتِ عشرہ من طریق جزری رحمہ اللہ (عشرہ کبریٰ) کا ذوق اُجاگر کرنے کے لیے کلیّۃ القرآن کی دو سینئر کلاسز ثانیہ کلیہ اور ثالثہ کلیہ کے مابین ایک مسابقہ منعقد کیا گیا جس کا نصاب تمام قراء کے مکمل اصول وتحریرات پر مشتمل تھا۔ طلباء نے بھرپور ذوق شوق سے اس مسابقہ میں حصہ لیا۔ طلباء کی حوصلہ اَفزائی کے لیے ان میں تقریباً ۵۰۰۰ کے اِنعامات تقسیم کئے گئے۔ یاد رہے کہ یہی طلباء اس سے قبل کلیّۃ القرآن کے زیر اِہتمام عشرہ صغریٰ میں مکمل قرآن پاک کا اِجراء کر چکے ہیں۔ (الحمدللہ علی ذالك)

جامعہ لاہور الاسلامیہ کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ یہاں پورے قرآن کا قراءات میں اجراء کروایا جاتا ہے جس سے طلبا میں اِجراء کی زبردست مہارت پیدا ہو جاتی ہے۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ کی نئی بلڈنگ

مشہور کہاوت ہے کہ پانی اپنا راستہ خود بنا لیتا ہے۔ انتظامیہ جامعہ ہذا ایک عرصہ سے جامعہ کی توسیع کی خواہش مند تھی مگر کسی موزوں جگہ کا انتخاب نہیں ہو سکا تھا۔ دین کا کام کرنے والوں پر آزمائشوں اور پریشانیوں کا آنا بدیہی اَمر ہے مگر اِستقامت اِختیار کرنے پر اللہ تعالیٰ آسانیاں بھی مہیا فرماتے ہیں۔ الحمدللہ ایک صاحبِ خیر جناب عتیق اَحمد خواجہ نے ۱۲ کنال میں البیت العتیق کے نام سے تعمیر شدہ مدرسہ دین کے لیے وقف کرتے ہوئے جامعہ لاہور الاسلامیہ کے نام لگوا دیا ہے تاکہ دین کا یہ کارواں بڑھتا ہی جائے۔ بَارَكَ اللهُ فِيْ دِيْنِهٖ وَمَالِهٖ وَعِرْضِهٖ.

نئی بلڈنگ اور اس کے انتظام و اِنصرام کی تفصیل درج ذیل ہے:

۴ کنال پر محیط ایک خوبصورت مسجد ہے۔ ۳۰ کمرے، ۱۰ دفاتر اور ۱۰ اَساتذہ کی رہائشیں موجود ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِصلاحی اَقدامات

اِنظامیہ نے طلباء کی ضرورت کے پیش نظر وہاں جدید اور بہترین سہولیات مہیا کی ہیں۔ وافر اور صاف پانی کے حصول کے لیے ۶۰۰ فٹ گہرا ٹیوب ویل لگوایا، جس کی لاگت ۱۲ لاکھ روپے ہے۔ ۳۰۰ طلباء کے لیے چارپائیوں کا اِنتظام کیا گیا ہے، جس پر ۴ لاکھ روپے کی لاگت آئی۔ تمام طلباء کے لیے ۱۰۰ اَلماریاں بنوائی گئی ہیں، جن پر تقریباً ۸ لاکھ روپے خرچ ہوا۔ جامعہ میں مزید ایک تجوید کے اُستاذ کی تقرری بھی کی گئی ہے جو کہ جامعہ کے ہی فاضل سبعہ عشرہ ہیں۔ اللہ ان سے زیادہ سے زیادہ دین کا کام لے۔ (آمین)

بین الجامعتین طلباء کی تقسیم اور اس کی انتظامیہ کا تقرر

اب مسئلہ طلباء کی تقسیم کا تھا کہ کن طلباء کو البیت العتیق کیمپس میں بھیجا جائے اور کن کو گارڈن ٹاؤن کیمپس میں ہی رکھا جائے۔ بالآخر یہ طے پایا کہ طلباء کا تقسیمی عمل ثانوی اور کلیہ کلاسز کے لحاظ سے کیا جائے۔ چنانچہ ثانوی کلاسز کو البیت العتیق کیمپس میں اور کلیہ کلاسز کو گارڈن ٹاؤن کیمپس میں ہی رکھا گیا ہے۔

اِنتظامیہ کا تقرر

ڈاکٹر حافظ حسن مدنی حفظہ اللہ کو جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) جبکہ قاری حمزہ زیاد المدنی حفظہ اللہ کو جامعہ لاہور الاسلامیہ (البیت العتیق) کا مدیر مقرر کیا گیا ہے۔ اور حافظ انس نضر مدنی حفظہ اللہ کو مجلس تحقیق الاسلامی ماڈل ٹاؤن میں اِنچارج کی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ اللہ عزوجل انہیں اَپنی اَپنی ذِمہ داریوں کو کماحقہ نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔ (آمین)

جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) میں اِصلاحی پروگرام

قارئین بخوبی جانتے ہیں کہ جامعہ لاہور الاسلامیہ دین و دنیا کے امتزاج میں اَپنی مثال آپ ہے۔ معاملہ تعلیم کا ہو یا جدید سہولیات مہیا کرنے کا جامعہ الحمدللہ کسی بھی میدان میں پیچھے نہیں رہا بلکہ جدید تقاضوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس قدر ممکن ہو سکا اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیاتی سرگرمیوں میں پیش پیش رہا ہے۔

کلاس رومز کی تجدید

کمپیوٹر کلاسز کے اِجراء اور تعلیمی میدان میں تجدید کے ساتھ ساتھ کلاس رومز کو بھی جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کیا جارہا ہے۔ پرانے تدریسی طریقہ کو بہتر بناتے ہوئے کلاس رومز میں کرسیوں کا اہتمام کیا گیا ہے جس کے لیے انتظامیہ نے طلباء کے لیے ۲۰۰ بہترین کرسیوں اور اَساتذہ کے لیے اسپیشل ۵۰ کرسیوں کا انتظام کیا ہے۔

ہاسٹل میں اِصلاحی پروگرام

یہاں ہم قارئین کو مطلع کرتے چلیں کہ اِس سے قبل جامعہ لاہور الاسلامیہ کے ہاسٹل میں ۱۱ کمروں کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے جس میں کتابوں کے لیے اَلماریاں مہیا کی گئیں۔ اس کے بعد اِنتظامیہ طلباء کی سہولت کے پیش نظر Boxes کی جگہ اَلماریوں کا اِنتظام کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چارپائیوں کا بھی اِنتظام کیا جارہا ہے۔ اِنشاء اللہ عنقریب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلباء ان سہولیات سے مستفید ہوں گے۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ کا اِعزاز

الحمدللہ جامعہ ہذا تعلیمی میدان میں ایک نام رکھتا ہے۔جس میں اَساتذہ جامعہ کا خصوصی جذبہ اور طلبا کی محنت شامل حال ہے۔جس کا ثمرہ آج اس صورت میں سامنے ہے کہ وفاق المدارس جامعہ سلفیہ کے زیر اِہتمام منعقدہ سالانہ امتحان ۲۰۰۹ء میں ملک بھر میں جامعہ لاہور الاسلامیہ کے طلباء نے چار پوزیشنز حاصل کی ہیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

عالمیہ میں محمد اَرشد قریشی نے ملک بھر میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے جواب اِسلامک یونیورسٹی اِسلام آباد میں ایم فل کی تعلیم حاصل کرنے میں سرگرم ہیں جنہوں نے ایم۔فل کے اِنٹرویو میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔

الشہادۃ العالیہ میں جامعہ کے دوطلباء نے پہلی اور تیسری پوزیشن حاصل کی۔قاری خضر حیات نے پہلی پوزیشن حاصل کی جو اِس سے قبل جامعہ ہذا کی طرف سے عمرہ کا اِنعام حاصل کرچکے ہیں۔حافظ محمود اَحمد سیاف نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔اسی طرح حافظ عدنان اِسحاق نے ثانویہ خاصہ میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان طلباء کے علم وعمل میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی فرمائے۔(آمین)

جامعہ ہذا کے چار طلباء کا گذشتہ سال مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ ہوا تھا جنہوں نے اپنے پہلے سمسٹر کے امتحان میں نمایاں نمبر حاصل کیے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

دوطلباءِ کرام حافظ عبدالمنان اور حافظ محمد زبیر نے کلیّۃ الشریعۃ مدینہ یونیورسٹی میں زبردست نمبر حاصل کئے۔ حافظ عبدالمنان نے ۸۰۰ میں سے ۷۹۶ اور حافظ محمد زبیر نے ۸۰۰ میں سے ۷۹۳ نمبر حاصل کیے جبکہ دوطلباء حافظ اِحسان الٰہی ظہیر اور حافظ عبدالباسط نے کلیّۃ الحدیث میں نمایاں نمبر حاصل کئے۔حافظ اِحسان الٰہی ظہیر نے ۸۰۰ میں سے ۷۸۷ اور حافظ عبدالباسط نے بھی ۸۰۰ میں سے ۷۸۷ نمبر حاصل کئے۔ان زبردست کامیابیوں پر جامعہ بارگاہِ الٰہی میں اِظہارِ تشکر کرتا ہے۔اللہ ان طلباء کرام کو دین حنیف کی خدمت کے لیے قبول فرمائے۔(آمین)

آخر میں ہم اپنے مکرم قارئین سے جامعہ کی مزید ترقی اور سلامتی کی دعا کی اَپیل کرتے ہیں کہ اللہ دین کے اس قلعہ کو تا قیامت قائم ودائم رکھے اور اس کا فیض ہمیشہ جاری رکھے۔(آمین)

قراءاتِ سبعہ وتجوید کی اَہمیت وضرورت (جامعہ سلفیہ میں تکمیل قراءاتِ سبعہ ومحفل حُسنِ قراءات)

دِینی مدارس میں اِسلام کے بنیادی مصادر قرآن وحدیث کی تدریس کے ساتھ ساتھ وہ تمام علوم وفنون بھی پڑھائے جاتے ہیں جو اِسلام کے فہم میں مدومعاون ہوں۔خاص کر نصوص کی تشریح وتوضیح کے لیے مفسرین، محدثین اور فقہاء کی کاوشوں سے بھی اِستفادہ کیا جاتا ہے۔ان میں سے بعض اَہم کتب باقاعدہ نصاب کا حصہ ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ عربی زبان واَدب کے لیے متنبّی اور حماسہ جیسی کتب بھی نصاب میں شامل ہیں۔یہ ساری کتب براہِ راست کتاب وسنت کو سمجھنے میں اَہم کردار اَدا کرتی ہیں۔ان کی اَہمیت اور ضرورت سے کوئی ماہر تعلیم اِنکار نہیں کرسکتا۔

اِسلام کا اَہم ترین ماخذ قرآنِ حکیم ہے جس کو سمجھنے کے لیے اِس کا صحیح پڑھنا اَز حد ضروری ہے۔مدارس میں اس کا اِہتمام موجود ہے۔البتہ مختلف قراءات کی تدریس اور اس کا فہم بہت کم مدارس میں ہے۔اس کی مختلف وجوہات

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتی ہیں مثلاً دوسرے فنون کی نسبت فنِ قراءۃ وتجوید بہت مشکل اور محنت طلب ہے۔ اس کے ماہرین اَساتذہ کمیاب ہیں۔ عام زندگی میں مختلف قراءات کا عملی مظاہرہ نہیں ہوتا اور نہ ہی عوام الناس اُسے سمجھتے ہیں اور نہ ہی اس میں دلچسپی لیتے ہیں۔

اِس کے باوجود علماءِ کرام اس کی ضرورت، اَہمیت اور اَفادیت سے اِنکار نہیں کرتے، کیونکہ مختلف قراءات کی تعلیم رسول کریم ﷺ کی تعلیمات کا حصہ ہے۔ آپ نے خود اس کی تعلیم دی اور مختلف قراءات پر موافقت فرمائی۔ اس اِعتبار سے اس علم کو پڑھنا پڑھانا اور سمجھنا نیز اس کی صیانت وحفاظت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مختلف قراءات سے معانی اور مفہوم کے تنوع کا بھی ہماری زندگی سے گہرا تعلق ہے جس سے مستفید ہونا ہمارا حق ہے۔ قراءاتِ سبعہ کا علم نہ صرف محفوظ ہے، بلکہ ہر دور میں اس کے ماہرین علماء موجود رہے ہیں جو اس کی بقاء کے لیے کوشاں ہیں اور عملی زندگی میں اس کی تمرین اور مشق بھی کرتے کرواتے رہتے ہیں۔

پاکستان کے مدارس میں اِسلامی علوم کی تدریس کا خاطر خواہ انتظام تو موجود ہے لیکن اَکثر مدارس میں اِسلامی علوم کو مختلف اَقسام میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ ایک ہی نصاب کے تحت سب علوم وفنون پڑھا دیئے جاتے ہیں۔ اگر یہ تقسیم ملحوظ رہے تو پڑھنے اور پڑھانے والوں کو کافی حد تک آسانی مہیا کی جاسکتی ہے۔ اَب نصاب میں قرآن حکیم کے چند پاروں کا حفظ تو موجود ہے لیکن باقاعدہ قراءۃ وتجوید کا اِہتمام نہیں کیا جاتا، حالانکہ اس کی اَشد ضرورت ہے تاکہ طالب علم نے جو پارے حفظ کیے ہیں وہ قواعد تجوید کے مطابق پڑھ سکے اور صحیح مخرج کے ساتھ تلاوت کرسکے۔ اس ضمن میں بعض مدارس نے بہت شوق وذوق کے ساتھ اِہتمام کیا ہے۔ قرآن اور علوم القرآن کی تدریس کے لیے باقاعدہ کلیّۃ القرآن یا کم ازکم تجوید وقراءۃ کے نام سے الگ شعبے قائم کیے ہیں۔ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب میں بہت پہلے سے یہ اِہتمام موجود ہے۔ دنیا کے ذہین ترین حفاظ کو کلیّۃ القرآن میں پڑھنے کا موقع ملا۔ جنہوں نے اِسلامی علوم کے ساتھ ساتھ تجوید وقراءات سبعہ وعشرہ کی خصوصی تعلیم ماہرین علماء سے حاصل کی اور پھر اَپنے اَپنے وطن میں اس کا اَحیاء بھی کیا۔

اس سلسلے میں جامعہ لاہور الاسلامیہ کی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ جس میں قرآن اور علوم القرآن کی مکمل تدریس کے لیے الگ کلیّۃ القرآن قائم کیا گیا ہے۔ جس کا چار سالہ نصاب تجوید وقراءات کی مکمل تعلیم کے ساتھ اِسلامی علوم کو جاننے کے لیے کافی ہے۔ ممتاز قاری جناب محمد ابراہیم میر محمدی حفظہ اللہ کی پُرخلوص محنت سے یہ اِدارہ پروان چڑھا اور بہت شہرت حاصل کی۔ آپ کے بعد مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ کے ہونہار فرزند ارجمند جناب قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ نے مسند تدریس کو رونق بخشی اور کلیّۃ القرآن کو چار چاند لگا دیئے۔ موصوف پوری محنت اور دلچسپی سے دن رات کام کررہے ہیں اور قراءاتِ سبعہ کے ماہرین تیار کیے جارہے ہیں۔ توقع ہے کہ یہ اِدارہ پہلے سے بڑھ کر علم القراءات کی خدمت سراَنجام دے گا۔

اِسی طرح اُستاذ القراء قاری محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ عرصۂ دراز سے قرآنی علوم کی تدریس کا فریضہ سراَنجام دے رہے ہیں۔ آپ کے ہزاروں تلامذہ مختلف مقامات پر تدریسی فرائض سراَنجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود اچھے اور عمدہ قراء کی ضرورت دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحباب کو یہ جان کر دلی خوشی اور مسرت ہوگی کہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد (جو اِسلامی علوم کی تدریس کا ممتاز اِدارہ ہے اور پاکستان کے صفِ اوّل کے مدارس میں شامل ہے) نے بھی تجوید قراء ات کی اَہمیت اور ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے آج سے پانچ سال قبل شعبہ تجوید وقراء ات کا آغاز کردیا تھا جن کے بنیادی مقاصد میں یہ بات شامل تھی کہ اَیسے رجال کار تیار کیے جائیں جو ایک طرف تو اِسلامی علوم پر مکمل دسترس رکھتے ہوں اور ساتھ ہی علم القراء ات سے بھی بخوبی آگاہ ہوں اور یہ تاثر ختم کیا جاسکے کہ ایک قاری قراء اتِ سبعہ سے تو آگاہی رکھتا ہے مگر کوئی دینی مسئلہ بیان کرنے سے قاصر ہے۔ ایک عالم فتویٰ تو دے سکتا ہے مگر قرآن حکیم کی صحیح تلاوت نہیں کرسکتا۔ بڑی شدت کے ساتھ یہ کمی بھی محسوس کی جاتی تھی کہ شعبہ تحفیظ القرآن میں مساجد کی امامت کے لیے قراء موجود نہیں ہیں۔ لیکن قراء کی کمی کی وجہ سے عام حفاظ سے یہ کام چلایا جاتا ہے جس سے حفظ کرنے والے طلبہ میں مطلوبہ معیار پیدا نہیں ہوتا۔ قرآن حکیم کو سمجھنے کے لیے لازم ہے کہ پہلے قرآن حکیم کو صحیح پڑھا جائے۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اِنتظامیہ اور اَساتذہ کرام نے اِخلاص اور جذبے کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور قراء ات کی تدریس کے لئے کلیہ القرآن الکریم جامعہ لاہور الاسلامیہ کے فارغ التحصیل قراء قاری ریاض احمد اور قاری شعیب عارفی کی خدمات حاصل کیں۔

جامعہ سلفیہ سے قسم تجوید اور قراء ات سے فارغ ہونے والے قراء کے اِعزاز میں ایک پُر وقار تقریب تکمیل قراء ۃ سبعہ و محفل حُسنِ قراء ۃ منعقد ہوئی۔ جس میں بطور مہمانانِ خصوصی قاری محمد اِدریس عاصم حفظہ اللہ، قاری محمد اِبراہیم میرمحمدی حفظہ اللہ، قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ، قاری صہیب احمد میرمحمدی حفظہ اللہ اور قاری عبدالسلام عزیزی حفظہ اللہ نے شرکت کی، جبکہ میاں نعیم الرحمٰن حفظہ اللہ اپنی علالت کے باوجود بطور خاص تشریف لائے اور تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ مدیر التعلیم جامعہ سلفیہ نے بھی مختصر گفتگو میں شعبہ تجوید وقراء ۃ کے قیام پر روشنی ڈالی اور قاری ریاض اَحمد حفظہ اللہ کی خدمات کو بے حد سراہا جبکہ قاری صہیب اَحمد حفظہ اللہ نے کلیدی خطاب میں قراء ات و تجوید کی اَہمیت وضرورت پر مدلل گفتگو کی۔ انہوں نے قراء ات سبعہ وعشرہ کے اِثبات میں دلائل پیش کیے اور اہل مدارس پر زور دیا کہ وہ باقی علوم کی طرح علم القراء ات کی تدریس کا بھی اِنتظام کریں۔

اس کے بعد قاری نوید الحسن لکھوی حفظہ اللہ اور قاری عبدالسلام حفظہ اللہ نے تلاوت قرآن، اور قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ نے مختلف قراء ات میں تلاوت کر کے سماں باندھ دیا۔ قاری محمد اِبراہیم حفظہ اللہ اور قاری محمد اِدریس عاصم حفظہ اللہ نے بھی اپنے مخصوص اَنداز میں تلاوت کلام پاک کی۔ آخر میں حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ نے ناصحانہ گفتگو فرمائی اور رقت آمیز دعا کی۔ اللہ تعالیٰ تمام شرکاء کی تمنائیں اور آرزوئیں پوری فرمائے اور جامعہ اور اس کے معاونین کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ سے پیوستہ

حافظ محمد عبد اللہ☆

تبصرہ جات ماہنامہ رُشد قراءات نمبر

[ا]

مکرمی ومحترمی جناب مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلّہ رُشد کی خصوصی اشاعت، قراءات نمبر کے (تین حصے) ایک مستحسن اور عظیم علمی وتحقیقی اقدام ہے۔ جس میں بہت ساری ملکی وغیرملکی قد آور علمی شخصیات کے بہترین مضامین نے رسالہ کی خصوصی اشاعت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ اس کے مضامین و مقالہ جات صدیوں تک پڑھنے اور پڑھانے والوں کیلئے اہم مراجع کی حیثیت رکھیں گے۔ اس سے قبل اس موضوع پر اتنا عظیم الشان کام نہیں ہوا۔ اللہ احکم الحاکمین نے یہ توفیق ان کو دی جن کا مسلک اللہ کا قرآن اور پیارے نبیﷺ کا فرمان ہے۔

اس رسالہ میں خصوصاً حجیت وحقانیتِ قراءات پر ضخیم مضامین علمی خزینہ ہیں اور اس میں منکرین قراءات کو دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔ نیز سبعۃ احرف پر گراں قدر، وافر اور تحقیقی مواد جمع کیا گیا ہے۔ ہر مکتب فکر کے شناور اساتذہ قراءات کے حالات زندگی کو احسن انداز سے موتیوں کی طرح پرو دیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر مضامین کی اہمیت بھی اپنی اپنی جگہ پر مسلّم ہے۔

الحمدللہ! نتیجہ قارئین کے سامنے ہے، اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازے اور آپ کے لیے اور آپ کے قابل فرزندان جناب الدکتور حافظ حسن مدنی حفظہ اللہ، جناب القاری انس مدنی حفظہ اللہ اور جناب الدکتور القاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ و دیگر معاونین ومنتظمین کیلئے ذریعۂ نجات بنائے۔ (آمین یا رب العالمین)

قاری محمد ادریس العاصم
صدر مدرّس مدرسہ تجوید القرآن، جامع مسجد لسوڑیوالی، لاہور

[۲]

ماہنامہ 'رُشد' لاہور کے قراءات نمبر کے دو شمارے نظر سے گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں کسی تبصرے کیلئے میں اَولاً یہ عرض کروں گا (مشك آنست که ببوید نه که عطار بگوید) حضرت مولانا عبدالرحمٰن مدنی کی علمی کاوشوں کے تو ہم اوّل سے معترف ہیں مگر علم قراءات میں (پدرنه تواند پسر تمام کند) کا حقیقی مصداق عزیز القدر القاری المقری حمزہ مدنی نے جو تاریخی کارنامہ اَنجام دیا ہے اس کی تعریف کیلئے میں نے عملی قدم اس طرح اٹھایا کہ اپنے تلامذہ کو ان شماروں کو خریدنے کی ترغیب دی جہاں جہاں علم قراءت سے متعلق کام ہو رہا ہے وہاں اَحباب سے اِصرار کرکے ان شماروں سے اِستفادہ کی دعوت دی ہے۔

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ ورکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ علم قراءاتِ عشرہ متواترہ اور اس کے متعلقہ علوم پر اُردو زبان میں ایک بہت بڑا ذخیرہ ماہنامہ 'رُشد' کے ان نمبرات کے ذریعہ اَہل علم کے سامنے آ گیا ہے۔ ہم طالب علموں کیلئے اس دور میں فن قراءات کی پیاس بجھانے کیلئے آسان اور سہل الحصول ذریعہ ان رسائل میں موجود ہے ۔ تمام دینی مدارس بلا تفریق مسلک ومشرب اپنے مدارس ، لائبریریوں میں ان قراءات نمبروں کو داخل فرمائیں۔ علم قراءات پر یہ ایک موسوعہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی ان مساعی کو شرفِ قبولیت عطا فرمائیں۔ آمین!

ڈاکٹر قاری اَحمد میاں تھانوی،
نائب مہتمم جامعہ دار العلوم الاسلامیہ، لاہور

[۳]

نحمده و نصلي و نسلم على رسوله الكريم ، أمابعد!

ماہنامہ 'رُشد' قراءت نمبر۲ کا چند چیدہ چیدہ مقامات سے مطالعہ کا موقع ملا۔ الحمدللہ اِنتہائی مسرت ہوئی کہ تمام مضامین اِنتہائی محنت اور تحقیق کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور علم قراءت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سلسلہ سے علم قراءت کو کافی فائدہ ہوگا اور اس علم سے لوگوں کی دلچسپی بڑھے گی۔

قراءات نمبر (۱) اور اب قراءات نمبر (۲)، ان میں نہ صرف علم قراءت کی تاریخ کو جمع کیا گیا بلکہ نبی پاک ﷺ سے لے کر آج تک اس علم کے تواتر کو بھی ثابت کیا گیا ہے۔ اس علم کی اَحادیث اور اہمیت کو بھی کافی پُر اثر اَنداز میں اُجاگر کیا گیا ہے۔ اس دور میں جبکہ علم قراءت پر مختلف اَطراف سے اعتراضات اٹھائے جارہے ہیں یہ کاوش اِنتہائی قابل تحسین اور لائق صد مبارکباد ہے۔ جو اعتراضات اٹھائے جارہے ہیں ان کے انتہائی محققانہ اَنداز میں جو جوابات دیئے گئے ہیں ان کو اگر اعتراضات اٹھانے بھی انصاف کا دامن تھام کر پڑھیں گے تو ان کے ذہن بھی بالکل صاف اور مطمئن ہوجائیں گے۔

اس تمام کاوش کا سہرا محترم جناب قاری حمزہ مدنی صاحب، ان کی ٹیم اور معاونین کو جاتا ہے، جنہوں نے نہ صرف اس ضرورت کو محسوس فرمایا بلکہ عملی طور پر قدم بھی اُٹھایا اور ماہنامہ 'رُشد' کے ذریعہ سے قراءات نمبرز کا اِجراء فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اَحباب، جملہ معاونین کی علم قراءات سے اس محبت کو قبول فرمائے اور مزید خدمت کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔ آمین! والسلام

قاری محمد برخوردار احمد سدیدی،
مہتمم جامعہ کریمیہ سدیدیہ، لاہور

[۴]

محترم جناب ڈاکٹر حمزہ مدنی صاحب حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے کہ آپ بخیریت ہوں گے، حق تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ واَمان میں رکھے۔ آمین

خلاصۃ المرام: اس وقت آپ کے رسالہ 'رشد' کے قراءات سے متعلق دو شمارے بندہ کے پاس ہیں، حقیقت یہ ہے کہ اس وقت اِنکار قراءات کا فتنہ جس طرح پھن پھیلائے کھڑا ہے، ان دو شماروں میں اس کی سرکوبی کی ایک عمدہ اور اچھی کاوش کی گئی ہے، جس طرح مستشرقین نے قرآن وحدیث میں طرح طرح کے بے سروپا شبہات پیدا کرکے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بے وزن کرنے کی ناکام کوشش کی، اسی طرح مستشرقین کے پروردہ تمنا عمادی اور غامدی جیسے لوگوں نے قراءات متواترہ جیسی اُمت کی اِجماعی متاع پر نقب زنی کی کوشش ہے۔لیکن حق تعالیٰ نے ان کے خیالات فاسدہ کو دور کرنے کا انتظام فرما دیا،تمنا عمادی کے 'دلائل' کا پول تو حضرت قاری محمد طاہر رحیمی رحمہ اللہ نے 'دفاع قراءات' میں اس طرح کھول دیا کہ ہر حقیقت شناس شخص کیلئے سرمۂ بصیرت بنا دیا ہے۔ فجزاہ اللہ خیرا.

دورِ حاضر میں غامدی جیسے کور چشموں نے پھر قراءاتِ متواترہ پر بیہودہ اور بیجا اعتراضات کرکے خدام قرآن کی غیرت کو للکارا۔ الحمدللہ اس کے بھی ردّ میں قلم اٹھے، اور اِتمام حجت کیا گیا، 'رشد' کے یہ خصوصی شمارے اسی سلسلہ کی کڑی ہیں اور بحمداللہ اس سے قراءات کے متعلق ایک اچھا مواد یکجا ہوگیا ہے اور عربی مواد کا معتد بہ حصہ اُردو میں منتقل ہوگیا ہے، جس سے اُردو داں طبقہ مستفید ہوسکتا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اس کے بعض مضامین سے اختلاف رائے کے باوجود مجموعی طور پر ایک اچھی کاوش ہے، حق تعالیٰ اسے اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخشے اور مزید کام کی توفیق عطا فرمائے۔

جہاں تک بعض مضامین سے اختلاف رائے کا معاملہ ہے ان پر تفصیلی کلام پھر سہی، کہ ابھی بستر علالت پر ہوں، تاہم وہ مضمون جس میں آج بھی نئی قراءات ترتیب دینے کا تصور (صدیوں سے اُمت کے اجماعی معمول کے خلاف) پیش کیا گیا ہے۔ خطرناک سمجھتا ہوں کہ اس سے ایک نئے فتنے کا ایسا باب کھلے گا جس کو بند کرنا تصور پیش کرنے والے کے بس میں بھی نہیں ہوگا، کہیں ایسا نہ ہو کہ ایک فتنے کا دروازہ بند کرتے کرتے نئے فتنے کا دروازہ کھل جائے۔ اللهم وفقنا لما تحبّ و ترضى! والسلام

قاری عبدالملک شہزادہ

شیخ التجوید والقراءات، جامعہ دارالعلوم، کراچی

[۵]

ماہنامہ 'رُشد' 'قراءات نمبر' [حصہ اوّل]

ماہنامہ 'رُشد' ایک علمی جریدہ ہے، جو پچھلے کئی برسوں سے میدان عمل میں ہے۔ اس کی بیں جلدیں مکمل ہوچکی ہیں۔ پیش نظر مجلّہ قراءات نمبر کا حصہ اوّل ہے۔ جس میں بیس کے قریب انتہائی اہم علمی مضامین شامل ہیں۔ یہ شمارہ ضخیم ہے اور ۷۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں منکرین قراءات کے باطل نظریات کی تغلیط کی گئی ہے اور ایسے مضامین کو بطورِ خاص شامل اِشاعت کیا گیا ہے، جن میں قراءات کی حیثیت اور ان کے جواز کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر محمد اکرم چودھری کا مضمون اِنتہائی اہمیت کا حامل ہے، جس کا عنوان 'اختلافاتِ قراءاتِ قرآنیہ اور مستشرقین' ہے۔ جس میں آرتھر جیفری کے نظریات پر بحث ہے اور دلائل کے ذریعے ان کے نظریات کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر اہم مضامین کی فہرست اس طرح ہے:

- اَحادیثِ مبارکہ میں واردشدہ قراءات
- قرآن کریم کے متنوع لہجات اور ان کی حجیت
- متعدد قراءات کو ثابت کرنے والی جملہ اَحادیث
- سبعہ اَحرف سے مراد اور قراءاتِ عشرہ کی حجیت
- قراءاتِ عشرہ کے اسانید اور ان کا تواتر
- قراءاتِ قرآنیہ کا مقام اور مستشرقین کے شبہات

مستشرقین کے نظریات کے علاوہ بعض مسلمان مفکرین بھی ہیں کہ قراءات کے بارے میں ان کا ذہن پوری طرح صاف نہیں یا تو وہ مستشرقین کے نظریات سے متاثر ہیں یا پھر اختلافِ قراءات کی اصل سے اُنہیں پوری شناسائی نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اُنہوں نے بھی اپنی تحریروں میں ایسے خیالات کا اِظہار کرنے میں باک محسوس نہیں کی، جن سے مختلف قراءات کی اہمیت اور جواز پر تشکیک کا پہلو اُجاگر ہوتا ہے۔ 'رشد' کی موجودہ اِشاعت میں ایسے مفکرین کے نظریات پر دو مضامین اہم ہیں۔ پہلا 'منکر قراءات تمنا عمادی کے نظریات کا جائزہ' از مولانا طاہر رحیمی رحمہ اللہ جبکہ دوسرا مضمون 'قراءات کے بارے میں اصلاحی اور غامدی کا مؤقف' ہے جو پروفیسر رفیق چودھری کے قلم سے ہے۔

اگرچہ 'رشد' میں شامل بیشتر مضامین نشر مکرر ہیں۔ یعنی ایسے ہیں جو پہلے سے طبع شدہ ہیں، لیکن ان تمام مضامین کو یکجا کرکے شائع کرنا اپنی جگہ بڑا اہم کام ہے۔ ہماری دانست میں ان موضوعات پر تحقیق و تفتیش کی مزید ضرورت ہے۔ ماہنامہ 'رشد' نے مذکورہ نمبر شائع کرکے اَہل علم کو اس بات کی تحریک دی ہے کہ وہ اپنے قلم کو جنبش دیں اور علمِ قراءات کے حوالے سے علم کے سمندر میں اتریں اور موتی تلاش کرکے لائیں تاکہ علم قراءات جیسا مقدس علم پاکستان میں بھی اپنی جڑیں مستحکم کرسکے۔ جس کو کئی عشروں کی دھول نے دھندلا کر رکھا ہے۔

ماہنامہ 'رشد' کا مذکورہ قراءات نمبر دراصل قراءاتِ سبعہ کا دفاع ہے اور ان لوگوں کے خیال کی تردید ہے جو سبعہ قراءات کو اجتہادی اَمر خیال کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ کے الفاظ بڑے واضح ہیں: «أنزل القرآن علی سبعة أحرف» اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس بات کی گنجائش ہی باقی نہیں رہ جاتی کہ قراءات کو اجتہادی کہا جائے بلکہ یہ اَمر مسلمہ ہے کہ جس طرح قرآن مجید کی عبارت منزل من اللہ ہے اسی طرح قراءات بھی منزل من اللہ ہیں۔ بعض حضرات اس رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ اگرچہ قرآن سبعہ اَحرف پر نازل ہوا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عمل سے تمام قراءات کو ختم کرکے پوری اُمت کو ایک قراءات پر اکٹھا کردیا۔ یہ خیال کم علمی کی بناء پر ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں جبکہ سبعہ اَحرف کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی۔ کوئی بھی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں تبدیلی کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ لہٰذا اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرنا بذاتِ خود غلط ہے۔ جہاں تک قرآن مجید کو جمع کرنے کا تعلق ہے تو یہ کام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پہلے ہی کرچکے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کارنامہ یہ ہے کہ اُنہوں نے قرآن مجید کو سبع اَحرف پر لکھوا کر جمع کیا۔ اس کا ثبوت اس بات سے بھی ملتا ہے کہ آذربائیجان اور آرمینیا کے مسلمانوں کے مابین جو تنازعہ مختلف قراءاتوں کی وجہ سے پیدا ہوا تھا، ہر قبیلہ کسی ایک قراءات کے مطابق تلاوت کرتا تھا۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام اور تابعین حضرات نے عملاً ان قراءات کو محفوظ رکھا۔ چونکہ ہر قبیلہ اپنی قراءات ہی کو درست خیال کرتا تھا اور دوسرے قبیلوں کی قراءات کو غلط قرار دیتا تھا، یعنی دوسری قراءات کو غلط سمجھتا تھا۔ یہ اَصل غلط فہمی تھی، جس کی درستی کیلئے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن یمان نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی عرض کی۔ أدرك هذه الأمة براہ کرام اس اُمت کو سنبھالنے کا بندوبست کیجئے۔ ان الفاظ سے ہی پتہ چل رہا ہے کہ آرمینیہ اور آذربائیجان میں اسی فتنہ کے پیدا ہوجانے کا اندیشہ تھا کہ کہیں سبعہ اَحرف ختم نہ ہوجائیں اور ایک ہی قراءات باقی رہ جائے۔ لہٰذا اس کا تدارک ضروری تھا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے منقول تمام قراءاتوں کی حفاظت کا بندوبست کیا جاسکے۔ چونکہ ہر قبیلہ اپنی ہی یعنی ایک ہی قراءات کو درست خیال کررہا تھا، لہٰذا اس فتنہ سے بچانا مقصود تھا اور دیگر قراءات کا منزل من اللہ ہونا باور کرانے کی ضرورت تھی اور سبعہ اَحرف کو محفوظ کرنا ضروری تھا۔ نیز یہ بات قیامت تک کیلئے ثابت کرنا مقصود تھی کہ قرآن صرف ایک قراءات پر نہیں بلکہ سبعہ اَحرف پر نازل ہوا ہے۔ لہٰذا ان تمام احرف کی پاسداری ضروری ہے اور صرف ایک قراءات کو تسلیم کرنا درست نہیں ہے۔

اَہل علم سے علمی و تحقیقی کام کروانا بذاتِ خود بڑا کٹھن کام ہے۔ علم تجوید و قراءات کے حوالے سے یہ کام اور بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشوار ہے کیونکہ عموماً اس علم کے شناور حضرات قلم کاری سے عاری ہوتے ہیں اور قلم کاری کا تجربہ رکھنے والے قابل قدر حضرات اس علم کی قدر سے محروم ہیں۔ اس حوالے سے اس خالص فنی علم پر اہل علم سے تحقیقی مضامین لکھوانا یقیناً جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ تاہم 'رشد' کے ذمہ دار حضرات اس جوئے شیر کو لانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے علومِ قرآنی کے حوالے سے اس اہم علم کو ماہنامہ 'رشد' کی شکل میں جمع کرکے انتہائی اہم خدمت سرانجام دی ہے۔

یہاں اِس بات کا تذکرہ بھی اِنتہائی ضروری ہے کہ انسان کی ہر کوشش توفیق الٰہی سے ہوتی ہے۔ یہ بات بھی مسلّم ہے کہ کوئی بھی انسانی کوشش تمام تر کامیابیوں کے باوجود کامل واکمل نہیں ہوتی اور نہ ہی کوئی شخص اپنی کوشش پر اتمام کا دعویٰ کرسکتا ہے۔ تکمیل واتمام کی سند صرف اور صرف کلام الٰہی کو حاصل ہے۔ اس تناظر میں یہ کہنا بے جا نہیں کہ ماہنامہ 'رشد' کا مذکورہ نمبر اگرچہ بنیادی طور پر قراءات کے دفاع میں شائع کیا گیا ہے لیکن عجب اتفاق ہے کہ اس میں بعض ایسی تحریریں بھی شامل ہیں، جن سے قراءات کی تنقیص وتردید کا پہلو بھی سامنے آتا ہے یا ان میں متنوع قراءات کی تردید میں مضبوط دلائل بھی مہیا ہوتے ہیں۔ مثلاً صفحہ ۳۴۵ پر ایک مضمون قواعد نحو پر قراءات قرآنیہ کے اَثرات کے عنوان سے ہے۔ یہ مضمون ڈاکٹر نبیل بن محمد ابراہیم کا ہے جس کا اُردو ترجمہ سمیع الرحمٰن نے کیا ہے۔ اس کا ذیلی عنوان 'قراءات قرآنیہ کے بارے میں نحویوں کا مؤقف' اس حوالے سے وہ لکھتے ہیں:

''حقیقت یہ ہے کہ نحوی جتنا قراءات قرآن کے بارے میں ایک دوسرے کا ردّ اور معارضہ کرتے ہیں، اتنا کسی اور علم میں نہیں کرتے، چنانچہ مختلف زمانوں میں قراءاتِ قرآنیہ اکثر نحاۃ کے اختلافات کا نشانہ بنی رہیں وہ انہیں کبھی غلط، کبھی ضعیف اور کبھی صحیح قرار دیتے رہے اور یہ اختلاف طویل ہوتا چلا گیا۔''

پھر مزید لکھتے ہیں: ''قواعد نحو کا مطالعہ کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ بعض نحویوں نے قراءات کی تردید کی ہے۔ خاص طور پر ان قراءات کی جو نحوی اِعتبار سے مشکل وپیچیدہ ہیں اور اس تردید کا سبب اُن کا یہ نظریہ وعقیدہ ہے کہ قراءات دراصل اختیارات قراء ہیں، جو ان کی ذاتی اِختراع ہیں نیز یہ رسول اللہﷺ سے تواتر سے منقول نہیں ہیں۔ اس بات کی تائید ابن منیر کے اس قول سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے زمخشری کے تعاقب میں آنے والے قول کے بارے میں اضافتوں کے درمیان فاصلہ کرنے والی ابن عامر کی قراءات کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ﴾ [الأنعام: ۱۳۷] اس آیت مبارکہ میں امام ابن عامر شامی لفظ قتل کو مرفوع اور شرکائھم کو اضافت کی وجہ سے مجرور پڑھتے ہیں۔ ابن منیر نے کہا کہ یہ زمخشری کا ظن ہے اور ابن عامر نے اس قراءت کو اپنی رائے سے پڑھا ہے۔''

اسکے علاوہ املائی اغلاط نے 'رشد' کے حسن کو گہنا دیا ہے۔ کاش یہ اغلاط اتنے خوبصورت علمی اور تحقیقی مجلّہ میں نہ ہوتیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ماہنامہ 'رشد' کی تیاری میں جلد بازی سے کام لیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ فہرست مضامین تیار کرتے ہوئے بھی احتیاط کو ملحوظ نہیں رکھا گیا اور بہت سے مضامین کا فہرست میں تذکرہ سرے سے نہیں ہے۔ مثلاً صفحہ ۲۸۷ سے لے کر ۳۸۹ تک کے تمام مضامین کا فہرست میں ذکر نہیں ہے اور مضامین کے عنوانات حسب ذیل ہیں:

① 'علم قراءات اور قراءات شاذۃ' یہ مضمون حافظ انس نضر مدنی کا ہے جو صفحہ ۲۸۷ سے لے کر صفحہ ۳۰۲ تک پھیلا ہے۔

② 'قراءات شاذہ تعارف اور شرعی حیثیت' یہ مضمون عمران ایوب لاہوری کا ہے جو صفحہ ۳۰۳ سے ۳۰۷ تک ہے۔

③ 'قراءات قرآنیہ میں اختلاف کی حکمتیں اور فوائد' یہ مضمون ڈاکٹر ابومجاہد عبدالعزیز القاری کا تحریر کردہ ہے، جس کا ترجمہ قاری محمد حسین نے کیا ہے۔ یہ مضمون صفحہ ۳۰۸ سے لے کر ۳۲۱ تک پھیلا ہوا ہے۔

④ 'مسائل عقیدہ پر قراءات کے اَثرات' یہ مضمون ڈاکٹر عبدالکریم ابراہیم صالح کا ہے جس کے مترجم قاری محمد حسین

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہ صفحہ ۳۲۲ سے لے کر صفحہ ۳۳۵ تک ہے۔

⑤ 'تفسیر قرآن میں قراءات کے اَثرات' اس کے لکھنے والے ڈاکٹر نبیل بن محمد ابراہیم ہیں۔ ترجمہ محمد عمران اسلم کا ہے۔ صفحہ ۳۳۶ سے لے کر صفحہ ۳۴۴ تک ہے۔

⑥ 'قواعد نحو میں قراءات قرآنیہ کے اَثرات' یہ مضمون بھی ڈاکٹر نبیل بن محمد ابراہیم کا ہے۔ مترجم سمیع الرحمٰن ہیں۔ یہ مضمون صفحہ ۳۴۵ سے لے کر صفحہ ۳۶۰ تک ہے۔

⑦ 'مسئلہ خلط قراءات اور علمی تحریرات کا فنی مقام' یہ مضمون حافظ حمزہ مدنی اور قاری فہد اللہ مراد نے مل کر لکھا ہے۔ صفحہ ۳۶۱ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۷۷ پر ختم ہوتا ہے۔

⑧ 'قرآن کریم کو قواعد موسیقی پر پڑھنے کی شرعی حیثیت' اس مضمون کو قاری فہد اللہ مراد نے لکھا ہے۔ صفحہ ۳۷۸ سے صفحہ ۳۹۱ تک پھیلا ہوا ہے۔

یہ تمام مضامین اپنے عنوانات کے اعتبار سے نہایت اہم ہیں لیکن فہرست میں ان آٹھ مضامین کا تذکرہ بالکل نہیں۔ ہم اَدب سے عرض کریں گے کہ ان مقامات کی نشاندہی سے ہرگز تنقیص مقصود نہیں، بلکہ حق تنقید کی ادائیگی میں انصاف برتنا ہے، تاکہ نقش ثانی میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے اور خوب سے خوب تر کی جستجو برقرار رہے۔

ہم ماہنامہ 'رشد' کے تمام کارپردازوں کو اس نمبر کی تیاری پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور بجا طور پر اُمید کرتے ہیں کہ یہ نمبر شائقین علم تجوید وقراءات کے لیے خصوصا اور محققین کے لیے عموماً اِنتہائی گراں بہا نعمت ثابت ہوگا۔

نوٹ: اطلاعاً عرض ہے کہ ماہنامہ 'رشد' کا دوسرا حصہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ اس پر تبصرہ ان شاء اللہ ماہنامہ التجوید کے اگلے شمارے میں شائع کیا جائے گا۔ قارئین انتظار فرمائیں۔

پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد طاہر، ایڈیٹر ماہنامہ التّجوید

[ا]

برصغیر پاک و ہند کو علوم وفنون کی ترویج و اِرتقاء میں خصوصی اَہمیت حاصل رہی ہے، یہاں کے علماء نے اَدب اور دیگر فنون میں معرکۃ الاراء یادگاریں ورثہ میں چھوڑی ہیں، مثال کے طور پر صاحب 'مشارق الأنوار' علامہ صغانی لاہوری رحمہ اللہ (م ۶۵۰ھ) ہی کو لیجئے جن کو اس مٹی نے جنم دیا اور مشرق وسطٰی میں دوران قیام اُنہوں نے 'العباب الذاخر' جیسی لغت تصنیف کی جو ابن منظور افریقی رحمہ اللہ (م ۷۱۱ھ) کی 'لسان العرب' سے بھی کئی لحاظ سے بہتر تسلیم کی گئی ہے، اسی طرح شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ (م ۱۷۶۳ء) سے لے کر تاحال علوم حدیث اور شروحاتِ حدیث میں علماء برصغیر کی شاندار خدمات عالم عرب میں بھی اَہل علم کے لیے اَہم مراجع کی حیثیت رکھتی ہیں۔

برصغیر کی علمی شخصیات اور کارناموں کی تفصیل علي متقي الهندي کی 'الثقافة الإسلامية في الهند'، آزاد علی بلگرامی کی 'سبحة المرجان'، عبدالحئ الحسنی کی 'نزهة الخواطر' اور ڈاکٹر زبید احمد کی عربی اَدبیات میں پاک و ہند کا حصہ، مترجم شاہد حسن رزاقی میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ برصغیر میں علوم القرآن میں سے بالخصوص علم القراءات پر نسبتاً کم توجہ رہی ہے، اگرچہ علامہ رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ (م ۱۳۰۸ھ) اور ان کے بھتیجوں امام القراء قاری عبداللہ مکی رحمہ اللہ (م ۱۹۱۹ء) اور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ القراء عبدالرحمٰن مکی الہٰ آبادی رحمہ اللہ (م۱۹۳۰ء) کی مساعی جمیلہ سے قراءات کی روایت اور شفوی حفاظت کا ہندوستان میں رواج ضرور ہوا، نتیجہ ہمارے یہاں جتنے مشاہیر قراء ہیں وہ تقریباً ان ہی حضرات کے تلامذہ اور سلسلہ میں سے ہیں، لیکن ملا علی القاری رحمہ اللہ (م۱۰۴۱ھ) اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (م۱۳۶۲ھ) کی تجوید اور قراءات پر چند تصنیفات 'تنشيط الطبع'، 'وجوه المثانی' اور جمال القرآن وغیرہ، قاری ابومحمد محی الاسلام کی 'شرح سبعة قراء ات' اور قاری فتح محمد صاحب رحمہ اللہ کی 'القصيدة الشاطبية' کی اُردو شرح 'عنایت رحمانی' اور 'کاشف العسر شرح ناظمة الزهر' قاری ظہیر الدین اعظمی کی إحياء المعاني اور چند رسالوں کے علاوہ کوئی قابل ذکر بنیادی نوعیت کا مواد نہیں ملتا۔

برصغیر کے نامور قراء کے حالات اور خدمات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے کرنل قاری مرزا بسم اللہ بیگ رحمہ اللہ (م۱۹۷۵ء) کی تالیف 'تذکرہ قاریان ھند' ملاحظہ کریں جو اس حوالے سے انتہائی بیش قیمت معلومات فراہم کرتی ہے۔

اِس لحاظ سے ماہنامہ 'رُشد' کے مدیر اور منتظمین قابل مبارکباد ہیں، جنہوں نے اس اہم پہلو پر جو براہِ راست قرآنی اَلفاظ سے متعلق ہے، پر اب تک ہونیوالے کام کو مفاد عامہ کے لیے دلکش ترتیب کے ساتھ پیش کرنے کی سعی کی ہے۔

میرے لیے یہ اَمر قابل اطمینان اور باعث شکر ہے کہ میں نے علم القراءات کے ایک ایسے پہلو پر قلم اٹھایا جس کا تعلق اس فن کی تاریخ و استناد پر استشراقی آراء کے نقد و تجزیہ کے ساتھ ہے، اس بحر ذخار میں پھینکے ہوئے میرے ایک کنکر نے اپنی گرداب میں کئی نوجوان مسلم سکالرز کو لیا، میرے ان عزیز تلامذہ میں سے خاص طور پر محمد فیروز الدین شاہ کھگہ، فرحت عزیز اور حفصہ نسرین نے باقاعدہ طور پر پنجاب یونیورسٹی میں لکھے گئے ایم۔فل کے مقالات میں اسی موضوع کو قابل بحث نکتہ بنایا اور میرے زیر نگرانی کام مکمل کیا۔ ان تحقیقات کو ماہرین فن اور علم حلقوں میں کافی پذیرائی حاصل ہوئی۔ میری نظر میں اس فنی موضوع پر ماہنامہ 'رُشد' کی اس قدر سنجیدہ علمی کاوش کے اَثرات فن قراءات کی اَہم اَبحاث سے شناسائی کے لیے اِنتہائی تاریخ ساز ثابت ہوں گے۔

جناب حافظ عبدالرحمٰن مدنی اور عزیزم ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی اس عظیم کام کی انجام دہی پر خصوصی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ اس مخلصانہ سعی کو قرآن کریم اور اسکی متنوع قراءت کے ثمرات سے بہرہ مند ہونے کا سبب بنائے۔ آمین!

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری
وائس چانسلر، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

[۲]

محترم مدیر ماہنامہ رشد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ماہنامہ رُشد قراءات نمبر موصول ہوا، رسالہ کے مندرجات دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ قراءات کے حوالے سے برصغیر پاک وہند کے ماحول میں ایک وسیع خلا موجود تھا جو الحمدللہ ماہنامہ رُشد قراءات نمبر نے کافی حد تک پورا کردیا ہے۔ مجلّہ کا ہر مضمون اپنی جگہ علمی اور تحقیقی مقام رکھتا ہے، لیکن اہل تحقیق کیلئے مقالات اور مخطوطات کے اشاریہ جات والا مضمون بہت مفید ہے۔ مجلّہ کی اہمیت وافادیت کے پیش نظر میری رائے یہ ہے کہ اس کا دیگر زبانوں خصوصاً عربی اور انگلش میں ضرور ترجمہ ہونا چاہئے۔ دُعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے۔

ڈاکٹر عبدالرء وف ظفر
چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، ڈائریکٹر سیرت چیئر، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۳]

محترم جناب قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ!

آپ کی جانب سے روانہ کردہ ماہنامہ 'رُشد' (قراء ات نمبر حصہ اوّل) بہت روز قبل موصول ہوا۔ جامعہ لاہور الاسلامیہ کی یہ کاوش نہایت ہی لائق تحسین ہے۔ اس سے قبل اُردو زبان میں ایسی جامع کوشش نہیں کی گئی۔ اس خصوصی شمارے میں قراء ات سے متعلق تحقیقی مواد کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ محققین کو اس خصوصی شمارے سے کافی راہنمائی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اِدارہ کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

محمد شفیق کوکب کے مضمون 'اِشاریہ بر موضوع علم تجوید و قراء ات' قارئین کیلئے نہایت کارآمد معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس خصوصی شمارے کے تمام مضامین نہایت ہی قابل قدر علماء و سکالر حضرات کی علمی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ شمارہ ایک ایسی علمی دستاویز ہے جس سے ہر شخص، خاص طور پر جن کو علوم القرآن سے لگاؤ ہے، اِستفادہ کر سکتا ہے۔ اس خصوصی شمارے کی اشاعت پر شعبہ اِسلامیات بلوچستان یونیوسٹی جامعہ لاہور کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔ والسلام!

پروفیسر ڈاکٹر غلام محمد جعفر

صدر شعبہ اسلامیات، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

[۴]

محترمی جناب مدیر اعلیٰ ماہنامہ 'رُشد' لاہور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کی طرف سے ماہنامہ 'رُشد' کا 'قراء ات نمبر' حصہ دوم موصول ہوا جس پر میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں، اس رسالہ کو میں نے جزوی طور پر پڑھا، اس حوالے سے چند معروضات پیش خدمت ہیں:

قرآن مجید علوم کا بیش بہا خزانہ اور گرانقدر مخزن ہے، علوم القرآن میں علم القراء ات کو بنیادی اَہمیت حاصل ہے لیکن دیگر علوم کی طرح یہ علم بھی قحط الرجال کا شکار ہے۔ علم القراء ات کی اِس اَہمیت کے پیش نظر ادارہ ماہنامہ 'رُشد' کی جانب سے اس خصوصی نمبر کی اِشاعت اس علم کی بہت بڑی خدمت ہے۔

مجلّہ کے عناوین اور مقالات جہاں ایک قاری کو بہت سی علمی معلومات فراہم کرتے ہیں وہاں ایک محقق کو مزید تحقیق کیلئے بہت سے پہلوؤں کی راہنمائی بھی کرتے ہیں۔ ان عنوانات کا انتخاب اِدارہ کا علم القراء ات سے گہری دلچسپی کا مظہر بھی ہے۔

اس مجلّہ کا ہر مقالہ علمی اعتبار سے ایک خصوصی اہمیت کا حامل ہے خصوصاً علم القراء ات سے متعلق کتب کی فہرست، بین الاقوامی سطح کی یونیورسٹیوں میں لکھے گئے تحقیقی مقالات کی فہرست اور مخطوطات کی فہرست محققین کے لیے بہت سُود مند ہوگی۔ ۹۳۶ صفحات پر مشتمل یہ ضخیم مجلّہ ترین ۵۳ مقالات پر مشتمل ہے۔ اس اِدارہ سے شائع ہونے والا ماہنامہ 'محدث' تحقیق کی دنیا میں اَہم مقام کا حامل ہے، تحقیق کی وہ روایت اس مجلّہ کے مقالات میں بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ بایں وجہ اس مجلّہ کو علم القراء ات کا انسائیکلوپیڈیا کہنا بے جا نہ ہوگا۔ ادارہ 'رُشد' کی جانب سے اس سے قبل بھی متعدد خصوصی نمبرز شائع ہو چکے ہیں ان نمبرز میں قراء ت کا یہ خصوصی نمبر ایک بہترین علمی اضافہ ہے۔

ڈاکٹر محفوظ احمد

چیئرمین اسلامک سٹڈیز ڈیپارٹمنٹ، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۵]

الحمد لله رب العلمین ، والصلاة والسلام علی سیّد المرسلین ، وعلی آله وصحبه أجمعین .

دو جلدوں پر مشتمل، ۱۶۰۰ سے زائد صفحات پر محیط ماہنامہ 'رُشد' کا قراءات نمبر دیکھنے کا موقع ملا، جامعہ لاہور الاسلامیہ اور مجلس التحقیق الاسلامی کے علماء اور سکالرز بجا طور پر اس علمی کارنامے پر فخر کر سکتے ہیں۔

برصغیر میں جہاں قرآن کی تفسیر، تشریح، اور ترجمہ پر کام ہوا، وہاں قراءات پر وہ کام نہیں ہوسکا جو اس علاقے میں ہونا چاہئے تھا جبکہ علماء اور قراءِ کرام کی ایک بڑی تعداد موجود تھی، اس کے بارے میں رُشد کے فاضل اِداریہ نویس نے لکھا ہے۔ مثلاً ہمارے ان اِداروں (خصوصاً برصغیر پاک و ہند) میں متنوع قراءاتِ قرآنیہ کو بطورِ نصاب پڑھانے سے صرفِ نظر کیا گیا ہے، بظاہر اس دیدہ دانستہ اغماض کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔'' [اداریہ قراءات نمبر جلد اوّل ص۲]

قراءات کی اَفادیت کے حوالے سے ص۲ پر رقم طراز ہیں:

''یہی قراءاتِ قرآنیہ تفسیر قرآن میں مجمل معنی کی وضاحت کررہی ہوتی ہیں، انہیں قراءات کی بنیاد پر اِستنباط اَحکام میں ایک فقیہ کو راجح مسلک کا علم ہوتا ہے، یہی قراءات عقیدہ سلف کی توضیح اور نکھار میں مدو معاون ثابت ہورہی ہوتی ہیں، انہی کی بنیاد پر قرآن کو وہ امتیاز اور اعجاز ملتا ہے، جس کا ذکر قرآن کریم میں کفار کو چیلنج کی صورت میں کیا گیا۔''

قراءات نمبر نے یہی کمی پوری کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قراءات کی اَہمیت کا اِحساس دلایا ہے تاکہ جو کمی رہ گئی ہے وہ پوری ہوسکے اور قرآنِ کریم کا حق اَدا ہوسکے۔

یہی ہدف پورا کرنے کے لیے ان شماروں میں تعارفِ قراءات، حجیتِ قراءات، کتبِ قراءات، منکرِ قراءات کے شبہات کا ردّ، تاریخِ قراءات، مباحثِ قراءات، قراءات کے حوالے سے اِعجاز قرآنی، علوم قراءات اور تاریخی کتب سے مختلف اَدوار میں قراءِ کرام کا ایک جامع تذکرہ شامل کیا گیا ہے۔

اس کاوش میں جہاں اُردو مراجع سے اِستفادہ کیا گیا وہاں عربی میں موجود مضامین کو بھی اردو کے قالب میں ڈھالا گیا۔ مختلف اَہل علم سے ان اُمور پر مضامین لکھوائے گئے۔ اور ایک نمایاں وصف یہ ہے کہ اِنکارِ قراءات کے حوالے سے کئی مضامین شامل اِشاعت کئے گئے ہیں جس میں منکرین کے اِعتراضات کا جائزہ لے کر ان کا مسکت جواب دیا گیا ہے۔

اس بھرپور کارنامہ کے باوصف اس میں ایک تشنگی کا احساس ہوتا ہے کہ اس میں ان اَداروں کا تعارف بھی شامل ہونا چاہئے تھا جو کہ عالم اسلام میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص اس فن کی ترویج اور اِشاعت کا کام کررہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ حافظ عبدالرحمن مدنی اور ان کے رُفقائے کرام کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ اُنہوں نے نہایت عرق ریزی اور جدوجہد سے یہ شمارے تیار کئے اور ان کو اِشاعت عام کے لیے نشر کیا، والحمد لله رب العالمین۔

ڈاکٹر سہیل حسن

اِدارہ تحقیقاتِ اسلامی، انٹرنیشنل اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد

[٦]

جناب سرپرست اعلیٰ مولانا عبدالرحمن مدنی صاحب حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت عطا کریں۔ آپ نے علمی کاوش کا سلسلہ جاری رکھ کر اُمت مسلمہ کی بڑی خدمت فرمائی ہے۔ آپ کے ساتھ جو اَحباب اس کام میں شریک ہیں وہ سارے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ مجلّہ 'رُشد' کی دو جلدیں میرے پیش نظر ہیں۔ ماشاء اللہ جلد اوّل پر ۱۹ مقامات اور جلد دوم میں بارہ مقامات پر جو عالمانہ اور فاضلانہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز میں مقالات لکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت عطا کریں۔

مجموعی اِعتبار سے 'رُشد' کا اَنداز بھی اچھا محققانہ بھی ہے۔ جلد اَوّل میں مولانا اِصلاحی صاحب کے بارے میں پروفیسر محمد رفیق چودھری صاحب کا مضمون پڑھا اس میں بعض جگہ تنقید میں ایسی زبان استعمال ہوئی ہے جو مناسب نہیں۔ تنقید کرتے ہوئے بھی آداب زبان کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ بہرحال مجموعی اعتبار سے یہ دونوں مجلدات وسیع علم ومعلومات پر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کی ٹیم کو مزید ہمت عطا کریں۔ آمین

ڈاکٹر حمید عبداللہ القادر

شعبہ اِسلامک اسٹڈیز، جامعہ پنجاب لاہور

[۷]

محترم ومکرم جناب حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ، سرپرست ماہنامہ 'رُشد' لاہور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کی طرف سے ماہنامہ 'محدث' لاہور کا تو ایک عرصہ سے قاری ہوں۔ مجلّہ مذکور کا ملک کے علمی حلقوں میں جو مقام ہے وہ اظہر من الشّمس ہے۔

غالباً دوسال سے ماہنامہ 'رُشد' نے چند خاص نمبر نکال کر بہت جلد علمی حلقوں میں مقام بنالیا ہے۔ میرے پیش نظر اس وقت رُشد بابت ماہ جون اور ماہ ستمبر ۲۰۰۹ء کے قراءات نمبر ہیں۔ ابھی تک سرسری طور پر نظر ڈالی ہے۔ فن تجوید وقراءات پر جو مضامین آپ نے جمع کردیئے ہیں یقیناً یہ ایک اَہم دستاویز ہے اگرچہ بعض مضامین پہلے سے مطبوع ہیں تاہم ان کا یکجا ہوجانا بھی خاصے کی چیز ہے کیونکہ یہ خالصتاً ایک فنی موضوع ہے۔ اس پر مستزاد یہ ہے کہ آپ تیسرا اور آخری نمبر لانے کی نوید بھی سنا رہے ہیں یقیناً اس میں بھی اسی پائے کے مضامین و مقالات لائیں گے۔ ناچیز کی طرف سے ان دو مجلّوں کی اِشاعت پر آپ کو اور آپ کی پوری ٹیم کو مبارک ہو۔ یہ چند سطور بطور 'وصولی کی رسید' سمجھ لیجئے۔ ان شاء اللہ تفصیلی طور پر بعد میں لکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید ہمت عطا فرمائے۔ والسلام مع الإکرام

ڈاکٹر محمد عبداللہ

ایسوسی ایٹ پروفیسر شیخ زاید اسلامک سنٹر، لاہور

[۸]

گرامی قدر مدیر ماہنامہ رشد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہنامہ رشد کی علم القراءات پر دو اشاعتیں موصول ہوئیں۔ ارسال پر شکر گذار ہوں۔ اللہ تعالی حجیت قراءات اور علوم القراءات کے تعارف کے حوالے سے آپ کی جہود مبارکہ کو قبول فرمائے۔ آمین

یہ ایک فطری بات ہے کہ ہر زبان کے بولنے والے اَنداز بیان اور لہجات میں مختلف ہوتے ہیں ایک ہی لغت بولنے والے متعدد قبائل میں درج ذیل اُمور کا اختلاف ناقابل اِنکار حقیقت ہے۔

① ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھنا
② حرکات کا اختلاف۔ چنانچہ ایک قبیلہ کسرہ پڑھتا ہے تو دوسرا فتحہ یا ضمہ۔
③ ایک مسمّٰی کے متعدد نام، ان وجوہِ اختلاف کا مشاہدہ برصغیر کی زبانوں میں بھی کیا جاسکتا ہے۔

قرآن حکیم جزیرۃ العرب کے متمدن مراکز کے اَندازِ بیان میں اُترا جبکہ گردونواح میں کئی قبائل آباد تھے جن کے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولنے کے مذکورہ بالا انداز تھے۔جب رسول اللہﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو قبائل عرب سے وفود کی آمد ہونے لگی جن کیلئے متمدن مراکز کی زبان غیر معتاد تھی اور ان کیلئے صحیح تلفظ ممکن نہ تھا،مثلاً قبیلہ ہذیل کا حاء کو 'عین' پڑھتے ہوئے 'حتی حین' کو 'عتی عین' پڑھنا،اور قبیلہ حمیر کا لام تعریف کو میم سے بدلتے ہوئے 'الحمد' کو 'امحمد' پڑھنا،'الصیام' کو 'امصیام' پڑھنا،تو ایسے لوگوں کو اپنے اپنے انداز میں تلاوت کی اِجازت دے دی گئی البتہ وہ جب درست تلفظ کے عادی ہوگئے تو یہ اِجازت منسوخ ہوگئی اور جو کلمات قرآنی فصاحت وبلاغت کے معیار پر پورا اترتے تھے اور انکے ساتھ تفسیری ولغوی فوائد وابستہ تھے ان کو باقی رکھا گیا۔تقدیم وتاخیر،حروف کی کمی وبیشی، اَنداز بیان کا تنوع دیگر زبانوں کی طرح عربی میں بھی تھا ان کا سماع جب رسول اللہﷺ سے مرفوعاً یا موقوفاً، قولاً یا سکوتاً وتحسیناً ہوا تو وہ قرآنی اِصطلاح میں قراءات کہلانے لگیں۔اور یہ وجوہ تغیر نقل در نقل اُمت میں چلے آرہے ہیں اس طرح قراءات کا سلسلہ سماعی ہے اَداء اور تلاوت میں قیاس کی گنجائش نہیں ہے کہ یہ منصوص ہیں۔اس پر درج ذیل دلائل بڑے واضح ہیں۔

① نبیﷺ کا بار بار جبریل اَمین علیہ السلام سے اُمت کی تخفیف کی بابت سوال کرنا۔

② سیدنا ہشام اور عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان سورۃ الفرقان میں اختلاف قراءت ہونا اور حضورﷺ کا دونوں کی تحسین کرنا۔

③ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا اپنے دو اَحباب کے ساتھ سورۃ نحل کی وجوہِ قراءت میں اِختلاف ہونا اور رسول اللہﷺ کا دونوں کی تصدیق کرنا۔

④ رسم قرآنی کا عام عربی رسم الخط سے مختلف لکھنا جیسے دَحٰی مشتق ہے دَحْوٌ سے اور جب کوئی کلمہ معتل الآخر واوی ہو تو اسکو الف سے بدلا جاتا ہے نہ کہ یاء سے جیسے دعو سے دعا۔لیکن رسم قرآنی میں دحا کی بجائے دحیٰ، یاء کے ساتھ،لکھا گیا ہے اور یہ کام صف اول کی جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہے۔اس میں قراءت کی بھی رعایت پیش نظر تھی۔پوری جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کا اس رسم الخط پر اِجماع ہے اور اُمت میں اس کو تلقی بالقبول بھی حاصل ہے جو از خود حجت ہیں۔

⑤ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی یہ حکمت عملی تھی کہ جہاں رسم الخط میں قراءاتِ مسموعہ کی گنجائش ہو، ان کو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نہج پر ہی لکھا جائے لیکن تقریباً ۴۱ مقامات میں رسم الخط کی یکسانیت میں متعدد قراءات کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مختلف مصاحف میں الگ رسم الخط میں لکھا۔جیسا کہ مصحف مدنی اور شامی میں 'سَارِعُوْا' بغیر واؤ کے اور دیگر مصاحف میں واؤ کے ساتھ لکھا ہوا ہے،اور ان مصاحف ستہ پر پوری جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔

⑥ اُمت میں قراءات کی نسبت جن مشہور قراءِ عشرہ کی طرف ہے وہ تمام کے تمام بالواسطہ یا بلا واسطہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فیض یافتہ ہیں۔جن صحابہ رضی اللہ عنہم پر رسول اللہﷺ نے 'ما أنا علیه و أصحابي' [جامع الترمذي: ۲۶۴۱] فرما کر ہی اظہار اِعتماد نہیں کیا بلکہ اُمت کو بھی ان کی اتباع کی تلقین کر دی۔

یہ وہ حقائق ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قراءات کا تعلق سماع سے ہے۔محض لغت سے اَز خود کوئی وجہ نکال کر اس کو قراءت قرار دینا قطعی غلط اور بے بنیاد ہے۔رہا یہ مسئلہ کہ کئی ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس اُن کے ذاتی مصاحف تھے جن میں موجود قراءات کو نظر اَنداز کر دیا گیا تو یہ سوال لاعلمی پر مبنی ہے،دراصل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو حضرات لکھنا جانتے تھے وہ حضورﷺ کی مجلس میں قرآنی متن اور تفسیر دونوں سنتے اور لکھتے تھے اس کے بعد دور دراز اَسفار میں چلے جاتے تھے۔اِس طرح وہ مصاحف متن کے اِعتبار سے بھی مکمل نہ تھے۔اور دوسرا یہ کہ ان میں اِضافات تفسیریہ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تھے جو کسی طور اصطلاحی قراءات قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جب متن ِقرآنی کو یکجا کرنے کا فیصلہ کیا تو ظاہر ہے کہ اضافاتِ تفسیر یہ کیلئے اس میں گنجائش نہیں تھی۔ لہٰذا رسم الخط ایسا اختیار کیا کہ قراءاتِ مسموعہ کی وجوہات پر محیط ہو سکے اور تقریباً ۴۱ مقامات میں ایک رسم الخط کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عثمانؓ نے ان کو مختلف مصاحف پر تقسیم کر دیا اور شخصی مصاحف کو جلا دیا کہ اُمت کے اندر اختلاف کا باعث تھے۔ علاوہ ازیں حضرت عثمانؓ نے ہر مصحف کے ساتھ ایک ماہر قاری بھی بھیجا جو لوگوں کو درست اَنداز میں پڑھا سکے اور محض لغت سے وجوہِ قراءات نکالنے کا سدِ باب ہو سکے۔ اس پر بھی صحابہ کرامؓ کا اجماع ہے۔ اگلے دور میں انہی قراءات مسموعہ کو مدوّن کیا گیا اور درس و تدریس نیز تالیف کے ذریعہ اخلاف تک منتقل کیا گیا۔ جن میں تفسیری فوائد کے علاوہ لغوی، نحوی اور اشتقاقات کے حوالے سے بھی اِستنباط کیا جا سکتا ہے۔ ایسے اِجماعی مسئلے سے انحراف کرنا، نہ صرف کہ کتاب اللہ کو مشکوک بنانے والی بات ہے بلکہ دین اسلام کی اَساس کو منہدم کرنے کے مترادف ہے۔

میں آخر میں ایک دفعہ پھر اس عظیم الشان کارنامے پر آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس دینی خدمت وحمیت کو قبول فرمائے اور اس مبارک سلسلہ کو آگے بڑھانے میں آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

قاری تاج اَفسر

شعبہ تفسیر وعلوم قرآن، بین الاقوامی اِسلامی یونیورسٹی، اِسلام آباد

[۹]

قابل صد احترام ڈاکٹر حمزہ مدنی صاحب حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آپ سب خیریت سے ہوں اور اللہ کی رضا والے کاموں میں اپنے اَوقات گزار رہے ہوں۔ دین کی سمجھ اور خدمت عطا ہونا بہت بڑی نعمت ہے۔ جامع اور علمی ماہنامہ 'رُشد' ملا۔ بالاستیعاب مطالعہ کرنے سے معذور ہوں۔ لیکن ایک نظر دوڑانے سے یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ بڑا وقیع علمی اور اسم با مسمّٰی رسالہ ہے۔ دُعا ہے کہ اُردو دان طبقہ کیلئے مفید ثابت ہو۔ بڑا قابلِ قدر کام ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر محمد عمر، پشاور یونیورسٹی، پشاور

[۱۰]

مکرمی ومحترمی جناب ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

خدا کرے کہ آپ مع اہل وعیال اور اَعزہ واحباب بخیر و عافیت ہوں۔ آپ کے ٹیلیفونک اِصرار کے زیر اثر رُشد کے 'قراءات نمبر' پر نہایت مختصر تبصرہ اَرسال خدمت کر رہا ہوں، قبول فرمایئے۔ تیسرے حصے کا شدت سے اِنتظار کر رہا ہوں۔ اللہ آپ کا حامی وناصر ہو۔

ماہنامہ 'رُشد' کے 'قراءات نمبر' کے دونوں حصے، مجھے فراہم فرما کر، آپ نے اَز حد شفقت فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ان دونوں حصوں کا میں مطالعہ نہ کر پاتا، تو علم کے نہایت اَہم حصہ سے محروم ہو کر رہ جاتا۔ میرے نزدیک یہ خاص نمبر، علم قراءات کے حوالہ سے انتہائی علمی، اَز حد قیمتی اور بہت ہی اَہم دستاویز ہے۔ میرے علم ومطالعہ کی حد تک، پاکستان میں اس قدر جامع اور دقیع کاوش، اس سے قبل، منظر عام پر نہیں آسکی۔ اس حوالے سے ہمارے سیکولر تعلیمیافتہ حضرات کے قلوب واَذہان میں، جو شکوک وشبہات، مستشرقین اور اُن کے مسلم تلامذہ کے قلم سے پیدا کئے گئے ہیں،

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے اِزالہ کیلئے یہ خصوصی شمارے، اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

یوں تو ان دونوں حصوں میں، سارے ہی مقالات بہت علمی، قیمتی اور معلومات افزاء ہیں، لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو میری نظر میں شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حصہ اوّل میں 'اختلافِ قراءاتِ قرآنیہ اور مستشرقین'، 'قراءات قرآنیہ اور مسلم متجددین'، 'قراءات قرآنیہ کا مقام اور مستشرقین کے شبہات'، 'قراءاتِ متواترہ اور ادارہ طلوعِ اسلام'، 'منکر قراءات، علامہ تمنا عمادی کے نظریات کا جائزہ'، 'قراءات کے بارے میں اصلاحی اور غامدی مؤقف' بہت بلند پایہ اور مُزیل شبہات مقالات ہیں، تاہم جس مضمون نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا، وہ حافظ محمد زبیر صاحب کا مقالہ 'قرآن اور قراءاتِ قرآنیہ کے ثابت ہونے کا ذریعہ' ہے۔ دوسرے حصہ کے مضامین بھی گراں قدر اور انتہائی اَہم ہیں۔ مطالعۂ قرآن کے دوران، جن اُمور پر میری نگاہ، بالعموم مرکوز رہتی ہے، وہ صرف ونحو سے متعلقہ نوادرات ہیں یا پھر لغوی تحقیق سے وابستہ قرآنی مفردات ہیں۔ اس پہلو سے، حصہ دوم کے بعض مقالات نے میرے سامنے غور وفکر اور علمی وتحقیق کے نئے راستے کھولے ہیں۔ اسی لحاظ سے، میں جن مقالات سے متاثر اور مستفید ہوا ہوں، اُن میں 'نظریہ النحو القرآنی، ایک تحقیقی جائزہ'، 'استشراقی نظریۂ اِرتقاء اور قراءاتِ قرآنیہ'، 'جمع قرآن، پرویزی افکار کا جائزہ'، 'نحوی ولغوی قراء کرام' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اس ضخیم اور قیمتی نمبر کی اِشاعت پر، میں آپ کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ سے دُعا گو ہوں کہ وہ آپ کی اس عظیم کاوش کو قبول ومنظور فرمائے اور عامۃ الناس کیلئے یہ نفع بخش بنا دے۔

پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد دین قاسمی
جی سی کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

[۱۱]

ماہنامہ 'رُشد' 'قراءات نمبر' [حصہ دوم]

ماہنامہ 'رُشد' کے ذمہ دار حضرات نے علم تجوید وقراءات کے حوالہ سے اپنی مساعی کو وقف کر رکھا ہے۔ ماہنامہ 'رُشد' قراءات نمبر کا یہ دوسرا حصہ ہے۔ حسبِ سابق یہ بھی خاصا ضخیم ہے اور ۹۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس سے بہت ہی قلیل عرصہ قبل وہ 'رُشد' کا حصہ اوّل شائع کر چکے ہیں۔ موجودہ نمبر میں بھی متعدد اہل علم کے مضامین شامل ہیں۔

ماہنامہ 'رُشد' کا حصہ دوم، نام سے بھی ظاہر ہے پہلے حصہ ہی کا تسلسل ہے۔ اس کی تیاری میں بھی انہوں نے خاصی محنت کی ہے اور بہت خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا ہے۔ حصہ دوم کے بیشتر مضامین کا عنوان علم قراءات کے اِختلافات، اسباب وعلل نیز قراءات کی حجیت ہے۔ جس پر اس علم کے شناور حضرات نے علمی موتیوں کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یقیناً یہ کوشش انتہائی اہم ہے۔

ماضی قریب میں بعض کوتاہ فہم حضرات کے ذہنوں میں اس سوچ نے جنم لیا کہ مختلف قراءات غلط ہیں، معاذ اللہ! ان میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا قرآن کے نظریۂ حفاظت کو متاثر کرتا ہے۔ حالانکہ ہمارے نزدیک بلکہ جمہور اہل علم کے ہاں مختلف قراءات کا وجود نظریہ حفاظتِ قرآن کیلئے بذات خود سب سے بڑی دلیل ہے کیونکہ حامل قرآن رحمت للعالمین محمدﷺ کے نطق سے منقول تمام طرقِ تلاوت آج تک پوری طرح محفوظ ہیں۔ جب طرقِ تلاوت اور اَندازِ تلاوت تک محفوظ ہیں تو عبارت میں کمی بیشی اَز خود بعید اَز اِمکان قرار پاتی ہے۔ رُشد کی موجودہ اِشاعت کے بیشتر مضامین میں اسی منفی سوچ پر محاکمہ اور مجادلہ کیا گیا ہے اور علمی وتحقیقی بنیادوں پر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سبعہ اَحرف برحق ہیں، محفوظ ہیں۔ ان میں تلاوت نہ صرف جائز بلکہ فرض کفایہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہنامہ ’رُشد‘ کے کارپردازوں کے مطابق وہ ماہنامہ ’رشد‘ کی تیسری جلد بھی پیش کرنے کا عزم لیے ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ رُشد کا نقش سوم علم تجوید وقراءات کے حوالے سے مزید علمی مباحث کا حصر کرے گا۔جس سے اس علم کے مزید خفیہ گوشے منور ہوں گے۔ ہماری دانست میں ماہنامہ ’رُشد‘ نے علم تجوید وقراءات کے حوالے سے مذکورہ نمبر شائع کرکے بڑے اہم فریضہ کو ادا کیا ہے۔ان خصوصی اِشاعتوں سے اہل علم اور تمام لوگوں کی توجہ اس علم کی تحصیل کی طرف راغب ہوگی۔ نیز رُشد میں شائع ہونے والے علمی جواہر پارے تحقیقی کام کرنے والوں کے لیے سنگ میل ثابت ہوں گے۔ ہم رشد کے نقش سوم کو نقش دوم اور نقش اول سے روشن تر اور بہتر دیکھنے کے متمنی ہیں۔جس کے ذریعے رشد وہدایت کی روشنی عام ہو اور علم قراءات کے حوالے سے ذہنوں پر چھائی تاریکیاں چھٹ سکیں۔

جناب قاری محمد ابراہیم میر محمدی کے شاگرد رشید ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی اور ان کے دیگر ساتھیوں کی جامعہ لاہور الاسلامیہ کو ایک عالمی اِدارہ کی صورت میں ڈھالنے کے لیے کاوشیں انتہائی مستحسن ہیں۔ بہرحال ماہنامہ ’رُشد‘ کے تمام رُفقاء کو ان قراءات نمبروں کی اشاعت پر بہت بہت مبارک۔ اللّٰھم زد فزد

پروفیسر ڈاکٹر مزمل اَحسن شیخ

[۱۲]

ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ، مدیر ماہنامہ رشد لاہور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ماہنامہ ’رُشد‘ لاہور ستمبر ’قراءات نمبر‘ (حصہ دوم) کی ضخیم جلد کی وصولی پر دلی مسرت ہوئی جب کہ اس سے پہلے آپ قراءات نمبر (حصہ اول) کی اِشاعت کا اعزاز بھی پا چکے ہیں۔میری معلومات کی حد تک کوئی بھی دوسرا مجلّہ ایسا مفید اور ضخیم سلسلہ شائع کرنے میں آپ کا ہم پلہ نہیں ہے۔ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ

’رُشد‘ کے حالیہ شمارہ میں بطور اِداریہ منفرد مقالے بعنوان ’قرآن مجید کا صوتی جمال اور اِسلامی کلچر‘ کے بعد ’حدیث وسنت‘ کے تحت ایک، ’حجیت قراءات‘ کے تحت چھ، ’فتاوی جات‘ کے تحت تین، ’تاریخ قراءات‘ کے تحت ایک، ’حدیث سبعہ اَحرف‘ کے تحت پانچ، ’مباحث قراءات‘ کے تحت چار، ’اعجاز قرآنی‘ کے تحت تین، ’تحقیق وتنقید‘ کے تحت چھ، ’انکارِ قراءات‘ کے تحت تین، ’علوم القراءات‘ کے تحت چار، ’متفرقات‘ کے تحت آٹھ، ’انٹرویوز‘ کے تحت معلومات سے بھرپور مقالات جیسے دو انٹرویوز، ’کتابیات‘ کے تحت چار اور ’سیر وسوانح‘ کے تحت دو قیمتی مقالے شامل ہیں۔ مجموعی طور پر ترپن علمی وتحقیقی مقالوں کی اشاعت آج کے مادی دور میں اِنتہائی قابل ستائش کاوش ہے۔اللھم تقبل فتقبل

عصرِ حاضر فکری یلغار اور میڈیا وار کا دور ہے۔ غالب قوتیں دورِ حاضر میں مسلمانوں کی ایمانی بنیاد اور فکری اَساس قرآن کے بارے میں طرح طرح کے شکوک وشبہات پھیلانے سے آگے بڑھ کر ایمان متزلزل کرنے کے درپے ہیں۔ اگر اَساس پر ایمان کھوکھلا ہو تو اس پر تعمیر شدہ شخصیت بھی کھوکھلی ہوتی ہے۔ایسی قوم اپنے دفاع کیلئے بھی اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوسکتی چہ جائیکہ دعوتِ قرآن لے کر اقوام عالم کے سامنے کھڑی ہو۔ان حالات میں قرآن کے بارے مختلف پہلوؤں سے پھیلائے گئے شبہات کا ردّ اَہم ترین عصری ضرورت ہے۔ ان شبہات کی تردید میں ’تلاوتِ قرآن‘ کے حوالے سے مسلمانوں میں رائج عشرہ قراءات کو علمی وفنی طور پر تواتر سے ثابت کرنیوالے مقالہ جات اِشاعتِ ہٰذا کا قیمتی اَثاثہ ہیں۔اور استشراق کے پھیلائے ہوئے گمراہ کن افکار کی بیخ کنی والے مقالات تو اس شمارے کا سرمایۂ افتخار ہیں۔

’رشد‘ کا یہ شمارہ اِنتہائی معلوماتی مواد کے ساتھ ساتھ عمدہ معیار طباعت سے بھی آراستہ ہے۔کمپوزنگ کی اغلاط ڈھونڈھے سے ملیں گی ایسی عمدہ کاوش پر ماہانہ ’رُشد‘ کی ادارتی ٹیم لائق صد تعریف وتحسین ہے اور سرپرست اعلیٰ لائق

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صد تکریم جناب حافظ عبدالرحمن مدنی ﷾ کیلئے اللہ تعالی کے حضور دعا گو ہوں کہ ان کا سایہ مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور اور کلیّۃ القران الکریم والعلوم الإسلامیہ پر تا دیر قائم رہے آمین ثم آمین

فاضل مدیر! آپ کی توجہ طلب ایک اَمر کی نشان دہی بھی کی جا رہی ہے کہ مجھے وصول ہونے والی کاپی میں متعدد صفحات نہیں پائے جاتے ہیں اگر یہ ایک کاپی کا مسئلہ ہے تو اس کی تلافی کی کوئی صورت پیدا کریں اور اگر یہ طباعتی کوتاہی تمام تر اِشاعت میں پائی جاتی ہے تو اس کی کڑی نگرانی کی جائے تاکہ ایسے عظیم علمی و تحقیقی کام اکمل ترین شکل میں اہل علم کے ہاتھوں میں یادگار رہیں کیونکہ آپ کی یہ مساعی ایک حوالہ جاتی اہمیت حاصل کرنے والی کاوش ہے۔

ڈاکٹر خالد ظفر اللہ

پرنسپل، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، سمندری، فیصل آباد

[۱۳]

رُشد قراءات نمبر (حصہ اول) کے اہم مقالات کا تعارفی جائزہ

’ماہنامہ رشد‘ کا قراءات نمبر اُردو زبان کے قالب میں علوم القرآن کے انتہائی اہم اور اساسی فن پر متنوع علمی مضامین کا پر مغز مجموعہ ہے، اہل عرب میں تو یہ فن اہل علم کی توجہ کا مرکز ٹھہرا ہے تاہم اس کے برعکس ہمارے ہاں عوام الناس تو ایک طرف، اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی قراءات کی حقیقت سے صحیح طور پر واقف نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ پاک وہند کے چند مخصوص فکری رجحانات کے حامل نمائندہ اہل علم نے قراءات کے اختلافات کو عجم کا فتنہ قرار دیتے ہوئے اس کی قرآنی حیثیت کا انکار کیا ہے۔

خود مسلم اہل علم میں اس موضوع پر بحث و مباحثہ نے مستشرقین اہل یورپ کیلئے کئی نکات اور سوالات کی گنجائش پیدا کی ہے، اس طرح قراءات کا موضوع قرآن کریم کے متن میں براہِ راست صحت و تواتر کے حوالے سے ایک نازک حیثیت اختیار کر گیا ہے، جس کو علمی بنیادوں پر سہل انداز میں پیش کرنے کی ازبس ضرورت ہے، ظاہر ہے کہ یہ کام ماہرین فن کا ہے، عام آدمی کو اس سے چنداں مَس نہیں ہے، ماہنامہ رشد کے مدیر اور منتظمین اس حوالے سے واقعتاً مبارک باد کے مستحق ہیں جنہوں نے اُردو زبان میں ایک ضخیم ’قراءات نمبر‘ شائع کر کے اس اہم ضرورت کو پورا کیا ہے، یہ خصوصی شمارہ بطور حصہ اول چھپا ہے اور دوسرے حصہ کی تیاریاں تکمیل کے مراحل سے گذر رہی ہیں، اس حصہ میں تقریباً تین درجن کے قریب مقالات شامل ہیں، جن میں سے دس مضامین عربی سے اردو میں جبکہ ایک مضمون انگریزی سے اردو میں منتقل کر کے شامل اشاعت کیا گیا ہے، اس شمارہ کے بعض مضامین فنی حیثیت سے انتہائی علمی اور قابل قدر ہیں، اہمیت کے پیش نظر ذیل میں چند اہم مقالات کا تعارفی جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

اداریہ میں مدارس دینیہ میں تدریس قراءات کی ضرورت اور ’ماہنامہ رشد‘ کے قراءات نمبر کی اشاعت کا پس منظر بیان کرتے ہوئے قراءات کے تفسیر و فقہ پر اثرات، استنباطِ احکام اور نصوص کے ظاہری تعارض میں اس علم کی افادیت پر بحث کی گئی ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ عصر حاضر میں مدارس دینیہ قراءات کی درس و تدریس پر وہ التفات نہیں دے رہے جو ماضی میں ان کا طرہ رہا ہے، اس ضمن میں منتظمینِ مدارس سے یہ توقع کی گئی ہے کہ وہ متنوع قراءات کی افادیت کے پیش نظر انکو بطورِ نصاب شامل کریں گے، تاکہ قرآن کے معانی و مفاہیم، سلف کے منہج کے مطابق سمجھ آسکیں، اسی طرح قراءات کو فتنۂ عجم کہنے والوں کا علمی بنیادوں پر معارضہ ہو سکے، اداریہ میں واضح کیا گیا ہے کہ مغرب

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سیاسی اور فکری غلبے کے نتیجے میں جب مسلمانوں کے دین و ایمان سے متعلقہ علوم پر بھی مستشرقین نے یلغار کی، تو انہیں محمد ﷺ کی سنت وسیرت کا کمال اور قرآن کی حفاظت کا اعجاز بہت کھٹکا، چنانچہ انہوں نے سیرت رسول ﷺ کے بارے میں شبہات پھیلائے تو دوسری طرف قرآن کی قراءات کو فتنۂ عجم بتا کر اشکالات پیدا کرنیکی کوشش کی، حالانکہ قراءات کا تنوع قرآن کے اعجاز ہی کا ایک پہلو ہے اور اسمیں اختلاف کا تضاد ممکن ہی نہیں [ص ٦]۔

'قرآن کریم کی روشنی میں ثبوتِ قراءات' کے عنوان سے قاری صہیب احمد میر محمدی کی عربی تصنیف جبیرة الجراحات في حجية القراءات کی ایک فصل کا اردو ترجمہ شامل اشاعت ہے، یہ ترجمہ قاری محمد صفدر نے کیا ہے، اس میں قرآنی آیت وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ [الحج:٧٨] کے تحت ڈاکٹر بصری کی 'اثر القراءات فی الفقہ الاسلامی' ص ١١٨ سے نقل کیا گیا ہے کہ ''یہ آسانی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے لہجاتِ عرب کی مناسبت سے قراءات بھی مختلف ہوتیں، کیونکہ انسان بچپن سے بڑھاپے تک جو زبان بولتا ہے اس کو یکبارگی چھوڑنا یقیناً ایک مشکل کام ہے، مذکورہ آیت ہر قسم کے رفعِ حرج پر دلالت کرتی ہے۔'' [ص ٩] میری نظر میں یہ استنباط استیناس کے قبیل سے ہے۔ تاہم عمومی نظر میں اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔

ایک اہم مضمون 'احادیث مبارکہ میں وارد شدہ قراءات...... ایک جائزہ' ڈاکٹر احمد عیسی المعصراوی کی کتاب القراءات الواردة في السنة کی کل ١٩٦ روایات میں سے ان ٢٦ منتخب احادیث کا اُردو ترجمہ ہے جن میں برصغیر پاک وہند میں مروّجہ روایتِ حفص سے دیگر قراءات کا فرق بیان کیا گیا ہے، یہ ترجمہ وانتخاب مجلس التحقیق الاسلامی لاہور کے رکن عمران حیدر نے کیا ہے، یہ مضمون اس لحاظ سے ایک منفرد کاوش ہے کہ اس میں حدیث سبعہ أحرف سے قطع نظر حدیث وسنت کی روشنی میں متنوع نصوص سے ثبوت قراءات کو موضوع بنایا گیا ہے، مختلف کتب احادیث میں قراءات سے متعلقہ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وہ نبی کریم ﷺ کی طرف یا کسی صحابی کی طرف منسوب ہیں، ان میں سے کچھ قراءات متواترہ بھی ہیں، کچھ احادیث صحیح اور کچھ ضعیف ہیں، مذکورہ احادیث باعتبار سند درجہ صحت کو پہنچتی ہیں، لیکن رسم عثمانی سے مطابقت نہیں رکھتی، کیونکہ کتب سنن، قراءات کی توجیہات بیان کرنے کے بجائے صرف جمعِ احادیث تک محدود رہتی ہیں، تاہم جن تین شرائط پر قراءات کے قبول ورد کا مدار ہے مثلاً ① وہ قراءت صحیح سند سے مروی ہو۔ ② رسم عثمانی کے موافق ہو اگرچہ احتمالاً ہی ہو۔ ③ نحوی وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کے موافق ہو۔

وہی قرآنی حیثیت سے معتبر قرار پاتی ہیں، ہمارے زمانہ میں جن قراءات میں یہ تینوں شرائط پائی جاتی ہیں، وہ قراءاتِ عشرہ ہیں، جن کو پوری اُمت سے تلقی بالقبول حاصل ہے اور صدرِ اول سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جب تک کوئی قراءت نقل تواتر سے ثابت نہیں ہو جاتی اس وقت تک نہ تو اسے مصحف میں لکھا جاسکتا ہے اور نہ ہی بطورِ قرآن کریم اس کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ [ص ١٩ ملخصاً] مقالہ ہذا میں منتخب ٢٦ سورتوں کی احادیث ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تخریج کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے بانی وسرپرست حافظ عبدالرحمن مدنی کا مضمون 'قرآن کریم کے متنوع لہجات اور ان کی حجیت' بھی عام فہم انداز میں قراءات کے مسئلہ کو سلجھانے میں انتہائی مفید بیان ہے، ایک جگہ لکھتے ہیں: ''یہ مختلف لب ولہجے دیکھ کر بعض لوگ اشکال کا شکار ہو جاتے ہیں کہ کیا قرآن مجید میں بھی اختلاف ہے، حالانکہ یہ قرآن پاک کا اختلاف نہیں۔ آسان انداز میں یہ بات یوں سمجھئے کہ دنیا کی ہر زبان کی اندر لب ولہجہ کا اختلاف ہے۔ مثال کے طور پر

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اردو زبان کو ہی لے لیں، اس میں ایک لفظ ہے ناپ تول، بعض لوگ اسے ناپ تول کہتے ہیں جبکہ بعض لوگ ماپ تول، اس کے علاوہ ایک لفظ سسر ہے، بعض لوگ اسے سسر اور بعض اسے خسر کہتے ہیں۔ انگریزی زبان کا ایک لفظ ہے شیڈول، بعض انگلش بولنے والے اسے شیڈول اور بعض سیکیجوئل کہتے ہیں۔ کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کرسکتا کہ ایک غلط ہے اور دوسرا صحیح۔'' [ص ۴۱]

'احادیث رسول کی روشنی میں ثبوت قراءات' فن قراءات کی عالمی شہرت کی حامل مستند شخصیت علامہ عبدالفتاح القاضی کی تصنیف 'ابحاث فی القرآن الکریم' اور قاری صہیب میر محمدی کی 'جبیرۃ الجراحات' سے ماخوذ ہے، ترجمہ قاری محمد صفدر کے ہاتھوں انجام پایا ہے، جس میں تقریباً نو احادیث مبارکہ کی روشنی میں مسئلہ قراءات کو ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ متعدد وضاحتیں اور فوائد وتنبیہات شامل کی گئی ہیں، واضح رہے کہ اکثر روایات صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مسند احمد وغیرہ سے منقول ہیں۔

اگلا مضمون بھی قاری صہیب میر محمدی کی مذکورہ تالیف کی دو فصلوں کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے، جس میں 'قراءات کا ثبوت' اجماعِ امت کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے، یہ ترجمہ قاری محمد صفدر نے کیا ہے، اس مقالہ میں علامہ سیوطی، قسطلانی، ابن جزری، ابن نجیم، علامہ زرکشی، امام طبری، ابواسحاق زجاج، ابن خالویہ، امام غزالی، امام خطابی، سبکیؒ اور دیگر رحمۃ اللہ علیہم کے اقوال سے قراءات کی حجیت، ان کے تواتر اور قرآن ہونے کو مصرح کیا گیا ہے، امام ابوشامہؒ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ''منزل حروف سبعہ میں سے کسی ایک کا انکار کرنے پر نبی ﷺ نے کفر کا حکم لگایا ہے۔ [ص ۶۷]

تاریخ قراءات کے حوالہ سے 'برصغیر پاک وہند میں تجوید وقراءات کا آغاز وارتقاء' کے عنوان سے اہم تحریر شامل اشاعت کی گئی، یہ مضمون شیخ القراء قاری اظہار تھانویؒ کے افادات پر مبنی ہے، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انگریزوں کے مظالم کی تاب نہ لاتے ہوئے برصغیر پاک و ہند کے بعض معزز خاندانوں نے ہجرت کا منصوبہ بنایا، حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے تھانہ بھون سے اور ردّ عیسائیت کے پاسبان حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ نے کیرانہ سے اور جناب محمد بشیر خانؒ، انکے بڑے بھائی اور ان کے خاندان سمیت سترہ افراد نے ہندوستان سے مکہ معظّمہ کی طرف ہجرت فرمائی، اللہ تعالیٰ نے علم قراءات کی خدمت کیلئے ان افراد میں سے اکثریت کو قبولیت بخشی، ۱۸۷۶ء میں حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے مل کر مکہ مکرمہ میں 'مدرسہ صولتیہ' قائم کیا، جناب محمد بشیر خانؒ کے تین صاحبزادے تھے: بڑا بیٹا عبداللہ، اس سے چھوٹا عبدالرحمٰن اور سب سے چھوٹا حبیب الرحمٰن تھا، بشیر خان نے مذکورہ تینوں صاحبزادوں کو مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی سرپرستی میں دیا، قاری عبداللہ نے مدرسہ صولتیہ ہی میں عظیم قاری ابراہیم سعد بن علی الازہریؒ سے علم قراءات سیکھا، قاری عبداللہ مکیؒ کے دورانِ تدریس مولانا رحمت اللہ نے شیخ ابراہیم سعد سے کہا ''میں سمجھتا ہوں کہ قاری عبداللہ نے بڑی مہارت حاصل کر لی ہے، ہندوستان میں ان کی نظیر ومثال نہیں'' تو اس پر استادِ محترم شیخ ابراہیم سعد بن علی الازہریؒ نے فرمایا بل لا نظیر له في العالم یعنی اس وقت پورے عالم میں اس کی نظیر نہیں ہے، آپ حرم میں نمازِ تراویح پڑھاتے تھے، جناب بشیر احمد خان کے دوسرے بیٹے قاری عبدالرحمٰن نے اپنے بھائی قاری عبداللہ سے اس فن کو سیکھا اور مہارت تامہ حاصل کی، ایک دن مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اور مولانا حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ نے باہم مشورہ کر کے متعدد علماء وصلحاء کی موجودگی میں دونوں بھائیوں عبداللہ اور عبدالرحمٰن کو بلا بھیجا، مولانا رحمت اللہ نے دونوں بھائیوں (یعنی اپنے بھتیجوں) کو مخاطب کر کے فرمایا 'عبداللہ کو تو میں یہاں مدرسہ صولتیہ کیلئے رکھتا ہوں اور عبدالرحمٰن تم کو حکم دیتا ہوں تم ہندوستان جا کر قرآن کی خدمت کرو اور تجوید وعلوم قراءات کی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترویج کرو، نیز مصری اور عربی لہجوں کی بھی تعلیم دو جن سے اہل ہند نابلد ہیں، [ص۷۳] چنانچہ آپ ہندوستان پلٹے اور جامع العلوم کانپور میں تدریسی سرگرمیوں میں مصروف رہے، یہاں آپ سے بہت سے لوگوں نے فیضِ علمی پایا، جبکہ تیسرے فرزند قاری حبیب الرحمٰن تھے، جنہوں نے اپنے بڑے بھائی قاری عبداللہ سے فن قراءات سیکھا، انتہائی پرکشش آواز پائی، مدرسہ صولیتہ میں تدریس اور حرم میں قرآن سناتے رہے، لکھنؤ میں مدرسہ عالیہ فرقانیہ میں بھی تدریسی فرائض سرانجام دئے، اس دور میں قاری محمد حسنؒ سے استفادہ کیا، اس طرح یہ خانوادہ ہندوستان میں علم قراءات وتجوید کو مستقل بنیادوں پر پھیلانے کا سبب بنا، دوسرا خاندان علی گڑھ کے معزز فرزند جیون علیؒ کے دو بیٹوں عبدالخالق اور چھوٹے بیٹے عبدالمالک پر مشتمل تھا، یہ دونوں بیٹے مدرسہ صولیتہ میں پڑھتے رہے اور روایت حفص کی تکمیل کے بعد وطن واپس تشریف لائے، دونوں نے مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے، قاری عبدالخالقؒ کے نامور تلامذہ میں سے قاری اظہار احمد تھانویؒ بھی شامل ہیں، جبکہ استاذ القراء قاری عبدالمالک نے ہندوستان اور پاکستان دونوں ملکوں میں تدریس فرمائی، ہندوستان تشریف آوری کے بعد انہیں مدرسہ تجوید القرآن سہارنپور میں تدریس علم تجوید وقراءات کی دعوت دی گئی جسے آپ نے بخوشی قبول فرمایا، یہیں دوران محفلِ قراءات مولانا اشرف علی تھانویؒ جلسہ میں تشریف فرما تھے، قاری عبدالمالک کی تلاوت سننے کے بعد خوشی کا اظہار کیا اور درخواست کی کہ آپ میرے ہاں امداد العلوم تھانہ بھون میں علم تجوید وقراءات میں خدمت سرانجام دیں، آپ کی پانچ یا پندرہ روپے تنخواہ مقرر ہوئی، آپ کی خدمات سے تھانہ بھون میں اس علم کو کافی فروغ ملا، قاری اظہار احمد تھانویؒ نے آپ سے خوب استفادہ فرمایا، قاری صاحب نے جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد، دار العلوم اسلامیہ لاہور، مدرسہ تعلیم القرآن مکھڈ (کیمل پور)، مدرسہ تجوید القرآن مسجد چینیانوالی اہلحدیث لاہور میں فیض رسانی کرنے کے بعد ۱۹۸۱ء میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں ایسوسی ایٹ پروفیسر متعین ہوئے، آپکے نامور تلامذہ میں قاری یحیٰی رسولنگری، قاری محمد ادریس عاصم اور قاری احمد میاں تھانوی وغیرہ شامل ہیں، آپ نے اس فن پر متعدد کتب بھی تالیف کیں۔

علم تجوید وقراءات میں اہلِ حدیث قراء کے کردار کے حوالے سے حافظ میاں نذیر حسین محدث دہلویؒ، حافظ محمد لکھویؒ، مولانا عبدالستار دہلویؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا میر سیالکوٹیؒ، نواب صدیق حسن خانؒ اور حافظ محمد گوندلویؒ وغیرہ معروف حیثیت رکھتے ہیں، عصر حاضر میں اس فن کی اشاعت وترویج کے حوالے سے اہل حدیث قراء کرام میں قاری محمد یحیٰی رسولنگری، قاری محمد ادریس عاصم، قاری عزیر احمد اور قاری ابراہیم میر محمدی کے نام قابلِ ذکر ہیں، غرض یہ مقالہ برصغیر میں علم قراءات کی ترویج واشاعت کے ضمن میں ایک عمدہ تعارفی دستاویز ہے، مناسب ہوتا اگر مولانا محمد صدیق ارکانی کا مقالہ 'برصغیر پاک و ہند کے قراء کرام کی سندات' بھی ترتیب کے اعتبار سے ماسبق مقالہ کے ساتھ طبع ہوتا، جس میں واضح کیا گیا ہے کہ سلسلہ سندِ حدیث کی طرح سند قرآن بھی موجود ہے اور اس ضمن میں شیخ المشائخ قاری محی الاسلام پانی پتیؒ کی تالیف 'شجرۂ قراءات سبعہ' یعنی قراء سبعہ کی اسانید، شیخ القراء قاری اظہار احمد تھانوی کی 'شجرۃ الاساتذہ' اور مرزا بسم اللہ بیگ کی تالیف 'تذکرہ قاریان ہند' وغیرہ سے مدد لیتے ہوئے فاضل مقالہ نگار نے برصغیر پاک و ہند کے قراء کرام کی تین سندیں تیار کی ہیں اور آخر میں چند مستند مشائخ قراءات کے تلامذہ کی فہرست بھی دے دی ہے تاکہ موجودہ دور کے ہر قاری قرآن کیلئے اپنا سلسلہ متعین کرنا آسان ہو، یہ مضمون اپنی افادیت کے اعتبار سے اس لحاظ سے وقعت کا حامل ہے کہ متواتر طریق پر قراءات کا وجود آنحضرت ﷺ تک پوری حفاظت کے ساتھ پیش کی جا سکتا ہے گو اس قدر عظیم تواتر میں سند کا اہتمام ضروری نہیں رہتا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث سبعہ أحرف کے حوالے سے تین مقالات اس مجلّہ کی زینت ہیں، پہلا مقالہ مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ کلیۃ القرآن کے سابق سربراہ شیخ عبدالعزیز القاری حفظہ اللہ کا ہے جس میں انہوں نے قرآن کی متعدد قراءات کو ثابت کرنے والی حدیث سبعہ أحرف کے متواتر ہونے کو مبرھن کیا ہے، نیز اس کی مختلف اسانید اور متون کی ترویج کرنے والے محدثین کا ذکر کیا ہے، اس حوالے سے دوسرا مضمون ڈاکٹر مفتی عبدالواحد صاحب کا ہے جس میں ڈاکٹر صاحب نے سبعہ أحرف کی مراد کی تعین اور قراءات عشرہ کی حجیت کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے، خاص طور پر صحت ِقراءات کیلئے جو ضابطہ متقدمین سے طے چلا آرہا ہے اُس پر متاخرین کا یہ اعتراض کہ اس میں تواتر روایت کو شرط قرار نہیں دیا گیا لہٰذا قراءات کو متواتر کیونکر کہا جا سکتا ہے؟ کے جواب میں علامہ زرقانیؒ کا قول مناھل العرفان سے نقل کیا گیا ہے، جس میں ہے کہ ''مقبول قراءات کے بارے میں (ضابطہ کے) یہ تین ارکان علم قطعی کا فائدہ دینے میں تواتر کے مساوی ہیں، اس مساوات کا بیان یہ ہے کہ مصحف کے اندر (کتابت شدہ صورت میں) جو کچھ ہے اس پر سب سے بہتر زمانہ یعنی صحابہ کے زمانہ کے ائمہ کا تواتر اور اجماع تھا، پھر جب کسی وجہ کی روایت کی سند صحیح ہو تو قواعد لغت اور مصحف متواتر کی رسم کے ساتھ موافقت روایت کے علم قطعی کا فائدہ پر قرینہ بن جاتی ہے، اگرچہ روایت احاد میں سے ہو، نیز یہ بھی مت بھولو کہ علم حدیث میں یہ بات طے شدہ ہے کہ قرائن کے ہوتے ہوئے خبر واحد علم قطعی کا فائدہ دیتی ہے، گویا مصحف کے متواتر وثقہ بننے سے بیشتر تو سند میں تواتر کو طلب کیا جا سکتا تھا لیکن متفقہ مصحف کے وجود کے بعد روایت کی صحت وشہرت ہی کافی ہے جبکہ وہ رسم خط اور عربی زبان کے موافق ہو۔'' [ص ۱۳۷]، اس موضوع پر تیسرا مضمون مفتی تقی عثمانی صاحب کی معروف کتاب علوم القرآن کے باب سوم سے ماخوذ، شامل اشاعت ہے، ہمارے مطالعہ کی حد تک غالباً یہ تحریر اس موضوع پر اردو زبان میں سب سے جامع تحریر ہے، مفتی صاحب موصوف کے نزدیک سبعہ أحرف کی سب سے بہتر تشریح اور تعبیر یہ ہے کہ حدیث میں حروف کے اختلاف سے مراد قراءتوں کا اختلاف ہے اور سات حروف سے مراد، اختلافِ قراءات کی سات نوعیتیں ہیں، گو ان سات نوعیّتوں کی تعین میں محققین حضرات کے اقوال میں تھوڑا بہت فرق ہے کیونکہ ہر ایک نے قراءات کی انواع کا استقراء اپنے طور پر الگ الگ کیا ہے، ان میں جن صاحب کا استقرء سب سے زیادہ منضبط، مستحکم اور جامع ومانع ہے، وہ امام ابوالفضل رازیؒ ہیں۔ [دیکھئے ص ۱۴۶]

'مروجہ قراءات قرآنیہ اور مطبوع مصاحف کا جائزہ' کے عنوان سے قاری محمد مصطفی راسخ، رکن مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور کا اہم مقالہ ہے، اس میں روایت حفص کے علاوہ ورش، قالون اور روایت دوری پر مشتمل مختلف اکنافِ عالم سے چھپے ہوئے مصاحف کے نمونہ جات پیش کرتے ہوئے اس حقیقت کو ظاہر کیا ہے کہ ہمارے دیار میں بھی قراءات کے طلبہ جب مذکورہ روایات کو ادا کرتے ہیں تو ان روایات سے سرمو فرق نہیں آتا، جس سے حفص کے علاوہ دیگر روایات کا تواتر ثابت ہوتا ہے۔

ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی سلمہ کا مضمون 'تعارف علم قراءات ...... اہم سوالات و جوابات' آسان اسلوب میں قراءات سے متعلقہ اہم اور پیچیدہ مباحث کے حل پر مشتمل ایک وقیع مقالہ ہے، اس مضمون کو پڑھنے سے ایک عام قاری بھی اس مشکل فن کی تاریخی مباحث سے واقف ہوسکتا ہے۔ متقدمین میں مکی ابن ابی طالب القیسی کی کتاب 'الابانۃ عن معانی القراءات' بھی اسی اسلوب کی حامل ہے، یہ اسلوب زیادہ مفید اور قابل فہم ہے، راقم کے خیال میں اس مضمون کو اس شمارہ کے اولین تعارفی مضامین میں شامل ہونا چاہئے تھا، الغرض یہ مقالہ اس پورے شمارے کا مرکزی اور بیش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیمت حصہ ہے جو بطور قسط اول شامل ہے۔قسط دوم اگلے شمارے کا حصہ ہوگی، ہماری تجویز کے مطابق اس مقالہ کو کتابی صورت میں شائع کر کے مدارس وجامعات میں نصاب کا حصہ بنانے کی بھی ضرورت ہے،البتہ اس کی کتابی صورت میں اشاعت سے قبل حوالہ جات وحواشی نیز تنقیح وتحقیق کا مزید اہتمام درکار ہوگا،موصوف ایک جگہ قراءات اور قرآن میں فرق بیان کرتے ہوئے انتہائی جامعیت سے لکھتے ہیں کہ ’قرآن کہتے ہیں ان الفاظ وحی کو جو منزل من اللہ ہیں اور قراءات اسی قرآن کی خبر کو کہتے ہیں‘[ص ۲۴۸] اس مقالہ میں قراءات سے متعلق بیس اہم سوالات کے عمدہ جوابات دئے گئے ہیں، بقیہ چالیس سوالات کے جوابات اگلے شمارہ میں شائع ہوں گے۔

اگلا مضمون ’علم قراءات اور قراءات شاذہ‘ کے عنوان سے حافظ انس نضر مدنی کا تحریر کردہ ہے، جو اس سے قبل نومبر/ دسمبر ۰۷ء کے اسی مجلّہ میں شائع ہو چکا ہے،قراءات کے صحیح ہونے کیلئے جن تین ارکان کا ضابطہ قراء کے ہاں معروف ہے، اگر ان ارکان میں سے ایک رکن بھی رہ جائے تو وہ قراءتِ شاذہ کہلائے گی،قراءاتِ شاذہ کے چار معروف قراء ہیں: ① حسن بصریؒ ② ابن محیصنؒ ③ یحییٰ الیزیدیؒ ④ امام اعمشؒ

شاذہ قراءات کو نماز میں پڑھنا جائز نہیں ہے البتہ ان کا فائدہ تفسیر وفقہ میں مشاہدہ کیا جاتا ہے،تفصیل کیلئے اسلم صدیق صاحب کا مقالہ برائے ایم فل ’قراءات شاذہ اور تفسیر وفقہ پر اثرات‘ مطبوعہ شیخ زاید اسلامک سنٹر، جامعہ پنجاب لاہور، ملاحظہ کیا جائے جو اس جیسے اہم موضوعات پر ایک عمدہ کاوش ہے، اس مضمون کے مندرجات بھی اس مقالہ سے خارج نہیں ہیں، اس سے اگلا مضمون بھی اسی موضوع پر حافظ عمران ایوب لاہوری کا تحریر کردہ ہے، جو سابقہ مضمون سے مختلف نہیں، اچھا ہوتا کہ صرف اسلم صدیق صاحب سے ہی اس موضوع پر ان کے مقالہ سے انتخاب لے کر چھاپا جاتا، وہ زیادہ جاندار مقالہ ہے۔

اگلا مقالہ ’قراءاتِ قرآنیہ میں اختلاف کی حکمتیں اور فوائد‘ کے موضوع پر جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے سابق سربراہ ڈاکٹر ابو مجاہد عبد العزیز القاری کے طویل مقالہ کے ایک حصہ کا اُردو ترجمہ ہے، قاری محمد حسین نے ترجمہ کیا ہے، جو ایک عمدہ ترجمہ ہے، اختلافِ قراءات کی حکمتوں اور فوائد میں سے قرآن مجید کے لفظ اور اس کے نقل کو اُمت پر آسان کرنا، اختلافی مذہب میں راجح کی وضاحت کرنا، دو مختلف اوقات کیلئے دو مخالف شرعی حکموں کی وضاحت اور مرادِ الٰہی کی تعین میں وہم دور کرنا وغیرہ شامل ہیں، اگلا مضمون بھی قاری محمد حسین کا ترجمہ کردہ ہے، جو جامعہ ازہر کے استاذ ڈاکٹر عبد الکریم ابراہیم صالح کا اہم مقالہ ہے، جس میں انہوں نے مسائل عقیدہ پر قراءات کے اثرات کا جائزہ لیا ہے، یہ مضمون توجیہات قراءات کے ضمن میں مختلف آیات سے مسائل عقیدہ مستنبط کرنے میں ایک اہم کاوش ہے، اسی طرح اس سے اگلے مضمون میں تفسیر قرآن میں قراءات کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے، یہ مضمون ڈاکٹر نبیل بن محمد ابراہیم کا ہے جو اس موضوع پر کئی مقالات تحریر کر چکے ہیں، اس کا ترجمہ محمد عمران اسلم نے کیا ہے، اس مضمون میں قرآنی قراءات کے علم نحو پر اثرات کا بھی تفصیلی مواد موجود ہے، واضح رہے کہ اس موضوع پر ۱۹۹۶ء میں ریاض (سعودی عرب) سے شیخ محمد بن عمر سالم بازمول کا مقالہ ’القراءات واثرھا فی التفسیر والاحکام‘ بھی دو جلدوں میں چھپ چکا ہے اور اس کے مندرجات بھی اس مضمون سے کافی مماثلت رکھتے ہیں، دلچسپی رکھنے والے حضرات کو بازمول صاحب کے مقالہ کی طرف مراجعت کرنی چاہئے، اس شمارہ میں قراءات سے متعلقہ چند دقیق فنی مقالات کو بھی شامل کیا گیا ہے، ان میں مسئلہ خلط قراءات اور علم تحریرات کا فنی مقام خصوصیت سے قابل ذکر ہے، یہ مضمون حافظ حمزہ مدنی اور قاری فہد اللہ کی مشترکہ کاوش ہے، اس میں یہ واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ قاری ایک قراءت

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تلاوت کرتے ہوئے دوسری قراءت میں داخل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ عہد نبوی ﷺ سے لے کر آئمہ قراءات کے زمانہ تک تو اختلاط قراءات کے بے شمار دلائل موجود ہیں جن کے مطابق ماہرین ہمیشہ اپنے اختیارات (Selections) کے مطابق تلاوت کرتے رہے، ''اس بات کی انتہائی سادہ دلیل یہ ہے کہ قرآن کریم کا نزول تو سات متعین اسالیب (سبعہ احرف) پر ہوا ہے، جبکہ وہ قراءات جوامت میں بطور قرآن رائج ہیں وہ سات سے بڑھ کر دس (۱۰)، چودہ (۱۴)، بیس (۲۰) اور اسی (۸۰) وغیرہ کی تعداد میں معروف ہیں۔ دراصل قراءات ثلاثہ ہوں یا قراءات عشرہ، بیس قراءات (روایات) ہوں یا اسی قراءتیں (طرق) یہ سب انداز تلاوت اختلاط سبعہ احرف کے نتیجہ میں وجود میں آئے، سبعہ احرف سے ایسے ترتیبات تلاوت (Sets) اگر سینکڑوں بھی تشکیل دے دیئے جائیں، بشرطیکہ وہ سبعہ احرف سے باہر نہ ہوں تو کوئی حرج کی بات نہیں۔'' [ص ۳۶۷] غرض یہ کہ شروع زمانہ میں تو ہر کوئی سبعہ احرف سے ماخوذ اپنی اختیار کردہ ترتیب سے تلاوت کرتا تھا اور یہ سلسلہ اس قدر وسیع تھا کہ بیسیوں صاحب اختیار آئمہ تھے جن میں قراء عشرہ بھی شامل ہیں، البتہ اب مسئلہ یہ ہے کہ آیا ان قراءات عشرہ متواترہ میں جو ہم تک پہنچی ہیں ان کا آپس میں اختلاط جائز ہے یا نہیں؟ اس بارے میں قراء کے ہاں دو آراء پائی جاتی ہیں، ایک گروہ جس میں امام سخاوی اور قسطلانی وغیرہ شامل ہیں ان کے نزدیک ان قراءات عشرہ میں اختلاط جائز نہیں ہے، جبکہ دوسرا گروہ جس میں امام ابوشامہ اور ابن حجر عسقلانی وغیرہ شامل ہیں، کے نزدیک اختلاطِ قراءات جائز ہے، فریقین کے دلائل کا تجزیہ پیش کر کے مقالہ ہذا میں ایک معتدل موقف اختیار کیا گیا ہے، جس کے مطابق نہ تو علی الاطلاق ممانعت ہی صحیح موقف ہے اور نہ ہی جواز بلکہ فنی امور کی رعایت کرتے ہوئے خلط قراءات میں باعتبار شریعت کوئی حرج نہیں اور جن اہل فن نے اس سے منع فرمایا ہے ان کے پیش نظر بھی بعض فنی اُمور ہیں جن کی رعایت بہر حال ضروری ہے۔
[دیکھئے ص ۳۶۱ تا ص ۳۷۳ ملخصاً]

قاری فہد اللہ کا مضمون 'قرآن کریم کو قواعدِ موسیقی پر پڑھنے کی شرعی حیثیت' ایک عمدہ بحث ہے جس میں موسیقی کے قواعد کو باالاختیار تلاوتِ قرآنی میں استعمال کرنے کی مذمت اور عدم جواز کو احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے، مصر میں قواعد موسیقی کو 'مقامات' سے تعبیر کرتے ہیں۔ ''اکثر مصری قراء قرآن کریم کو قواعد موسیقی پر تلاوت کرتے ہیں اور مصر میں مقامات یعنی قواعد موسیقی پر قرآن کو پڑھنے کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے کہ قرآن کریم کو کس طرح موسیقی کی دھنوں پر پڑھا جائے۔ اس کی تعلیم کیلئے باقاعدہ درسگاہیں بھی قائم ہیں اور یہ مرض اس قدر بڑھتا جارہا ہے کہ اس کو انٹرنیشنل سطح پر انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم دی جارہی ہے اور بعض ویب سائٹس باقاعدہ اس پر کام کر رہی ہیں۔ جب سے مصری قراء نے اپنے مبارک قدم ارض پاکستان پر رنجہ فرمائے ہیں، اس وقت سے یہ رجحان بڑھ رہا ہے، چونکہ وہ قواعد موسیقی (مقامات) کے مطابق تلاوت کرتے ہیں جس کا اندازہ وہ حضرات بخوبی کر سکتے ہیں جو ایسی محافل میں شریک رہے ہیں، مثلاً اپنے ہاتھوں اور انگلیوں کو ایک خاص انداز میں حرکت دینا جس طرح کوئی موسیقار پیانو بجاتے وقت کرتا ہے تو انکی دیکھا دیکھی ہمارے حقیقت سے ناآشنا قراء کرام مقامات پر پڑھنے کی کوشش شروع کردی ہے۔'' [ص ۳۸۳] اس بحث میں راجح مؤقف وہی ہے جو حافظ ابن قیم الجوزیہ نے زاد المعاد میں بیان کیا ہے کہ قرآن کریم کو خوش الحانی اور سر لگا کر پڑھنے کی قسمیں ہیں: ایک وہ خوش الحانی جس کا طبیعت تقاضا کرتی ہے اور بغیر تکلف اور تعلیم زبان پر جاری ہوجائے یعنی جب طبیعت کو کھلا چھوڑ دیا جائے تو مذکورہ خوش الحانی اور سر خود بخود ہی جاری ہوجائے تو یہ درست اور جائز ہے، اس میں تصنع اور بے جا تکلف کا عنصر بھی نہیں ہوتا جبکہ دوسری قسم وہ خوش

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحانی اور سر ہے جس میں تکلف اور تصنع ہو اور طبیعت کے غیر موافق ہو اور اس میں موسیقی کے مخصوص اوزان کی بالاختیار پیروی بھی کی گئی ہو، سلف صالحین نے اسکو معیوب قرار دیا ہے [مزید تفصیل کیلئے دیکھئے: ص ۳۹۱]

قراءات کی حجیت اور ان کے استناد میں شبہات پیدا کرنے میں طبقہ مستشرقین اور چند مسلم متجددین کا اہم کردار ہے، مستشرقین میں آرتھر جیفری نے قرآنی قراءات میں تبدیلیوں اور اختلافات کے مسئلہ کو بہت اچھالا ہے، خصوصاً اس کی کتاب Materials اور کتاب المصاحف کے شروع میں مقدمہ مستشرقین کے ہاں ایک منفرد حیثیت کا کام ہے، جیفری نے صحابہ اور تابعین سے منقول اختلافِ قراءات کو مقابل نسخہ جات (Rival Codices) کے عنوان سے پیش کیا ہے اور تقریباً ۶۰۰۰ سے زائد اختلافاتِ قراءات (ثانوی مصادر سے جمع کرتے ہوئے) تحریر کر کے قرآنی مرتبہ کو بائبل کے بالمقابل لاکھڑا کرنے کی کوشش کی ہے، یہ اور اس طرح کے دیگر استشراقی غیر تحقیقی رویوں کی عکاسی ہمارے استاذ ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری کے مقالہ بعنوان 'اختلافِ قراءاتِ قرآنیہ اور مستشرقین...... آرتھر جیفری کا خصوصی مطالعہ' سے ہوتی ہے، آپ کا یہ مضمون اصلاً انگریزی میں تھا، جو ۱۹۹۵ء میں AJISS میں Variant Readings of the Text of the Quran ... The Case of Arthur Jeffery کے عنوان سے طبع ہوا تھا، یہ مضمون بلا مبالغہ اُصولی طور پر جملہ استشراقی شبہات کا جامع ردّ پیش کرتا ہے، یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جیفری کی آرا پر جس قدر بھی کام ملتا ہے وہ سب اسی آرٹیکل پر موقوف نظر آتا ہے مثلاً محبّ الدین سبحان واعظ کی کتاب المصاحف پر تحقیق اور میرے مقالہ 'اختلافِ قراءات اور نظریۂ تحریف قرآن' مطبوعہ جامعہ پنجاب ۲۰۰۵ء میں جیفری پر بحث اسی مقالہ کو بنیاد بناتے ہوئے کی گئی ہے، اردو ترجمہ علی اصغر سلیمی نے کیا جو فکر و نظر میں طبع ہوا تھا، یہ مضمون مصنف کی اجازت سے وہیں سے لے کر دوبارہ چھاپا گیا ہے، اس کے بعد مسلم متجددین اور قراءات کے حوالے سے میرا مضمون طبع کیا گیا ہے جو کچھ ترمیمات اور اضافوں کے ساتھ میری مذکورہ بالا کتاب سے ماخوذ ہے، استاذ قاری ابراہیم میر محمدی، قاری صفدر، قاری طاہر رحیمی مدنیؒ اور قاری محمد زبیر کے مقالات میں تمنا عمادی، پرویز اور غامدی وغیرہ کے قراءات کے بارے میں مؤقف کے نقائص بیان کئے گئے ہیں، یہ موقف جمہور قراء و محققین کی رائے سے ہٹا ہوا ہے، اس خصوصی شمارہ میں ایک مضمون 'رسم عثمانی کی شرعی حیثیت اور تبدیلی سے متعلق فتاویٰ جات' کے عنوان سے بھی شامل اشاعت ہے۔ گو مضمون کے مندرجات علمی اور مفید ہیں، تاہم مقالہ نگار نے شروع سے آخر تک بہت سے مقامات حافظ سمیع اللہ فراز کی کتاب 'رسم عثمانی کی شرعی حیثیت' سے نقل کردئے ہیں اور چند مقامات پر فراز صاحب کے الفاظ کو معمولی ردّ و بدل کے ساتھ اپنے خیال کے طور پر بغیر حوالہ تحریر کیا گیا ہے، مثلاً دیکھئے ص ۵۵۳ کی عبارت ''اس کتاب لاریب کی جمع و کتابت میں شکوک......'' 'رسم عثمانی کی شرعی حیثیت' کے ص ۴۲ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے، نیز بعض مقامات پر کتابِ مذکور کا حوالہ ضرور دیا گیا ہے لیکن وہ ناقص اور غیر مکمل ہے، مثلاً ص ۵۵۵ اور ص ۵۶۱ پر جو عبارات موجود ہیں ان میں کتابِ مذکور کے ص ۲۹۳ اور ۲۹۴ سے مواد ماخوذ ہے، لیکن حوالہ نہیں دیا گیا۔ میری رائے میں یہ مضمون فراز صاحب سے طلب کیا جاتا تو اصل کے زیادہ قریب اور تفہیم کے اعتبار سے بھی زیادہ مفید ہوتا۔

شمارہ کے آخر میں 'علم تجوید و قراءات کے متعلق رسائل وجرائد میں شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ' بھی ترتیب دے کر شامل اشاعت کیا گیا ہے، جو اہل علم کیلئے اس موضوع پر وسعتِ مطالعہ کی دعوت ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُشد قراءات نمبر (حصہ دوم)

'ماہنامہ رشد' کے قراءات نمبر دوم کی اشاعت نہ صرف یہ کہ خاص اہل فن کیلئے مفید اور اہم علمی مقالات پر مشتمل دستاویز ہے بلکہ یہ حصہ تو قراءات کی اہم مباحث کی تفہیم کیلئے مبتدیوں کیلئے بھی یکساں طور پر کام کی چیز ہے۔

میں تو اس سلسلۂ اشاعت کو خیر دلیل علیٰ فن القراء ات سے تعبیر کروں گا۔ یہ شمارہ بھی سابقہ شمارے کی طرح متعدد پہلوؤں پر مشتمل ہے، البتہ بعض مضامین میں مباحث کا تکرار نظر آیا ہے جو شاید اتنے ضخیم کام میں لابدی ہوتا ہے، مقالہ جات کی فہرست بھی مکمل طور پر ابتدا میں شامل کی گئی ہے جو قابل تحسین ہے۔

جہاں تک ان مضامین پر تبصرے کا تعلق ہے تو ہر مضمون کی ابتدا میں برادرِ عزیز جناب ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ کے قلم سے تحریر کردہ تمہیدی وتعارفی کلمات ہی ان پر جامع ومانع تبصرہ قرار دیئے جانے کے اہل ہیں، تاہم میری نظر میں چند قابل ذکر مضامین میں امام ابوعمرو حفص الدوری رحمہ اللہ (م ۲۴۶ھ) کی قراءات النبی ﷺ کا اردو ترجمہ ہے جو مرزا عمران حیدر نے کیا ہے۔ بقول ڈاکٹر حمزہ مدنی ''اس کتاب کی تخریج وتحقیق کے سلسلہ میں دو محققین کے کیے گئے کام سے استفادہ کر کے حوالہ جات کی تکمیل کی گئی ہے، ان میں سے ایک تحقیقی کاوش تو جمہوریہ مصر کے حالیہ شیخ المقاری ڈاکٹر محمد عیسیٰ المعصر اوی کی ہے، جبکہ دوسری تحقیق شیخ زاید اسلامک سنٹر پشاور یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء نے فرمائی ہے [ص۱۴] اس حوالہ سے یہ بھی واضح رہے کہ یہ کتاب ۱۴۰۸ھ میں ڈاکٹر حکمت بشیر یاسین کی تحقیق سے مکتبہ الدار، مدینہ منورۃ سے بھی شائع ہو چکی ہے، اسی سلسلہ میں ایک وضاحت اور بھی قابل ذکر ہے کہ علماء نے ایسی قراءات جن کی نسبت آئمہ قراءات کی طرف نہ ہو قراءات النبی ﷺ سے منسوب کی ہیں لیکن اس سے ہرگز یہ مراد نہیں ہوتا کہ باقی آپ ﷺ سے منقول نہیں۔ [تفصیل کیلئے دیکھئے محمد بن عمر سالم بازمول: القراء ات وأثرها في التفسیر والأحکام ھامش ج۱ص۱۹۹] اسی مصنف (امام دوری) کے بارے میں ابن جزری م۸۳۳ھ نے لکھا ہے کہ ''یہ پہلا شخص ہے جس نے قراءات النبی ﷺ جمع کیں [غایة النهایة ۱/۲۵۵، مکتبہ الخانجی، مصر ۱۹۳۲ء]

دوسرا اہم مضمون پانی پتی سلسلۂ قراءات کے عظیم استاد قاری محمد طاہر رحیمی مدنی کا مضمون 'کیا حدیث سبعہ أحرف متشابہات میں سے ہے؟' انتہائی اہمیت کا حامل ہے، یہ مضمون در اصل راقم کے استاذ حضرت مفتی سید عبدالشکور ترمذیؒ کی سوانح 'حیاتِ ترمذی' کیلئے قاری طاہر رحیمیؒ نے ایک تفصیلی تعزیتی مضمون کے ہمراہ 'ضیافت مدینہ' کے عنوان سے بھیجا تھا جس کے بارے میں انہوں نے لکھا کہ اسی عنوان سے اس کو 'حیاتِ ترمذی' کا حصہ بنایا جائے (میں نے اس مسودہ کو اس کی طباعت سے قبل اپنے استاد حضری مفتی عبدالقدوس ترمذیؒ کے توسط سے دیکھا تھا) جس میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ لغتِ قریش جامع اللغات ہونے کی حیثیت سے سامنے آچکی تھی لہٰذا جملہ سبعہ احرف مصاحفِ عثمانیہ میں موجود ہیں۔

سبعہ احرف ہی کے حوال سے اہم نکات پر مشتمل قاری حمزہ مدنی کا سلسلہ وار مضمون 'تعارف علم القراءات اہم سوالات وجوابات' بڑی خاصے کی چیز ہے، صفحہ نمبر ۳۳۵ تا ۳۵۱ خاص طور پر اس موضوع پر اہم سوالات پر روشنی ڈالنے کیلئے صرف کئے گئے ہیں، ایک جگہ لکھتے ہیں:

''کوئی بھی لغت ہو وہ متعدد لہجات، مترادفات اور اسالیبِ بلاغت وغیرہ کو شامل ہوتی ہے۔ تعددِ قراءات کے ضمن میں موجود تقدیم وتاخیر، حرکات وسکنات، غیب وخطاب اور حذف وزیادت وغیرہ کے قبیل کے اختلافات کو سمجھانے کیلئے متعدد اسالیب بلاغت سے تعلق رکھتے ہیں، علمائے قراءات کی اصطلاح میں اس قسم کے اختلافات کو

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'فرش الکلمات' کے نام سے بیان کیا جاتا ہے، لہجوں کے اختلاف کی مثالوں کے ضمن میں امالہ وتقلیل، اظہار وادغام، مدوقصر اور ہمزہ قطعیہ میں تحقیق وتسہیل، نقل وابدال وغیرہ کو پیش کیا جا سکتا ہے، انہیں قراء حضرات فروش کے بالمقابل اصولی اختلاف کے عنوان سے بیان کرتے ہیں۔''

مزید لکھتے ہیں: ''عرضہ اخیرہ میں مترادفات کا اختلاف منسوخ ہوجانے کے بعد اب سبعہ أحرف کے ضمن میں جو اختلاف باقی بچا ہے وہ لہجوں اور اسالیبِ بلاغت کے اختلافات کی دونوعیّتوں پر مشتمل ہے۔'' [ص ۳۳۰]

اگر تو بات اسی حد تک ہو کہ فروش اور اصول کیلئے بالترتیب اسالیبِ بلاغت اور لہجات کی اصطلاحات استعمال کی جاسکتی ہیں تو دیکھنا پڑے گا کہ یہ فرشی اختلافات یعنی متن قرآنی کی اختلافی روایات، بلاغت کے مختلف اسالیب کے اظہار کیلئے وجود میں لائی گئیں یا اس سے بھی آسانی مقصود تھی جو کہ حدیث سبعہ أحرف سے اغلب طور پر مقصود ومسلم ہے؟ محض اسلوب بلاغت کیلئے اختلافی روایات کی اجازت تاحال ذہنی میلان حاصل کرنے سے قاصر رہی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ مترادفات کی منسوخی کے بعد سبعہ أحرف کے ضمن میں جو اختلاف لہجوں اور اسالیب بلاغت کی نوعیّتوں پر بچا ہے، خود سبعہ کی تحدید جو کہ ۶ کے بعد اور ۸ سے پہلے ہے کو متاثر کرتا ہے۔

نیز یہ بھی ملاحظہ رکھا کہ مثلاً حذف واضافہ والی روایات کے اندر اسالیبِ بلاغت کے اظہار کو مانتے وقت یہ بھی لازم آئے گا کہ ان دو میں سے ایک اسلوب زیادہ فصیح اور اولی ہو اور دوسرا نہ ہو جس سے متن کے اندر کسی نہ کسی طرح تنقیص کا پہلو بھی مفہوم ہوتا ہے۔

بہرحال یہ ایک اجتہادی فکر ہے جس میں غلطی کی گنجائش ہے، میرا موقف یہ ہے کہ امام ابوالفضل رازی وغیرہ کی سبعہ انواع والی رائے ہی سبعہ احرف کی وضاحت کیلئے جامع اور مناسب تعبیر ہے جو بلاغت کے اسالیب سمیت دیگر انواع کو بھی شامل ہے۔

میں آخر میں ایک بار پھر اس مبارک علمی اور اہم یادگاری سلسلۂ قراء ات کو پیش کرنے والوں کو دل کی گہرائیوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی جناب میں شرفِ قبولیت بخشے۔

محمد فیروز الدین شاہ کھگہ

اسسٹنٹ پروفیسر یونیورسٹی آف سرگودھا

[۱]

محترم جناب مدیر مجلّہ 'رُشد' اَلسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رُشد کے قراء ات نمبر حصہ اوّل کے تین ماہ بعد آپ نے اس کا دوسرا حصہ بھی شائع کر دیا۔ آپ حضرات کی یہ بڑی ہمت ومحنت ہے۔ دوسرے حصے میں بھی قراء ات سے متعلق اَہم مباحث ہیں مثلاً حروفِ سبعہ، رسم الخط اور قراء کی تاریخ وغیرہ۔ اب آپ کا اِرادہ تیسرا حصہ بھی نکالنے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرمائیں اور اس ضخیم کام کو نافع خلائق بنائیں۔ تفصیلی تبصرہ کرنے کی طاقت نہیں اس لیے مبارکبادی اور اِن چند حروف پر قناعت فرمائیں۔ والسلام

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد

صدر دارالافتاء جامعہ مدنیہ، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۲]

مکرمی ومحترمی جناب حافظ عبدالرحمن مدنی ...... زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی سرپرستی میں شائع شدہ ماہنامہ 'رُشد' کے دوضخیم قراءات نمبر (حصہ اوّل وحصہ دوم) یکے بعد دیگرے موصول ہوئے۔ میں آپ کا اور 'اِدارہ رُشد' کے تمام معزز اَرکان کا بے حد شکر گزار ہوں۔ یہ ایک بہت بڑا علمی تحفہ اور تحقیقی سوغات ہے، جسے آپ حضرات نے نہایت اِہتمام اور بہ درجہ غایت محنت کے ساتھ مرتب کرکے شائقین علومِ قرآن کو نوازا ہے۔ اس خدمت عظیم کا صلہ آپ کو اور 'رُشد' کے عملہ اِدارت کو اللہ تعالیٰ ہی دینے والا ہے اور ان شاء اللہ ضرور دے گا۔

قرآنِ مجید وہ نور، وہ کتابِ ہدایت، وہ نطق جبریل اور اللہ تعالیٰ کا وہ آخری بول ہے جسے بہت سے علوم وفنون کے دلآویز اور رُوح پرور مجموعے کی حیثیت حاصل ہے۔ جمع وتدوین، واقعات وقصص، رسم الخط، نزول وترتیب، اعجاز وادبیت، فصاحت وبلاغت، اسلوب وانداز، قراءات وتجوید، حسن بیان، نزول علی سبعۃ احرف اور دیگر متعدد علوم ہیں جو اس کے الفاظ وحروف میں پوشیدہ ہیں اور اہل علم نے انتہائی خوب صورتی کے ساتھ ان علوم کی وضاحت کی ہے، کررہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ! قرآنِ مجید چونکہ ہمیشہ کیلئے اور ہر زمانے کیلئے ہے، اس لئے ہمیشہ اور ہر زمانے میں اس کے مطالب کی گرہیں کھلتی رہیں گی اور اس کے معانی کی صراحت ہوتی رہے گی۔ عالی بخت ہیں وہ لوگ جنہوں نے یہ خدمت سرانجام دی اور دے رہے ہیں۔

آپ نے قراءاتِ قرآن سے متعلق جو ذخیرۂ معلومات ساڑھے سولہ سو صفحات کی ان دو جلدوں میں جمع کردیا ہے، وہ اس موضوع پر تحقیق کرنے والوں کو ہمیشہ حوالے کا کام دے گا اور اس سے دلچسپی رکھنے والا ہر شخص 'رُشد' کے اِن خاص نمبروں سے اِستفادہ کرے گا۔ اسی طرح یہ خاص نمبر اِس کیلئے رُشد وہدایت کا بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوں گے جو ان سے فیض یاب ہوگا۔

اِس سے قبل بھی بعض حضرات نے قرآن مجید سے متعلق بعض جرائد کے خاص نمبر شائع کئے ہیں، وہ بھی اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں لیکن 'رُشد' کے قراءات نمبر اپنے موضوع میں بہت اَہم ہیں۔ میں اس پر آپ حضرات کو بہت بہت مبارک پیش کرتا ہوں۔ میں شکر گزار ہوں کہ یہ نمبر ارسال فرما کر آپ نے مجھے ان سے استفادے کا موقع دیا۔

اُمید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔

اخلاص کیش: محمد اسحاق بھٹی

[۳]

محترم حافظ انس مدنی حفظہ اللہ، مدیر اعلی ماہنامہ رشد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اُمید ہے کہ مزاجِ گرامی بخیر ہوں گے۔ ماہنامہ 'محدث' اور 'رُشد' باقاعدگی سے موصول ورہے ہیں۔ ان میں شائع شدہ علمی مقالات ومضامین سے اِستفادے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔ جزاکم اللہ ووفّقکم مزید توفیق۔ آمین

ماہنامہ 'رُشد' کے قراءات نمبر کے دونوں حصے موصول ہوئے۔ پہلا حصہ زیر مطالعہ ہے۔ آپ کی اور دیگر رفقائے کار کی یہ محنت اِنتہائی قابل قدر ہے۔ قراءات کے موضوع پر اُردو زبان میں شاید یہ منفرد مجموعہ ہے جس میں اس سے متعلقہ پر وقیع معلومات یکجا کردی گئی ہیں۔ اس قدر علمی، تحقیقی اور شان دار نمبر پیش کرنے پر میں آپ کو ہدیۂ تبریک

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کرتا ہوں۔ اللہ کریم آپ کو اس پر جزائے خیر عطا فرمائے اور طالبانِ علوم القرآن کو اس سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین والسلام!

پروفیسر ابوحمزہ سعید مجتبیٰ السعیدی
فاضل مدینہ یونیورسٹی، اندرون قلعہ منکیرہ، ضلع بھکر

[۴]

حبي وسيدي أخي الكريم علامہ مدنی صاحب حفظہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت مطلوب ومقصود، مؤقر مجلّہ 'رُشد' کے قراءات نمبر دونوں حصے موصول ہوچکے ہیں۔ فشكراً جزيلاً

مکرمی! اس اشرف موضوع پر منفرد اور بے مثال کاوِش ہے۔ قرآن حکیم کی یہ عظیم الشان خدمت بالیقیں آپ کے لئے توشۂ مغفرت ہے۔ بمن اللہ تعالیٰ بہت سے اشکال دور ہوئے۔

قراءات سبعہ یا خلط قراءات کی بنا پر اس فن کی مزید صور متنوعہ کے حصول پر مضبوط، مدلل اور مبرہن طُرق سے اُن کی استنادی کیفیات کی وضاحت الحمدللہ زندہ جاوید کارنامہ ہے۔

﴿ وَإِنَّهُ لَكِتَٰبٌ عَزِيزٌ لَّا يَأْتِيهِ الْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ﴾ [فصلت: ۴۱،۴۲]

یہ نمبر بلا ریب اس فن کا بحر ذخار ہے جو اربابِ فن کے ساتھ ساتھ منتہی طلبہ کیلئے کمال رشد و راہنمائی کا سہل الوصول طریق ہے جبکہ علم آگاہی سے ادنیٰ ممارست رکھنے والے اور میرے جیسے بے بضاعت مبتدی بھی اس معزز فن سے بفضل اللہ تعالیٰ مستفید ہوسکیں گے اور اس معظم مجلّہ کے ہر مضمون پر الگ الگ کچھ کہنے کی بجائے صرف ایک جملہ پر اکتفا نہایت مناسب ہوگا۔ 'طارم اعلیٰ کے بے شمار تابندہ ستاروں کا یہ اجتماع' 'فبأيهم اقتديتم اهتديتم' کا مصداق ہے۔ فجزاكم الله جزاء موفوراً وتقبل بقبول حسن وأنبت نباتا حسنا وجعل سعيكم سعيا مشكوراً.

نیز ...... ازیں پیشتر آپ کا عظیم القدر مجلّہ 'محدث' ایک عرصہ تک پہنچتا رہا۔ قلب وروح کو تازگی ملتی۔ عالمی سطح کے سربستہ اِسرار وحقائق منکشف ہوتے۔ علاوہ ازیں یہود وہنود اور نصاریٰ کے ہلاکت خیز اسلام دشمن عزائم اور خطرناک منصوبوں کی نشاندہی 'محدث' کا تاریخی حصہ ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ والسلام!

شیخ الحدیث حافظ محمد اسمٰعیل
مدیر جامعہ ابراہیمیہ للبنات، جلالپور روڈ، حافظ آباد

[۵]

محترم جناب حافظ انس نضر مدنی حفظہ اللہ، مدیر اعلیٰ ماہنامہ رُشد و رفقاء السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اُمید ہے کہ آپ رفقائے کار کے ساتھ بخیر وعافیت ہوں گے۔ نہایت ہی معذرت خواہ ہوں کہ جواب دینے میں تاخیر ہوگئی۔ والعفو عند كرام الناس مأمول

جناب والا! طالبانِ علم نبوت کے علمی وفکری مجلّہ ماہنامہ 'رُشد' کا 'قراءات نمبر' جون ۲۰۰۹ء اپنی غیر معمولی ضخامت کے ساتھ موصول ہوا۔ مجلّہ التراث کیلئے یہ ایک بیش بہا، اَنمول موتی اور ہدیۂ گراں ہے۔ اُمید ہے کہ دوسرا حصہ بھی اَرسال فرمائیں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب والا! یہ خصوصی قراءات نمبر اپنے موضوع پر ایک مکمل اِنسائیکلو پیڈیا اور ملکی و غیر ملکی فنِ قراءت کے حذاق وعباقرہ سکالروں کے مضامین اس کے حسین وجمیل ماتھے کا جھومر تھے۔ میں مکمل طور پر اِتفاق کرتا ہوں کہ مدارس دینیہ میں قراءات کی تعلیم وتعلم اور قابل شامل نصاب فی الفور بلاتراخی عمل میں آنا چاہیئے۔ جس سے ہمارے مدارس ابھی تک محروم ہیں حالانکہ قراءت عاصم جتنی اَہم ہے اسی طرح دوسرے قراء کی قراءات بھی قرآن فہمی کیلئے اہم ہیں۔ لیکن اَفسوس کہ ہمارے ہاں جہالت اس حد تک کہ اگر کوئی اِمام دوسری قراءات میں نماز پڑھائے تو پیچھے سے غلط پڑھنے کی سوچ میں تصحیح کرنے لگ جائے۔

اِس قراءات نمبر کے تمام مضامین عموماً اور بعض مضامین خصوصی طور پر اَحرف سبعہ کی طرح کافی وشافی اور تروی الغلیل وتشفی العلیل کے مصداق ہیں۔ علماءِ کرام نے اتنی باریکی اور عرق ریزی کے ساتھ اس معرکۃ الآراء موضوع کو بیان کیا ہے اور علمائے قراءات کی کاوشوں کو منظر عام پر لائے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر ﴿ ءَامَنَّا بِهِۦ كُلٌّ مِّنْ عِندِ رَبِّنَا ﴾ [آل عمران: ۷] بے ساختہ منہ سے نکلا۔ قرآن مجید کے اس مہجور فن کو پاکستان میں تازہ رکھنے اور زندہ کرنے کا اِہتمام کرکے آپ اور کاروان حافظ مدنی نے اُمت اِسلامیہ پر غیر معمولی اِحسان کیا ہے۔

میرے پاس الفاظ وتعبیر نہیں کہ اس پر تجزیہ وتبصرہ کروں۔ اِدارہ جامعہ، اَساتذہ اور قلمکار حضرات کو صد بار اس کے اصدار ونشر پر مبارکباد۔ دُعا ہے کہ روز قیامت ان تمام خدام القرآن کو قرآن کریم کی سفارش حاصل ہو۔ والسلام!

عبدالرحیم روزی

سیکرٹری مجلّہ التراث، جامعہ دارالعلوم ہلتستان غواڑی

[۶]

حضرت مولانا حافظ عبدالرحمن صاحب مدنی حفظہ اللہ اور اُن کے رفقاء کار حافظ انس نظر مدنی حفظہ اللہ، ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی حفظہ اللہ اور حافظ نعیم الرحمن حفظہ اللہ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اُنہوں نے ماہنامہ 'رُشد' لاہور کا 'قراءات نمبر' حصہ دوم (۹۳۶) صفحات میں شائع کرکے ایک بہت بڑی علمی خدمات اَنجام دی ہے۔ اس سے پہلے وہ حصہ اوّل (۷۲۰) صفحات میں شائع کرکے ملک کے اَہل علم واہل قلم سے خراج تحسین حاصل کرچکے ہیں۔

مرتبین نے اس نمبر میں جن عنوانات کے تحت مضامین شائع کئے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

✳ حجیتِ قراءات	✳ فتاویٰ جات	✳ تاریخ قراءات	✳ حدیث سبعہ اَحرف	
✳ مباحثِ قراءات	✳ اعجازِ قرآنی	✳ تحقیق وتنقید	✳ اِنکارِ قراءات	
✳ علوم القراءات	✳ متفرقات	✳ اِنٹرویوز	✳ کتابیات	✳ سیر وسوانح

حضرت مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ اور اُن کے رفقائے کار نے قراءات نمبر شائع کرکے ایک عظیم دینی وعلمی خدمت اَنجام دی ہے اور اس علمی کاوش پر حضرت مولانا حافظ عبدالرحمن حفظہ اللہ اور اُن کے رفقاء مبارکباد کے مستحق ہیں۔ قراءات کے بارے میں تمام متعلقہ اُمور پر مضامین کا جمع کرنا تمام اِدارہ رُشد کے سعی وکوشش اور ان اور مقالہ نگاروں پر ایسے دقیع اور علمی وتحقیقی مضامین کو اِحاطہ تحریر میں لانا ان کے علمی تبحر، ذوق مطالعہ اور وسعتِ معلومات کا ایک زندہ جاوید کارنامہ ہے۔

قراءات پر دو ضخیم نمبر (صفحات مجموعی ۱۶۵۴) اُردو زبان میں شائع کرنا ایک نادر علمی ودینی کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حضور دُعا ہے کہ وہ مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ اور اُن کے رفقائے کار کے علم وعمر میں برکت عطا فرمائے اور ان کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے اس فیض کو جاری وساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

عبدالرشید عراقی، عراقی گیٹ، سوہدرہ، براستہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

[۷]

رُشد قراءات نمبر کا صاحبِ قرآن کی اُمت پر اِحسان

حضرت الشیخ قاری محمد ادریس عاصم حفظہ اللہ کے صاحبزادے حضرت مولانا قاری ابوبکر عاصم صاحب کے ہاتھ برادر گرامی قدر قاری حمزہ مدنی حفظہ اللہ نے ماہنامہ رُشد کا قراءات نمبر حصہ اوّل بھیجا۔

عظیم اِسلامی سکالر محترم حضرت حافظ عبدالرحمٰن مدنی متعنا اللہ بطول حیاتہ کی سرپرستی میں چلنے والے عظیم ادارے مجلس تحقیق اسلامی نے جو مختلف عنوانات پر نمبر نکالے ہیں اُن میں سے سب سے عالی، بہترین، ضخیم اور تعلیمی نمبر یہ قراءات نمبر ہے۔ بلا شبہ انتہائی قیمتی نادر و نایاب تحفہ اور ایک علمی شاہکار کے طور پر یاد رکھا جائے گا اور آنے والی نسلیں اس بحر بے کنار میں غوطہ زن ہوکر موتی چنیں گی۔ علم تجوید وقراءات کے ساتھ محبت وعقیدت رکھنے والے طلبا، اساتذہ اور مدرسین کیلئے یہ خصوصی اشاعت دستاویز سے کم نہیں ہے۔

میری رائے میں اگر کوئی صاحب فوری طور پر مکمل نہیں پڑھ سکتے تو کم اَز کم مندرجہ ذیل مضامین ضرور پڑھیں۔
① ’قرآن حکیم کے متنوع لہجات اور ان کی حجیت‘ از حافظ عبدالرحمٰن مدنی ② ’مصحف مدینہ کی اَہمیت اور تعارف‘ از قاری محمد ادریس عاصم ③ ڈاکٹر قاری حمزہ مدنی کا ۴۳ صفحات پر مشتمل مضمون ’تعارف قراءات‘ ④ قاری رشید احمد تھانوی کا مضمون ⑤ ’قراءات عشرہ کی اسانید اور ان کا تواتر‘ از قاری صہیب احمد میر محمدی و قاری نجم الصبیح تھانوی

اس قراءات نمبر حصہ اوّل کی ایک اور بہت بڑی امتیازی خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں اسلاف قرائے کرام کے تعارف، ان کے اساتذہ کے اسمائے گرامی، ان کے پوری دنیا میں پھیلے ہوئے تلامذہ کے نام اور تالیفات وتصنیفات کا تذکرہ موجود ہے اور اس طرح ایک بڑی خوبی شفیق کوکب صاحب کا اشاریہ بھی ہے جس نے تو مذکورہ شمارہ کو چار چاند لگادیئے ہیں۔ اسی طرح آپ کو اس نمبر میں علامہ تمنا عمادی کے قراءات کے بارے ذاتی افکار ونظریات، جاہلانہ مغالطات کے پاکستان میں امین ونقیب امین احسن اصلاحی، جاوید غامدی اور اس قبیل کے اِکا دُکا دوسرے منکرین قراءات کے نظریات باطلہ کا قاطع وساطع ردّ ملے گا۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بانیان و منتظمین ومعاونین کی اس کاوش کو اُخروی زندگی میں کامیابی کا سبب بنائے۔ آمین

قاری عنایت اللہ ربانی کاشمیری

[۸]

قارئین یاد رکھیں کہ علوم اِسلامیہ انٹرنیشنل کے پچھلے شمارہ علامہ سید سلیمان ندوی اور مولانا محمد علی جوہر حیات وخدمات نمبر میں اس خصوصی شمارہ کے پہلے حصہ پر تبصرہ شائع کیا گیا تھا۔ موجودہ شمارہ جو کہ حصہ دوم ہے۔ حصہ اَوّل سے زیادہ ضخیم اور علمی اعتبار سے زیادہ دقیع ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ماہنامہ ’رُشد‘ کا قراءات نمبر کے حوالہ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ سوم بھی زیرِ طبع ہے۔ بلا مبالغہ اس موضوع پر اتنا بڑا کام عالم اسلام کے مجلّات میں پہلی مرتبہ کیا گیا ہے۔ اسے فن قراءات پر اِنسائیکلو پیڈیا کہا جائے تو مناسب ہوگا۔

مجلّہ کی مجلس اِدارت نے تمام لٹریچر کو چھان کر مطبوعہ وغیر مطبوعہ مضامین کا شاندار مجموعہ تیار کردیا ہے، میرا خیال ہے اس کی اِشاعت کے بعد فتنہ اِنکار حدیث کی طرح فتنہ اِنکار قراءات بھی علمی دنیا میں دفن ہوجائے گا۔

مذکورہ شمارہ اس قابل ہے کہ اس کے ایک ایک مضمون پر تجزیہ وتبصرہ پیش کیا جائے۔ مختصر اَنداز میں اس طرح تعارف کرایا جاسکتا ہے کہ حجیت قراءات کے حوالہ سے چھ مضامین حافظ ثناء اللہ مدنی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مبشر احمد ربانی، صہیب میر محمدی، علی خلف حسینی اور نجم الصبح تھانوی کے شامل ہیں۔

فتاویٰ جات کے حوالہ سے چار مضامین قاری محمد مصطفیٰ راسخ، محمد اصغر اور ابوبکر عاصم کے شامل ہیں۔

حدیث سبعۃ اَحرف کے مفہوم کی تعیین پر پانچ مضامین ڈاکٹر عبدالعزیز، قاری محمد طاہر رحیمی، محمد ادریس العاصم، تاج افسر اور محمد علی الضباغ کے شامل ہیں۔

مباحث قراءات کے حوالہ سے چار مضامین شامل ہیں۔ جس میں پہلا مضمون چیف ایڈیٹر علوم اسلامیہ (ڈاکٹر صلاح الدین ثانی) دوسرا مضمون چیف ایڈیٹر ماہنامہ 'رُشد' ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی کا ہے، تیسرا مضمون ڈاکٹر عبدالعزیز، چوتھا صہیب میر محمدی کا ہے۔

قراءات قرآن کریم دراصل اعجاز القرآن ہے۔ اس پر تین مضامین ڈاکٹر نبیل محمد، قاری رشید اَحمد تھانوی اور پروفیسر محمد شملول مصری کے ہیں۔

فن قراءات کے متعلق بعض رواجات پر محققین نے تنقید کی ہے۔ چھ مضامین میں ان کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

اِنکارِ قراءات جو پہلے مستشرقین پھر منکرین حدیث کی جانب سے کیا گیا ہے۔ تین مضامین میں ان کا جائزہ لیا گیا ہے۔ علوم القراءات پر چار مضامین شامل ہیں۔

متفرقات کے عنوان سے مفسر، محدث، فقہاء، ماہرین نحو وصرف قراءِ کرام کے مختصر حالات پیش کئے گئے ہیں۔

آخر میں تقریباً ۷۰ صفحات پر عہد نبوی تا عہدِ حاضر تجوید وقراءات پر لکھی گئی کتب کی کتابیات پیش کی گئی ہیں۔

مجلّہ کا اختتام سابقہ حصہ اوّل کے شمارہ پر منتخب خطوط وتبصروں پر ہوتا ہے۔

مجلّہ میں بعض مضامین اِنٹرویو کی شکل میں ہیں جیسے حافظ عبدالرحمٰن مدنی، ڈاکٹر حمزہ مدنی اور قاری محمد اِدریس کے مضامین ان مضامین سے مقصود عوام میں رائج اعتراضات وتصورات کا خاتمہ اور فن قراءات کے حوالہ سے اہل علم کے فہم کو بہتر بنانا ہے۔ بعض مضامین کے مباحث میں تکرار ہے، لیکن اس مسئلہ میں مدیر کو معذور سمجھا جائے، اسلئے کہ تکرار ختم کرنا ممکن نہیں۔ دو مضامین فقہاء ومفسرین کیلئے بہت اہم ہیں، احکام فقہ میں قراءاتِ قرآنیہ کے اثرات اور علم تفسیر پر قراءات کے اثرات۔

مستشرقین کے حوالہ سے مباحث نہ ہونے کے برابر ہیں، فقط فیروز کھگہ نے قلم اٹھایا ہے، اس حوالہ سے حصہ سوم میں مزید مضامین کی ضرورت ہے۔ اس شمارے سے فن قراءات کا اِرتقاء اور اُمت کا تعامل وخدمات بخوبی نمایاں ہوتا ہے، میں آخر میں مجلّہ کے تمام متعلقین کو اس شاندار کوشش وکاوش پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اپنے مضمون 'قراءات کی حجیت، اَہمیت اور اُمت کے تعامل' کو شامل اِشاعت کرنے پر شکریہ اَدا کرتا ہوں۔

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی، ششماہی 'علوم اِسلامیہ' (سیرت النبی ﷺ نمبر) اورنگی ٹاؤن کراچی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[۲]

اس ماہ علمی تحائف میں سب سے اَہم تحفہ، لاہور سے شائع ہونے والے ماہنامہ 'رُشد' کے خصوصی شمارے قراءات نمبر کی دوسری جلد ہے...... كليّة القرآن الكريم والعلوم الإسلامية لاہور کا یہ شاہکار ۹۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اُردو زبان میں قراءات کے حوالہ سے ہونے والا یہ کام اس دور کا ایک بڑا کام ہے۔ جن حضرات نے فن قراءات پر اس بار لکھا ہے اُنہوں نے بڑی عرق ریزی سے مقالات مرتب کیے ہیں۔ ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی اور اُن کے رفقاء کی یہ کاوش قابل ستائش ہے کہ علوم القرآن اور بالخصوص قراءاتِ قرآن کی جن باتوں کو لوگ بھولتے جارہے تھے انہیں ایک بار پھر ذہنوں میں تازہ کردیا گیا ہے۔ اگرچہ بعض حضرات اسے تحسین کی بجائے تنقید کی نظر سے دیکھ رہے ہیں اوران کے خیال میں ایسا کرنے سے قرآن کریم کے بارے میں بعض شکوک وشبہات پیدا ہوسکتے ہیں، تاہم علم تو علم ہے اورقراءات کے علم سے ناواقفیت اور نامانوسیت اس تنقیدی نگاہ کا اصل چشمہ ہے۔ اَزمنہ ماضیہ میں اَسلاف نے اس پر بہت کچھ لکھا ہے مگر اُردوخواں طبقہ کی چونکہ وہاں تک دسترس نہیں اس لیے اس کے بارے میں مختلف خیالات کا پیدا ہونا اَمر لابدی ہے۔ ندعو الله أن يوفقنا بفهم القرآن و علوم القرآن و بفهم القراءات المختلفة المذكورة في السنة المطهرة ...... والله ولی التوفيق .

علمی وتحقیقی مجلّہ 'فقہ اسلامی' گلشن اقبال، کراچی

[۳]

ماہنامہ 'رُشد' کے قراءت نمبر کا حصہ دوم (ستمبر ۲۰۰۹ء) پیش نظر ہے۔ یہ حصہ بھی حصہ اَوّل ہی کی طرح قراءت کے بارے میں معلومات کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اس حصہ کا اِداریہ محترم محمد عطاء اللہ صدیقی کا تحریر کردہ ہے جو صاحب طرز ادیب ہیں۔

اس حصہ میں چودہ جامع عنوانات کے تحت ۵۳ مضامین شامل کیے گئے ہیں جو وسیع مطالعہ کا نچوڑ ہیں۔ جامع عنوانات حسب ذیل ہیں:

حدیث وسنت، حجیت قراءت، فتاویٰ جات، تاریخ قراءت، حدیث سبعہ اَحرف، مباحثِ قراءت، اعجازِ قرآنی، تحقیق وتنقید، اِنکارِ قراءت، علوم القرآن، متفرقات، اِنٹرویوز، کتابیات اور سیر وسوانح۔

ان جامع عنوانات میں سے ہر ایک کے تحت متعدد مضامین ہیں۔ ان میں عربی مضامین کے تراجم بھی شامل ہیں۔ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی ﷾ کا مضمون 'قراءتِ متواترہ کی حجیت' مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمہ اللہ کا مضمون 'قرآن مجید میں قراءتوں کا اِختلاف' جیسے دقیع مضامین اور قراءتِ متواترہ کا اِنکار کرنے والوں کا مدلل اور مسکت جواب ہے۔

فنِ قراءت کے مختلف پہلوؤں پر لکھے گئے اور بھی بہت سے مضامین شامل اِشاعت ہیں۔

قراءتِ متواترہ کا ثبوت اور اس کے منکر کا حکم اَز مولانا مبشر احمد ربانی، قراءتِ متواترہ، سبعہ وعشرہ اَز قاری صہیب اَحمد میر محمدی، متنوعِ قراءات کا ثبوت مصاحف عثمانیہ کی روشنی میں اَز قاری نجم الصبیح تھانوی، سبع اَحرف سے کیا مراد ہے؟ اَز ڈاکٹر ابومجاہد عبدالعزیز قاری، حدیث سبع اَحرف کا مفہوم اَز قاری محمد اِدریس العاصم، تعارفِ علم القراءت اَز ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی، اَحکام فقہ میں قراءتِ قرآنی کے اَثرات اَز ڈاکٹر نبیل بن محمد ابراہیم، اس کے چند اَہم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوعات ہیں۔

اس کے علاوہ شیخ القراء محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ اور حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ کے اِنٹرویوز بھی شامل ہیں۔ سابقہ اَدوار میں لکھی گئی کتبِ قراءات کا جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ فقہائے اَحناف، فقہائے مالکیہ، فقہائے شافعیہ اور فقہائے حنبلیہ کے قراءِ کرام کے طبقات اور اُن کے اَسمائے گرامی بھی دیئے گئے ہیں۔

سیر وسوانح کے عنوان کے تحت امام ابوالقاسم شاطبی رحمہ اللہ اور علامہ علی محمد الضباع رحمہ اللہ کے حالات زندگی دیئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ رنگا رنگ مضامین کا ایک عمدہ اور خوب صورت گلدستہ ہے۔ ہر لائبریری کی لازماً زینت بننا چاہیے۔

ملک عصمت اللہ قلعوی، ہفت روزہ 'الاعتصام' لاہور

[۴]

شائقین علم قراءت کیلئے بیش قیمت علمی تحفہ: ماہنامہ 'رُشد' لاہور کا قراءات نمبر (حصہ دوم)

معروف مذہبی اَسکالر حافظ عبدالرحمٰن مدنی کے زِیر سرپرستی اِدارہ جامعہ لاہور الاسلامیہ کے شعبہ کلیّۃُ القرآن الکریم اور مجلس تحقیق الاسلامی، لاہور کے تعاون سے ماہنامہ 'رُشد' کا قراءات نمبر، (حصہ دوم) شائع ہو چکا ہے۔

خصوصیات

- علم تجوید وقراءات پر پچاس سے زائد گراں قدر مضامین۔
- اُردو زبان میں پہلی مرتبہ علم قراءات کے موضوع پر بیش قیمت مواد کی فراہمی۔
- عرب وعجم کے نامور علماء، دانشور اور قراءِ حضرات کے تحقیقی مضامین کا شاندار مجموعہ۔
- اِنتہائی سنجیدہ اَنداز میں عقلی ونقلی دلائل سے معترضین ومنکرینِ قراءات کے شکوک وشبہات کا اِزالہ۔
- علم قراءات پر اندرون وبیرون ملک کی مختلف یونیورسٹیوں میں لکھے گئے ۶۰ سے زائد تحقیقی مقالہ جات کی فہرست۔
- دیدہ زیب طباعت، خوبصورت کمپوزنگ، معیاری سفید کاغذ اور فور کلر ٹائٹل۔
- ۹۳۶ صفحات پر مشتمل شمارے کی قیمت صرف ۳۰۰ روپے ہے۔

پندرہ روزہ 'صحیفہ اہلِ حدیث' کراچی

[۵]

زِیر تبصرہ ماہنامہ 'رُشد' جامعہ لاہور الاسلامیہ کے طلباء کا ترجمان ہے۔ طلباء اس ماہنامہ کے ذریعے اپنی تحریری صلاحیتوں میں نکھار پیدا کرتے ہیں۔ طالبان علم وفکر نے ستمبر ۲۰۰۹ء کے شمارے کو خاص نمبر کی حیثیت سے علم کے موتی چننے والوں کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اِس طرح کا اَنداز اس سے قبل چند ایک مجلّات نے اختیار کیا لیکن وہ صرف قرآن نمبر تک محدود رہا ہے۔ جامعہ لاہور الاسلامیہ کے طلباء نے قراءات نمبر شائع کرکے ایک کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ یہ صرف خصوصی اِشاعت تک محدود نہیں بلکہ اپنے موضوع پر 'رُشد' کے اس نمبر کو انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔ قرآن حکیم وحی الٰہی ہے یہ وہ شاہ کلید ہے جو دلوں کے بند دریچوں کو کھول کر ہدایت سے بھر دیتی ہے۔ اس کی حقانیت مجبور کردیتی ہے کہ بندے نے اپنے دل میں جو تصوراتی خدا اور بت سجا رکھے ہیں، ان کو پاش پاش کرکے اس قرآن کے حروف کو بسا لے۔ قرآن نے صرف دلوں کی کایا نہیں پلٹی بلکہ اَن گنت لوگوں کو ضلالت وگمراہی اور جہنم

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی آگ سے نجات دلا کر جنت کا راہی بنایا۔ کفار مکہ اپنے دوستوں کو یہ مشورہ دیتے تھے کہ تم جب باہر نکلو تو کانوں میں روئی ٹھونس لینا کہ کہیں محمد ﷺ کی زبان سے وحی الٰہی سن کر اس کے نہ ہو جانا۔ لیکن حق تو حق ہے یہ اپنے آپ کو منوا لیتا ہے۔ قرآن کی تلاوت سے دلوں کو جو سکون ملتا ہے وہ کسی مغنیہ کی خوبصورت آواز میں گائے نغمے، کسی بھگت کے گائے بھجن میں نہیں ہے۔ قاری قرآن کی مترنم آواز کانوں کی راہ سے گزر کر دل میں جب اترتی ہے تو انبساط ونشاط کے عجب جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کے حوالے سے مستشرقین اور دیگر سطحی علم رکھنے والے جہاں خود شکوک وشبہات کا شکار ہوتے ہیں وہیں یہ کئی عام لوگوں کی گمراہی کا سبب بنتے ہیں۔ قرآن کی آیات کی قراءت کے مختلف اَنداز ان کی سمجھ سے بالا ہیں۔

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً یہ قرآن حکیم سات قراءتوں پر نازل ہوا ہے۔ ماہنامہ 'رُشد' نے اس حدیث کو بنیاد بنا کر علماءِ کرام اور قراءِ عظام کے فتاویٰ جات اور بیش قیمت مضامین کو جمع کر کے یہ قراءاتِ متواترہ کی حجیت، جمع قرآن اور مصاحفِ عثمانیہ میں قراءت، تعارفِ علم القراءات، اَحرف سبعہ اور ان کا مفہوم، حنابلہ، شوافع، اَحناف اور مالکی قراءِ کرام کا تعارف پیش کر دیا ہے۔

علاوہ اَزیں علم تفسیر پر قراءت کے اَثرات، دفاعِ قراءت، جمع قرآن اور پرویزی اَفکار کا جائزہ جیسے علمی مضامین 'رُشد' کے اس خصوصی نمبر کا حصہ ہیں۔ قراءاتِ سبعہ وعشرہ کے مطالعہ کے لیے اس سے بہتر علمی ذخیرہ شاید ہی ہو۔ اس خصوصی نمبر کو دو حصوں میں شائع کیا گیا ہے۔ دوسرا حصہ ۹۴۰ صفحات پر مشتمل گویا ایک ضخیم دستاویز ہے۔ اس کا ہر صاحب علم اور طالبان علم کے پاس ہونا ضروری ہے۔ ۹۴۰ صفحات کے اس نمبر کی قیمت ۳۰۰ روپے رکھی گئی ہے اور یہ جامعہ لاہور الاسلامیہ ماڈل ٹاؤن سے دستیاب ہے۔

عبد اللہ بخش، ہفت روزہ اہلحدیث، لاہور

[۶]

قرآن کریم 'کلام اللہ' ہونے کے ساتھ باری تعالیٰ کی ایسی صفت ہے جو سات حروف کی صورت میں محمد رسول اللہ ﷺ کے قلب اَطہر پر اُتارا گیا، یہ ساتوں قراءات صحیح، قطعی اور متواتر اَحادیث سے ثابت ہیں۔ صحیح حدیث «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰی سَبْعَةِ أَحْرُفٍ...... الخ"[صحیح البخاري: ۴۹۹۰] کی تائید وتوثیق میں ساڑھے سات سو روایات موجود ہیں، اسی وجہ سے اُمت کا اس بات پر اِجماع ہے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کو قران مجید متنوع لغات ولہجات میں پڑھنے کی اِجازت ہے۔

عصر حاضر میں یوں محسوس ہوتا تھا کہ جیسے قرآن کریم ایک ہی لہجے میں اُترا ہے اور قیامت تک اسی لہجے میں پڑھا جائے گا کیونکہ جب ہم سات قراءتوں میں پڑھنے کی اِجازت والی اَحادیث سنتے ہیں تو علماء کے سوا دنیا دار طبقہ ان قراءتوں میں قرآن کی تلاوت کو مختلف عنوانات اور متنوع اَنداز میں اشکالات واعتراضات کی بوچھاڑ کر دیتا ہے۔ اگر آج ہماری مساجد میں مشہور قراءت کو چھوڑ کر بقیہ چھ قراءتوں کی تلاوت شروع ہو جائے تو ۸۰ فیصد نمازی امام پر غلط قرآن پڑھنے کا فتویٰ لگا دیں، یہ تمام صورت حال قرآنی علوم خاص کر قراءاتِ سبعہ کو نظر اَنداز کرنے کا شاخسانہ ہے، اس حوالے سے عوام وخواص میں شعور اُجاگر کرنے کے لئے ماہنامہ 'رُشد' نے کلیدی کردار اَدا کیا ہے۔ ماہنامہ 'رُشد' کے ذمہ داران نے 'قراءات نمبر' نکال کر اس موضوع کی تشنگی کو دور کر دیا ہے، میری ناقص معلومات کے مطابق اس اہم، پیچیدہ اور علمی موضوع پر اس سے بہتر کام برصغیر پاک وہند میں نہیں ہوا۔ یہ خاص نمبر ایک اِنسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اُردو زبان میں یہ ایک نادر، علمی اور قابلِ قدر کاوش ہے، اللہ تعالیٰ ماہنامہ 'رُشد' کے ذمہ داران اور جملہ معاونین کی اس محنت کو شرف قبولیت سے نوازے۔ آمین

ماہنامہ 'آب حیات' لاہور

[۷]

ماہنامہ 'رُشد' کا پہلا تعارف حافظ یحییٰ رسولنگری حفظہ اللہ کی زبانی حاصل ہوا تھا۔ 'رسالہ' دیکھنے پر معلوم ہوا کہ دورِ حاضر میں 'جدید اِعتزال' کے جراثیم سے محفوظ و مامون رہنے اور 'راہ اعتدال' پر باقی رہنے کیلئے کافی وافی رہنمائی اس میں موجود ہے۔ واقعتاً اس پُرفتن دور میں 'رشد' باعث رشد و ہدایت ہے کہ جو اپنی بہترین ٹیم کے ساتھ میدان عمل میں اُتر کر اس اُمت کے فرزندوں کو کتاب وسنت اور فہم سلف صالحین سے جوڑنے کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے۔ گویا کہ احباب اور رفقاء 'رشد' ينفون عنه تحريف الغالين وتأويل الجاهلين وانتحال المبطلين" کے عملی مصداق ہیں اور یقیناً انہی کیلئے 'طوبیٰ' ہے کہ یہی اس کام کیلئے کوشاں ہیں جو حصول 'طوبیٰ' کیلئے بنیادی ہے۔ ''الذين يصلحون إذا أفسد الناس من سنتي"

اللہ تعالیٰ تادیر ایسے بیدار مغز احباب و رفقاء کی حفاظت فرمائے اور اُن کی تمام سعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین! خصوصاً اس ماہنامہ کا دو ضخیم جلدوں پر مشتمل 'قراءات نمبر' جو اِنتہائی قیمتی مضامین پر مشتمل ہے اور علم و درایت اور تعاقب فتنہ پرداز، جواز خود 'فتنہ عجم' ہے میں اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے شائع کرنے والے ادارے کا یقیناً اُردو دان طبقے پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُردو میں اس 'قراءات نمبر' سے پہلے اس موضوع پر اس قدر مواد دستیاب نہیں ہے۔ اَحباب اُردو خواں ضرور اِستفادہ کریں۔

عبدالوکیل ناصر، ہفت روزہ 'حدیبیہ' کراچی، 11 / دسمبر 2009ء

——————*

رشد قراءات نمبر پر تبصرہ فرمائیں!

محترم قارئین میں جو حضرات 'ماہنامہ رشد' کی علم قراءات پر خاص اشاعتوں (اول، دوم، سوم) پر تبصرہ کرنا چاہتے ہوں، وہ تبصرہ لکھ کر ادارہ رشد کو ارسال کریں، ہم اُسے آئندہ کی اشاعت میں شامل کر کے خوشی محسوس کریں گے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

CPL No. 56
Vol:21 - No.1

Monthly **RUSHD** Lahore

35837339
35866396

قراءات نمبر 3

جامعۃ لاهور الإسلامية

اجرائے 'رشد' کے اہداف و مقاصد

- طلبائے مدارس میں اُردو زبان و ادب کا ذوق سلیم پیدا کرنا تاکہ صحت مندانہ سلامی صحافت کو فروغ دیا جاسکے۔
- تفہیم قرآن و حدیث کے عناوین کو مستقل تحریکی شکل دینا تاکہ ہر مسلمان کو معرفت الٰہی کی دولت لازوال نصیب ہوسکے۔
- ملتِ اسلامیہ کے ہر فرد کو تکمیلِ ذات اور اصلاحِ غیر کا پیکر بنانا تاکہ امت فریضۂ دعوت وتبلیغ سے عہدہ برآ ہوسکے۔
- کسی خاص فقہی مکتبۂ خیال کے بجائے دینِ اسلام کی ترجمانی کرنا تاکہ وحدتِ امت مرحومہ کو قائم رکھا جاسکے۔
- قراءات قرآنیہ اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین وسنن کی حجیت کو ثابت کرنا تاکہ فتنہ انکار قراءات متواترہ اور فتنہ استخفاف وانکارِ حدیث کی بیخ کنی کی جاسکے۔
- فتنِ جدیدہ پر مثبت انداز میں تنقید وتردید کرنا تاکہ فہیم عناصر میں فکرِ صحیح کو پروان چڑھایا جاسکے۔
- پیش آمدہ مسائل پر فہم اسلاف کی روشنی میں آزاد اجتہادی رائے دینا تاکہ جمود وتجدد کے مہلک مرض سے محفوظ رہا جاسکے۔
- اسلام کی آفاقی تعلیمات کی معتدل اسلوب میں تعبیر کرنا تاکہ مسلکِ اعتزال کا سدِباب کیا جاسکے۔
- ارتقائے شعورِ ملی اور احیائے ملتِ اسلامیہ کے لیے جدوجہد کرنا تاکہ اسلامیان کی نشاۃ ثانیہ کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوسکے۔

0321 4041991

قیمت =/400 روپے

www.kitabosunnat.com